عشرۂ مجالس

حیاتِ امام حسینؑ

یکم تا ۱۰ محرم ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۰۰۰ء

......بمقام......

امام بارگاہ آلِ عباؑ گلبرگ کراچی

......انیسِ خطابت......

علامہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی

Presented by Ziaraat.Com

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : عشرۂ مجالس حیاتِ امام حسینؑ
مقرر : علامہ ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی
اشاعت : اوّل (۱۴۳۵ھ بمطابق ۲۰۱۴ء)
تعداد : ایک ہزار
کمپوزنگ : طارق وحید
قیمت : ۳۰۰ روپے
ناشر : محسنہ میموریل فاؤنڈیشن
فلیٹ نمبر 102، مصطفیٰ آرکیڈ،
سندھی مسلم کوآپریٹیو ہاؤسنگ سوسائٹی،
کراچی، فون:02134306686
website: www.allamazameerakhtar.com

----{ کتاب ملنے کا پتہ }----

MUSTAFA ARCADE Flat #102, Plot 119-A S.M.C.H.S, KARACHI PAKISTAN Ph# 02134306686	IMAM BARGAH DUA-E-ZEHRA 2 Lorne Road NN 1 3RN U.K. Ph# 07989344151	Community News & Views 11 Ameabury Court Robbinsville N.J. 08691 U.S.A Ph# 0016093360015
H.NO.22-3-145, DarabJang Lane, Yakutpura, Hyderabad A.P. INDIA Ph# 00918099247402	6 Edwards Mews Islington London N1 1SG Ph# 00447958344614 00442072269057	Abbas Book Agency Rustam Nagar Dargah Hz. Abbas Lucknow-3 U.P. INDIA Ph# 00919369444864
Alamdar Book Depot Imam Bargah Shuhda-e-Karbal Ancholi Society Karachi Ph# 02136804345	Iftikhar Book Depot 43-Main Bazar Islampura, Lahore Ph# 042-37223686	Ahmed Book Depot Phatak Imam Bargah Shah-e-Karbala Rizvia Society Karachi

Presented by Ziaraat.Com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

۱۔ پیش لفظ ——— ۲۵

پہلی مجلس
خاندانِ حسینؑ کی فضیلت

صفحہ نمبر ۲۷ تا ۵۱......

۱۔ اللہ نے حسینؑ کی یادگار کو زندہ رکھا ہے ———
۲۔ فرشتے سال میں نہ جانے کتنے عشرے کرتے ہیں ———
۳۔ لاکھوں فرشتے زائرِ حسینؑ بننے کے انتظار میں ہیں ———
۴۔ کراچی یونیورسٹی کا شعبہ اسلامیات اور پروفیسر کی جہالت ———
۵۔ علم کے راستے کا نام ہے مدینۃ العلم ———
۶۔ ہر عزا خانے میں پہلی محرم کو حسینؑ کا پیغام ———
۷۔ ذکرِ حسینؑ باقاعدگی سے سننا حافظہ تیز کرتا ہے ———
۸۔ ذکرِ حسینؑ شب جمعہ پابندی سے سننا چاہئے ———
۹۔ ہر مسلمان کو نبیؑ کے نواسے کا ذکر سننا چاہئے ———
۱۰۔ پاکستانی عوام کے حافظے کمزور ہیں ———
۱۱۔ جب نبیؑ ایک تو خاندان بھی ایک ہوگا ———
۱۲۔ حکومت امام حسینؑ کے مزاج کو نہ سمجھ سکی ———
۱۳۔ یزید کی طاغوتی قوت حسینؑ کی لاہوتی طاقت سے مفلوج ہوگئی ———

Presented by Ziaraat.Com

۱۴۔ امام حسینؑ خلافت اور حکومت کو صرف اپنے گھر سے مخصوص سمجھتے تھے ----
۱۵۔ وفاتِ نبیؐ کے وقت حسینؑ چھ برس کے تھے مگر راوی حسینؑ سے روایت کرتا تھا
۱۶۔ حسینؑ بچپن میں بھی امام تھے ----------------
۱۷۔ امام حسینؑ نے بچپن میں اپنی شہادت کی خبر سنائی ----------
۱۸۔ حسین محمدؐ کے فتیٰ ہیں یعنی جوان ہیں ----------------
۱۹۔ عبداللہ ابنِ عباس حسینؑ کو رکاب پکڑ کر گھوڑے پر سوار کرتے تھے ------
۲۰۔ حسینؑ کو میراث میں انبیاء کے معجزات ملے تھے ------------
۲۱۔ اندھیری رات میں حسینؑ کا نور چمکتا تھا ----------------
۲۲۔ صفحۂ حسینؑ کی تفصیلات ----------------------
۲۳۔ امام حسینؑ نے اصحاب کو جنّت میں اُن کے گھر دکھائے ----------
۲۴۔ امام حسینؑ کو اصولی فتح ہوئی ----------------------
۲۵۔ حسینؑ کی شخصیت قلوب کے لئے مقناطیس ہے ------------
۲۶۔ امامِ حسینؑ کی قناعت پسندی ----------------------
۲۷۔ امام حسینؑ مادّی سیاست کے ذریعے کیا کیا کر سکتے تھے؟ ----------
۲۸۔ امام حسینؑ مسلمانوں کے محسنِ اعظم ہیں ----------------
۲۹۔ امام حسینؑ تو نفس مطمئن تھے ----------------------
۳۰۔ راج پاٹ تو حسینؑ کا تھا ----------------------
۳۱۔ ہر عزا خانے کی آواز "شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ" ----------
۳۲۔ شاہ کے معنی لغت میں کیا ہیں؟ ----------------------
۳۳۔ سورۂ دہر، بچوں نے روٹی کیوں دی؟ ----------------------
۳۴۔ بچّے ماں باپ کی نقل کرتے ہیں ----------------------

Presented by Ziaraat.Com

۳۵۔ حسینؑ کی سوانح حیات سے پورا عرب واقف تھا----------
۳۶۔ مدینے میں ایک ہی تو سخی ہے "حسینؑ"----------
۳۷۔ حسینؑ سے محبت کے کئی رُخ ہیں----------
۳۸۔ نفرت ایک قسم کی نجاست ہے----------
۳۹۔ نانا اور نواسے میں مفاخرہ----------
۴۰۔ حسینؑ ننھیال اور ددھیال میں رسولؐ سے افضل ہیں----------
۴۱۔ حسینؑ سے بڑا شاندار خاندان کس کا ہے----------
۴۲۔ حسینؑ نے اپنے خاندان کی تمام صفات میں چار چاند لگا دیئے----------
۴۳۔ ۲۸ رجب دربار میں طلبی، حسینؑ کی تیاری----------
۴۴۔ آفتاب ستاروں کے جھرمٹ میں چلا----------
۴۵۔ علیؑ اکبر کا پیغام صغریٰؑ کے نام----------

دوسری مجلس

حسینؑ کا ذکر عالمِ نور میں

......صفحہ نمبر ۵۲ تا ۷۷......

۱۔ حسینؑ کی حیات چودہ سو برس سے بیان ہو رہی ہے----------
۲۔ میدانِ حشر حسینؑ کا ہے----------
۳۔ دنیا کا واحد رہنما جو قوم کو ساتھ لے کر چل رہا ہے----------
۴۔ علم ناپنے کا کوئی پیمانہ نہیں ہے، کوئی تھاہ نہیں ہے----------
۵۔ کائنات کو سجتا حسینؑ دیکھ رہے تھے----------
۶۔ کون کہتا ہے کہ زندۂ جاوید کا ماتم نہیں ہوتا؟----------

Presented by Ziaraat.Com

۷۔ ہر انسان کو عالمِ ذر میں ائمہؑ کی پہچان کرائی گئی ------------

۸۔ سب روحوں نے پہچاننے اور ماننے کا وعدہ کیا ------------

۹۔ سب روحوں میں قاتلانِ حسینؑ کی روحیں بھی تھیں ------------

۱۰۔ عادل کے معنی کرسی پر بیٹھ کر فیصلہ کرنے والا نہیں ------------

۱۱۔ اللہ نے قاتلانِ حسینؑ کی پیدائش کو روکا کیوں نہیں ------------

۱۲۔ بہت سے لوگ معجزات پر ایمان نہیں لاتے ------------

۱۳۔ موت پروردگار دیتا ہے یا انسان دیتے ہیں ------------

۱۴۔ دنیا کا سب سے بڑا جرم قتل ہے ------------

۱۵۔ بہت سے انڈے بھی تو نکل کے گندے بن جاتے ہیں ------------

۱۶۔ یزید کے بیٹے کا خطبہ، ماں کی حسرت ------------

۱۷۔ کاش میں اُونٹ کی مینگنی ہوتا ------------

۱۸۔ حسینؑ نہیں، ارادۂ الٰہی کربلا گیا ------------

۱۹۔ ہماری راہ میں مر جانے والوں کو مردہ نہ کہو ------------

۲۰۔ رزق پانا، زندگی کی دلیل ہے ------------

۲۱۔ یزید کل تک رعایا تھا، آج بادشاہ بن گیا تو کیا ------------

۲۲۔ اللہ نے حسینؑ کو بادشاہ بنایا، یزید کو سقیفے نے ------------

۲۳۔ حسینؑ تختِ معراج کے وارث ہیں ------------

۲۴۔ دنیا میں عالمِ نور سے حسینؑ کی آمد ------------

۲۵۔ حکمِ الٰہی سے نام حسینؑ رکھا گیا ------------

۲۶۔ حسینؑ کی پرورش پروردگار کی نگرانی میں ------------

Presented by Ziaraat.Com

۲۷۔ جبریلؑ اور میکائیل کی معراج کیا تھی؟ ________

۲۸۔ چکی بھی چل رہی ہے، جھولا بھی چل رہا ہے ________

۲۹۔ حسینؑ کے ناز کیوں اُٹھائے گئے؟ ________

۳۰۔ چالیس برس کی عمر میں نبیؐ سے وعدہ اور حسینؑ سے پانچ برس میں ________

۳۱۔ حسینؑ کے وعدے کا انعام کس کو ملا؟ ________

۳۲۔ انبیاء کا کام ہم کر رہے ہیں ________

۳۳۔ نبیؐ پر الزام، قوم پر لگ گئے تو کیا ________

۳۴۔ یہ کائنات کے شہزادے کی سوانح حیات ہے ________

۳۵۔ زہراؑ کے انعام کو لوگ بدعت سمجھتے ہیں ________

۳۶۔ رونا عبادتوں سے بڑا انعام ہے ________

۳۷۔ ہم آدمؑ سے پہلے پیدا ہوئے تھے ________

۳۸۔ حسینؑ کی عمر اپنے چاہنے والوں کے برابر ہے ________

۳۹۔ امام وہ جو قوم کو ساتھ لے کر چلے ________

۴۰۔ آنکھوں سے گرنے والی چیز ذلیل ہوتی ہے ________

۴۱۔ آنسو آنکھ سے گر کر موتی بنتا ہے ________

۴۲۔ ستاون سال پڑھنے کے لئے قیامت تک کا وقت چاہئے ________

۴۳۔ حدیث رسولؐ میرے بچے کھڑے ہو جائیں تو امام بیٹھ جائیں تو امام ________

۴۴۔ حسنؑ اور حسینؑ اپنے نانا سے مُشابہ تھے ________

۴۵۔ حسنؑ کا لکھنا اور حسینؑ کا کربلا جانا فعلِ رسولؐ تھا ________

۴۶۔ دنیا کی سب سے بڑی فضیلت شہادت ہے ________

Presented by Ziaraat.Com

۴۷۔ اُمت نے قیامت تک اپنا منہ کالا کروالیا ————
۴۸۔ حسینیت کی تبلیغ قاعدے سے ہو رہی ہے ————
۴۹۔ عشرۂ محرم کا نام عشرۂ محمدؐ و حسینؑ ہے ————
۵۰۔ شہادتِ جلی اور شہادتِ جہری کیا ہے ————
۵۱۔ دونوں بھائی ہر جگہ ساتھ ہیں ————
۵۲۔ آخرِ وقت امام حسنؑ کا بھائی کے غم کو یاد کر کے رونا ————
۵۳۔ رونا سیرتِ نبیؐ پہ چلنا ہے ————
۵۴۔ رسولؐ، فاطمہؑ، علیؑ، حسنؑ، غمِ حسینؑ میں روتے ہوئے دنیا سے گئے ————
۵۵۔ ماں نے حسینؑ کو زینبؑ کے حوالے کیا ————
۵۶۔ علیؑ نے آخری بار اپنے ہاتھ سے حسینؑ کو پانی پلایا ————

تیسری مجلس

حسینؑ کی نسلی برتری

......صفحہ نمبر ۷۸ تا ۱۰۶......

۱۔ امام حسینؑ کی سوانح حیات ہر زبان میں ہے ————
۲۔ عام طور پر روایتوں کو سوانح حیات میں شامل کر دیا جاتا ہے ————
۳۔ دنیا میں صرف دو ہستیوں پر سب سے زیادہ لکھا گیا ————
۴۔ شاعری میں لٹریچر سب سے زیادہ امام حسینؑ پر ہے ————
۵۔ حسینیت کا بڑھتا ہوا سیلاب بنی اُمیہ کا پروپیگنڈے سے روکنا ————
۶۔ عالم، محدّث اور واعظ الگ الگ ہوتے ہیں ————
۷۔ محقق روایت کو علمِ درایت پر پرکھتا ہے ————

Presented by Ziaraat.Com

۸۔ بعض روایات بعض زمانوں میں سمجھ نہیں آتیں ----------
۹۔ ہر مسلمان پر پانچوں وقت میں سترہ رکعتیں واجب ہیں" امام موسیٰؑ کاظم ---
۱۰۔ امام حسنؑ کی ولادت سے متعلق جھوٹی روایت کی تصحیح ----------
۱۱۔ حکم ہوتا تو ہر امام کربلا بناتا اور خیبر فتح کرتا ----------
۱۲۔ عقائد کو مستحکم کریں کہیں ذہن بہک نہ جائیں ----------
۱۳۔ کربلا فاطمہؑ کے شیر کی تاثیر ہے ----------
۱۴۔ راوی بڑی مکاری اور عیاری سے توہین محمدؐ کرتے ہیں ----------
۱۵۔ گواہی صرف دانشور کی قابلِ قدر ہوتی ہے ----------
۱۶۔ "میرا بھائی محمدؐ مجھ سے زیادہ بہادر ہے" قولِ علیؑ ----------
۱۷۔ بہادری کا تعلق شیرِ مادر سے ہوتا ہے ----------
۱۸۔ حسنؑ اور حسینؑ کی شجاعت کا تعلق فاطمہؑ سے ہے ----------
۱۹۔ عقیلؑ ایک بہادر قبیلے کی عورت لاؤ، کیوں؟ ----------
۲۰۔ دودھ کی تاثیر کو سمجھئے ----------
۲۱۔ گھوڑوں کے شجرے اور سابقہ کارنامے ----------
۲۲۔ جنگ میں تلوار کے سائے کو دیکھ کر گھوڑا پینترا بدلتا ہے ----------
۲۳۔ گھوڑے سے زیادہ عقل مند جانور کوئی نہیں ہے ----------
۲۴۔ فرس کا لفظ فراست سے نکلا ہے ----------
۲۵۔ گھوڑے کا سکندری کھانا کیا ہے؟ ----------
۲۶۔ جو گھٹنے ٹیک دے واجب القتل ہوتا ہے ----------
۲۷۔ ہارس پاور کا لفظ بھی گھوڑے سے نکلا ہے ----------
۲۸۔ سات پشتوں کا اثر نسل میں رہتا ہے ----------

Presented by Ziaraat.Com

۲۹۔ خوبی اور خامی ماں کی طرف سے آتی ہے ——————
۳۰۔ کنعان کی ماں خائن تھی ——————
۳۱۔ لندن اور امریکہ کی اونگی بونگی عورتوں سے شادیاں ——————
۳۲۔ عقیلؑ سے کہنا کربلا کی تیاری کا اشارہ تھا ——————
۳۳۔ فضیلت میں برابر مگر تہذیب و ادب کا معاملہ اور ہے ——————
۳۴۔ امامت حسنؑ کی طرف سے زیادہ چلی ——————
۳۵۔ خاندانِ امامت میں ننھیال کا پلہ بھاری ہے ——————
۳۶۔ "مشکل ہے رسولؐ جاتے ہیں پیاروں کو ڈھونڈتے" ——————
۳۷۔ رسولؐ نے دو علم اُٹھائے، ایک سبز ایک سُرخ ——————
۳۸۔ جلوس ہوتا ہی ہے حسنؑ اور حسینؑ کا ——————
۳۹۔ روئے زمین پر ہر لحاظ سے افضل ترین کون؟ ——————
۴۰۔ شجرے میں ماں اور باپ ساتھ ساتھ چلتے ہیں ——————
۴۱۔ حسینؑ کی نانیاں ہیں خالہ کوئی نہیں ——————
۴۲۔ اولادِ ابوطالبؑ کا حصہ کربلا میں سب سے زیادہ ——————
۴۳۔ پسرانِ مسلمؑ کے قیامت خیز مصائب ——————

چوتھی مجلس

حسینؑ کا ظہورِ نور

......صفحہ نمبر ۱۰۷ تا ۱۲۸......

۱۔ ہارونؑ کے بچے موسیٰؑ کے بچے کہلائے ——————
۲۔ موسیٰؑ کو اللہ نے صرف ایک بیٹی دی تھی ——————
۳۔ بچے کا نام اُس کی سوانح حیات کا اہم ترین باب ہوتا ہے ——————

Presented by Ziaraat.Com

۴۔ محمدؐ، علیؑ، حسنؑ، حسینؑ، عظیم نام بار بار دُہرائے گئے ——————

۵۔ دو نئے نام، جعفرؑ اور موسیٰؑ مگر انقلاب کے ساتھ ——————

۶۔ جب حسینؑ ایک ہیں تو کربلا بھی ایک ہو گی ——————

۷۔ حسینؑ کا نام معصومینؑ میں دُہرایا نہیں گیا ——————

۸۔ تقدیر میں بیٹا نہ ہو تو حسینؑ دیتے ہیں ——————

۹۔ حسینؑ کے نام پر اللہ انکار نہیں کر سکتا ——————

۱۰۔ سوانح حیات میں ولادت، جوانی، شادی کے چیپٹر اہم ہوتے ہیں ——————

۱۱۔ ستاون سال کی زندگی ایک کتاب میں نہیں آ سکتی ——————

۱۲۔ جو کتاب چودہ سو برس میں ختم نہ ہوئی وہ چند صفحات میں کیسے سما سکتی ہے

۱۳۔ حسینی انسائیکلوپیڈیا دو سو سینتالیس جلدیں ——————

۱۴۔ حسینؑ کی سوانح حیات آدمؑ سے پہلے شروع ہوتی ہے ——————

۱۵۔ پانچ، دس ہزار برس پہلے کے لوگ حسنؑ اور حسینؑ کو جانتے تھے ——————

۱۶۔ فطرس کا ترکِ اُولیٰ، سزا اور معافی کی تفصیل ——————

۱۷۔ نامِ حسینؑ آپس میں محبت پیدا کرتا ہے ——————

۱۸۔ کسی چہرے کو دیکھ کر نفرت یا محبت کیوں ہوتی ہے ——————

۱۹۔ عالمِ بالا کی حُسینی روحیں ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں ——————

۲۰۔ محبت کا مرکز حسینؑ ہیں ——————

۲۱۔ حُسینؑ کی بارگاہ میں خطا کار بھی آتے ہیں ——————

۲۲۔ امام باڑے میں کسی کے آنے پر پابندی نہیں ہے ——————

۲۳۔ مجلس میں سرد ہوا کا جھونکا خوشخبری ہوتا ہے ——————

Presented by Ziaraat.Com

۲۴۔ سات دن حسینؑ کا عقیقہ ہوتا رہا ------------------------
۲۵۔ حسینؑ کا دسترخوان سدا جاری رہے گا ------------------------
۲۶۔ اللہ اور حسینؑ کے عطیے میں کوئی فرق نہیں ہے ------------------------
۲۷۔ حسینیت میں فخر کرنے پر سزا نہیں ملتی ------------------------
۲۸۔ حسینؑ اور عباسؑ کی اصل قبر دیکھنے کی تاب کہاں ہے؟ ------------------------
۲۹۔ مقتل کو بند کیوں کیا گیا ہے ------------------------
۳۰۔ حسینؑ کی سوانح حیات میں بچوں کا بڑا حصّہ ہے ------------------------
۳۱۔ زینبؑ نے عونؑ و محمدؑ کو حسینؑ پر صدقے کیا ------------------------
۳۲۔ بچوں کے لاشے، زینب کا سجدۂ شکر ------------------------

پانچویں مجلس

حسینؑ تاریخ بناتے ہیں

......صفحہ نمبر ۱۲۹ تا ۱۴۷......

۱۔ کسی کی سوانح حیات تحریر کرنا آسان نہیں ہے ------------------------
۲۔ ذاکرِ حسینؑ بھی ایک معجزہ ہے ------------------------
۳۔ اللہ کسی راہ میں رکاوٹیں نہیں کھڑی کرتا ------------------------
۴۔ نور میں نہ اکڑ ہوتی ہے نہ غرور ------------------------
۵۔ ابلیس نے مخلوق ہو کر خالق سے مقابلہ کیا ------------------------
۶۔ سجدے کی ضد ہے اکڑ ------------------------
۷۔ امام کی ضریح کو سجدہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ------------------------

Presented by Ziaraat.Com

۸۔ حسینؑ کو سجدہ دراصل خدا کو سجدہ ہے ----------------

۹۔ اللہ اکبر شرک کی ضد ہے ----------------

۱۰۔ یہ صرف مجلس نہیں ذکرِ الٰہی ہو رہا ہے ----------------

۱۱۔ حسینؑ تاریخ گر ہیں ----------------

۱۲۔ حقیر سی شے حسینؑ سے وابستہ ہو کر عظیم بن جاتی ہے ----------------

۱۳۔ انبیاء کی قبریں ڈھونڈنی پڑتی ہیں ----------------

۱۴۔ علیؑ کی وجہ سے آدمؑ و نوحؑ کی زیارت ہو جاتی ہے ----------------

۱۵۔ حسینؑ سے پہلے زیارت کا رواج نہ تھا ----------------

۱۶۔ ہر قبر کا زائر زوّار نہیں ہوتا ----------------

۱۷۔ صرف فرات اور ذوالفقار کی تاریخ لکھی گئی ----------------

۱۸۔ زیارت کے معنی ملاقات جو زندوں سے ہوتی ہے ----------------

۱۹۔ علم عباسؑ سبیل حسینؑ سے منسوب ہے ----------------

۲۰۔ مٹی، آگ، پانی، ہوا حسینؑ نے سب کو عزت دی ----------------

۲۱۔ خاکِ شفا کی عظمت عرشِ اعلیٰ پر ----------------

۲۲۔ بارش نہ ہو رہی ہو تو کیا کریں ----------------

۲۳۔ حسینؑ کی وجہ سے مٹی پانی کو روک لیتی ہے ----------------

۲۴۔ آگ کی نہیں، آگ لانے والے کی خطا ہے ----------------

۲۵۔ اب چاہیے کیا تخت ملا تاج ملا ----------------

۲۶۔ رسولؐ نے علم کو جھولے سے وابستہ کر دیا ----------------

۲۷۔ حسینؑ کا ایک سپاہی جھولے میں کربلا گیا ----------------

Presented by Ziaraat.Com

۲۸۔ شیر خوار بچے کے سلسلہ وار مرحلے ـــــــــــ
۲۹۔ سوانح حیات عمر رسیدہ افراد کی لکھی جاتی ہے ـــــــــــ
۳۰۔ کائنات میں واحد علی اصغرؑ، چھ ماہ میں اپنی سوانح حیات لکھوالی ـــــــــــ
۳۱۔ انسانیت کا دیوتا علی اصغرؑ ہے، فرانس کا مشہور شاعر ـــــــــــ
۳۲۔ علی اصغرؑ کا پیغام "ماؤں کی گودیوں کو نہ اُجاڑو" ـــــــــــ
۳۳۔ باب الحوائج شہزادہ علی اصغرؑ کے مصائب ـــــــــــ

چھٹی مجلس

زوجۂ حسینؑ حضرت شہر بانوؑ

......صفحہ نمبر ۱۴۸ تا ۱۷۲......

۱۔ رسولؐ اللہ کی بچوں سے والہانہ محبت وشفقت ـــــــــــ
۲۔ جیسے پرندہ اپنے بچوں کو دانہ بھراتا ہے ـــــــــــ
۳۔ حسنؑ کے ہونٹوں اور حسینؑ کے گلے کو چومنا ـــــــــــ
۴۔ ہر وقت رسولؐ اللہ بچوں کو اپنے ساتھ رکھتے تھے ـــــــــــ
۵۔ بچوں کا حافظہ، ماں کو نانا کے خطبے سنانا ـــــــــــ
۶۔ تختی کی لکھائی کا واقعہ ـــــــــــ
۷۔ سکینہؑ کی بالیوں کے موتی فدک سے کم نہیں تھے ـــــــــــ
۸۔ علیؑ نے اپنے ہر بیٹے کو یہ بتایا کہ حسینؑ سب سے بہادر ہیں ـــــــــــ
۹۔ جناب شہر بانوؑ کا واقعہ اور غلط فہمی ـــــــــــ
۱۰۔ کوئی مؤرخ امام حسینؑ کی ازدواجی زندگی کی تفصیل نہ لکھ سکا ـــــــــــ

Presented by Ziaraat.Com

۱۱۔ رسولؐ اللہ نے حاتم طائی اور نوشیروانِ عادل کی مدح کی ------------

۱۲۔ حاتم طائی اور نوشیرواں کو جہنم کی آگ نہیں جلاتی ------------

۱۳۔ نوشیروانِ عادل کے خاندان کی تفصیل ------------

۱۴۔ سلمانِ فارسیؓ نے عربوں اور ایرانیوں کے درمیان رابطہ قائم کیا ------------

۱۵۔ یزدوجرد کی وفات اور بعد کے حالات ------------

۱۶۔ مہاراجہ اودے پور کے گھر سے تعزیہ اُٹھنا ------------

۱۷۔ اِمام حسینؑ کے ہاتھ کا لکھا خط اودے پور کے شاہی خاندان کے پاس ہے --

۱۸۔ مہاراجہ اودے پور اِمام حسینؑ کا ہم زلف تھا ------------

۱۹۔ ہندو راجہ حسینؑ کو اپنا دیوتا تصور کرے اور مسلمان! ------------

۲۰۔ کلمہ پڑھنا کوئی بہت بڑا انعام ہے ------------

۲۱۔ اصحابِ کہف نے کلمہ نہیں پڑھا تھا ------------

۲۲۔ کلمہ پڑھو اور نبیؐ کا گھر جلاؤ ------------

۲۳۔ اللہ منافقوں کا کلمہ قبول نہیں کرتا ------------

۲۴۔ مومن صفات سے بنتا ہے کلمے سے نہیں ------------

۲۵۔ لا الٰہ کا مطلب ''حقا کہ بنائے لا الٰہ است حسینؑ'' ------------

۲۶۔ حسینؑ نے اپنے خون کی دھار سے کلمہ لکھا ------------

۲۷۔ شاہی خاندان کی عورتوں کا احترام صرف اہلِ بیتؑ نے کیا ------------

۲۸۔ گیہان بانو اور شاہِ جہاں کی شادیاں دورِ علیؑ میں ------------

۲۹۔ شہربانوؑ کا خطاب مولا علیؑ نے دیا ------------

۳۰۔ شہربانوؑ سے خواب میں جناب فاطمہؑ کی ملاقات ------------

Presented by Ziaraat.Com

۳۱۔ حسینؑ کی پہلی دُلہن شہر بانوؑ تھیں ----------
۳۲۔ شہرِ علم کی ملکہ شہر بانوؑ ہیں ----------
۳۳۔ اِمام زین العابدینؑ کے قدموں کو شیریں کا چومنا ----------
۳۴۔ شہر بانوؑ کے والد یزدجرد نے طاقِ کسریٰ کو دعا دی ----------
۳۵۔ زین العابدینؑ کا ددھیال عرب ننھیال عجم ہے ----------
۳۶۔ علیؑ نے اپنے عمل سے لسانی اور فرقہ وارانہ تعصب کو ختم کیا ----------
۳۷۔ زین العابدینؑ کربلا میں بیمار نہیں تھے ----------
۳۸۔ زین العابدینؑ کا جہاد، جہادِ اکبر تھا ----------
۳۹۔ عاشور کے ہنگامِ عصر کے بعد پھر زین العابدینؑ کو غش نہیں آیا ----------
۴۰۔ زین العابدینؑ بھی علیؑ ہیں مگر اکبر کیوں نہیں ----------
۴۱۔ علی اکبرؑ پھوپھی سے بہت مانوس تھے ----------
۴۲۔ حسینؑ کا راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر علی اکبرؑ کو دیکھنا ----------
۴۳۔ بابا ایک جام آب کی سبیل ہو سکتی ہے ----------
۴۴۔ شہزادہ علی اکبرؑ کے مصائب ----------

ساتویں مجلس

شاہ است حسینؑ

......صفحہ نمبر ۱۷۳ تا ۱۹۷......

۱۔ سوانح حیات کا احاطہ برسوں پڑھنے سے بھی نہیں ہو سکتا ہے ----------
۲۔ جدید عہد میں سوچنے کے لئے خاکہ فراہم کیا ----------
۳۔ امام کا ہر ایک قول ایک تقریر چاہتا ہے ----------

Presented by Ziaraat.Com

۴۔ ''ماؤں کے پاؤں کے نیچے جنت ہے'' یہ قولِ امام حسینؑ ہے ....

۵۔ ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بہتر ہے ....

۶۔ کربلا کا رُخ کیا علمِ الٰہی میں تھا؟ ....

۷۔ تاریخ مرثیہ، چودہ جلدیں، ہر جلد ڈیڑھ ہزار صفحات کی ....

۸۔ سب سے پہلے امیر خسرو نے منظوم خراج عقیدت پیش کیا ....

۹۔ پہلا صاحبِ دیوان شاعر قطب علی شاہ ہے ....

۱۰۔ گجرات (انڈیا) میں بیک وقت دس ہزار اہل سنت مرثیہ گو ....

۱۱۔ امام حسینؑ پر دس ہزار مرثیے ہمارے پاس ہیں ....

۱۲۔ میں ہر مرثیہ گو شاعر کی پوری سوانح حیات بتا سکتا ہوں ....

۱۳۔ معین الدین چشتی اجمیری کا حسینی ترانہ منتخب ''شاہ است حسینؑ'' ....

۱۴۔ امام کی سوانح حیات چار مصرعوں میں ....

۱۵۔ اجمیری شیعہ نہیں تھے، اُن کی قبر کے دروازے پر ....

۱۶۔ مولوی عبدالحق کا اس رُباعی پر اعتراض اور جواب ....

۱۷۔ مخالفت کے باوجود یہ رُباعی ہر اخبار میں چھپتی ہے ....

۱۸۔ اِس رباعی کے پڑھے بغیر محرم سمجھ میں نہیں آتا ....

۱۹۔ حسینؑ دین و دنیا کے مالک ہیں ....

۲۰۔ حسینؑ کی بیٹی بھی شاہ ہے ....

۲۱۔ حسینؑ کا احترام پورا عرب بطورِ بادشاہ کرتا تھا ....

۲۲۔ ۲۸/رجب کو حسینؑ کی روانگی ایک بادشاہ کی روانگی تھی ....

۲۳۔ حسینؑ کا قافلہ کئی میل لمبا تھا ....

Presented by Ziaraat.Com

۲۴۔ کربلا میں پھٹی پرانی نہیں قیمتی چادریں لٹی ہیں ....

۲۵۔ ایک اونٹ پر صرف مشک (خوشبو) لدی تھی ....

۲۶۔ دس دن کی دنیا کے لئے کل سامان ساتھ لیا ....

۲۷۔ حسینؑ غریب نہیں تھے، غریب کسے کہتے ہیں؟ ....

۲۸۔ خود حسینؑ مجسم دین تھے ....

۲۹۔ حسینؑ کسی ملک پر نہیں دلوں میں راج کرتے ہیں ....

۳۰۔ تیئیس برس نبی اور لاکھوں برس حسینؑ کلمہ پڑھوائیں گے ....

۳۱۔ محمدؐ کی پکار "حسینؑ تم نے وہ کیا جو میں کرنا چاہتا تھا" ....

۳۲۔ حسینؑ نے سجدہ کیا، قربانی دی، حسینؑ کوثر ہیں ....

۳۳۔ زہراؑ کی چادر نبیؐ کی پناہ گاہ بن گئی ....

۳۴۔ حسینؑ نے دین کی ڈوبتی کشتی کیسے بچائی ....

۳۵۔ زینبؑ کی چادر کشتی کا بادبان، عباسؑ کے دونوں بازو پتوار ....

۳۶۔ حسینؑ نے بیعت کیوں نہیں کی؟ ....

۳۷۔ سر کٹا ہوا تو ہے مگر جھکا ہوا نہیں ہے ....

۳۸۔ حسینیت کے بغیر شرک سمجھ نہیں آئے گا ....

۳۹۔ میں اب تک پانچ ہزار عنوانات پڑھ چکا ہوں ....

۴۰۔ دین چودہ سو برس میں پختہ نہ ہو سکا ....

۴۱۔ کربلا میں حسینؑ کو خدائی مل رہی تھی ....

۴۲۔ "حسینؑ نے خدائی کو ٹھکرا کر اللہ کی خدائی بچائی" امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف

۴۳۔ موت میری نظر میں شہد سے زیادہ شیریں ہے ....

Presented by Ziaraat.Com

۴۴۔ حسنؑ کی وصیت قاسمؑ کے بازو پر بندھی تھی ....

۴۵۔ شہزادہ قاسمؑ کے مصائب ....

آٹھویں مجلس

امام حسینؑ کی فصاحت و بلاغت

......صفحہ نمبر ۱۹۸ تا ۲۲۶......

۱۔ ستاون برس کی عمر میں کوئی بوڑھا نہیں ہوتا ....

۲۔ امام حسینؑ کا طویل ترین خطبۂ توحید ....

۳۔ جو ہماری اُردو نہ سمجھے وہ معصوم کی تقریر کیا سمجھے گا ....

۴۔ انسان جب کسی جگہ بیٹھ کر ہٹتا ہے تو ....

۵۔ کیمرے کی تھیوری (Theory) کیا ہے؟ ....

۶۔ لفظِ جب، کب اور اگر اللہ کے لئے استعمال کرنا منع ہے ....

۷۔ علیؑ منزلِ ہدایت پر ہیں، اگر وہ مجھے سکھائیں تو کیا ....

۸۔ قرآن ہم سے زیادہ کون سمجھا سکتا ہے ....

۹۔ حسینؑ نے بتایا مانگنے کے کچھ آداب ہوتے ہیں ....

۱۰۔ عرب میں حسینؑ سے بڑا سخی نہیں تھا ....

۱۱۔ روم کے بدوی کے اشعار اور حسینؑ کا منظوم جواب ....

۱۲۔ تقریر صاحبانِ علم کے سامنے کی جاتی ہے ....

۱۳۔ پڑھے لکھے لوگ حسینؑ کے ساتھ کیوں چلے؟ ....

Presented by Ziaraat.Com

۱۴۔ سفرِ کربلا میں حسینؑ کے خطبے ....
۱۵۔ کربلا کا انتخاب حکمِ الٰہی سے ہوا تھا ....
۱۶۔ حسینؑ کا سفر تقریروں کا سفر ہے ....
۱۷۔ حسینؑ نے امامینؑ کی ترتیب سنائی ....
۱۸۔ مشرق و مغرب میں آگ مہدیؑ کی آمد کے آثار ....
۱۹۔ مہدیؑ کی آمد اور ہر شیعہ کی قبر پر ایک ایک فرشتہ ....
۲۰۔ ہمارا ہر چاہنے والا ہم تک پہنچے گا ....
۲۱۔ قبر میں مولا علیؑ اور تین ہستیوں کی آمد ....
۲۲۔ حسینؑ کی حکومت تیرہ ہزار برس، ہر دن تیرہ ہزار برس ....
۲۳۔ ایک ایک یزیدی قبر سے نکالا جائے گا ....
۲۴۔ شیعہ کے معنی اور شیعہ کی تعریف کیا ہے ....
۲۵۔ شیعہ ہم پلۂ ابراہیمؑ ہوتا ہے ....
۲۶۔ حسینؑ کے شیعہ کربلا میں کون تھے ....
۲۷۔ ہمیں شیعہ کا نام تبرک میں ملا ہے ....
۲۸۔ شیعہ کو دھاڑیں مار مار کر رونا چاہئے ....
۲۹۔ امام جعفر صادقؑ نے ابوبصیر کو رونے کا طریقہ بتایا ....
۳۰۔ قوموں کے دن رونے سے پھرتے ہیں ....
۳۱۔ کربلا میں حسینؑ کے خطبے ....
۳۲۔ میدانِ جنگ میں گھوڑ الڑائی اور ناقہ صلح کا سمبل (Symbol) ہوتا ہے
۳۳۔ حسینؑ کی ابن سعد ملعون سے گفتگو اور پیشکش ....

Presented by Ziaraat.Com

۳۴۔ ہر ماں کے قدموں کے نیچے جنت نہیں ہوتی ....
۳۵۔ جو ماں حسینؑ کی طرح بچے کو پالے، وہ کون ہوتا ہے؟ ....
۳۶۔ حسینؑ نے یزید کو چھٹا خلیفہ نہ بننے دیا ....
۳۷۔ اہلِ بیتؑ کے بچے تربیت یافتہ ہوتے ہیں ....
۳۸۔ مچھلی کے بچے کو تیرنا کون سکھاتا ہے ....
۳۹۔ علم سے وفاداری بہت ضروری ہے ....
۴۰۔ علی اکبرؑ پنجتنؑ کے نمائندے تھے ....
۴۱۔ علی اکبرؑ حسینؑ کے دستر خوان کے منتظم تھے ....
۴۲۔ عباسؑ کا کام مشکیں بھر بھر کر پانی لانا ....
۴۳۔ عباسؑ گھروں میں پانی پہنچاتے تھے ....
۴۴۔ علیؑ اکبر کا رومیوں، یہودیوں سے مناظرہ کرنا ....
۴۵۔ علی اکبرؑ مفسر قرآن وحدیث تھے ....
۴۶۔ جنابِ عقیلؑ کا قبیلہ بنی کلاب جانا ....
۴۷۔ جنابِ زہراؑ کی جنابِ اُم البنینؑ کو خواب میں بشارت ....
۴۸۔ ''ماں بن کر نہیں کنیز بن کر آئی ہوں'' اُم البنینؑ خانہ زہراؑ میں ....
۴۹۔ اُم البنینؑ کے معنی کیا ہیں؟ ....
۵۰۔ سفر کربلا میں خورد ونوش کا انتظام عباسؑ کے سپرد تھا ....
۵۱۔ حسینؑ نے عباسؑ کی پرورش کس طرح کی ....
۵۲۔ اُم البنینؑ کا خواب علیؑ کی تعبیر ....
۵۳۔ عباسؑ کا وقتِ آخر اور حسینؑ کی خواہش ....

Presented by Ziaraat.Com

نویں مجلس
عظمتِ شبِ عاشور

......صفحہ نمبر ۲۲۷ تا ۲۴۶......

۱۔ شبِ عاشور اور عاشور ہم کسی کا فاتحہ نہیں پڑھتے ....
۲۔ ستاون برس کے حسینؑ کے کام، انبیاء تھرّا گئے ....
۳۔ کائنات کا ہر عظیم ذکر اس ذکر میں سما جاتا ہے ....
۴۔ کیا حسینؑ معاذ اللہ ہلاکت کی جانب بڑھ رہے تھے ....
۵۔ ہم خطرات سے بچتے ہیں، حسینؑ خطرات کی طرف کیوں جا رہے تھے؟
۶۔ حسینؑ نے حقوقِ انسانی کی حفاظت کا منشور تیار کیا ....
۷۔ ''حسینؑ بس اب آجاؤ'' قدرت کی بے قراری ....
۸۔ حسینؑ نہ ہوتے تو خدا سمجھ میں نہ آتا ....
۹۔ جب تک رات نہ ہو دن پہچانا نہیں جاتا ....
۱۰۔ حسینؑ کے دشمنوں کو کیوں پیدا کیا گیا؟ ....
۱۱۔ اللہ کے راضی ہونے کا مطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہیں ہے ....
۱۲۔ ہم سب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ....
۱۳۔ رشتے داری اور ہے رشتے داری کا حق ادا کرنا اور ہے ....
۱۴۔ حرؔ معرفت کے معنیٰ سمجھتے تھے ....
۱۵۔ افضل ترین نماز حسینؑ پڑھ رہے تھے ....
۱۶۔ حرؔ نے لجامِ فرس پر ہاتھ نہیں ڈالا ....
۱۷۔ امام حسنؑ اور امام حسینؑ نے پچیس حج پا پیادہ کئے ....

Presented by Ziaraat.Com

۱۸۔ حُرؑ دعائے حسینؑ کا نتیجہ تھا ....

۱۹۔ شبِ عاشور منزل معرفت پہ سب برابر تھے ....

۲۰۔ محشر میں کربلا والوں کو نہیں اُٹھایا جائے گا ....

۲۱۔ ائمہؑ نے کہا ''اے اصحاب حسینؑ تم پر ہماری ماں باپ فدا'' ....

۲۲۔ میر انیسؔ کا بند ....

۲۳۔ شبِ عاشور اصحابِ حسینی نے وفا کا امتحان دیا ....

۲۴۔ یہ رات سال میں ایک بار آتی ہے ....

۲۵۔ شبِ عاشور سے شامِ غریباں تک مراد مانگنا حرام ہے ....

۲۶۔ زمین شہید کا لہو پیتی نہیں ہے ....

۲۷۔ خاکِ شفا کی تسبیح عاشور کے دن سُرخ ہو جاتی ہے ....

۲۸۔ اللہ نے کربلا کی مٹی رسولؐ کو بھجوائی ....

۲۹۔ رُخصتِ حسینؑ کے بعد اُمِ سلمٰی کا ہر روز خاکِ کربلا کو دیکھنا ....

۳۰۔ خاکِ کربلا تازہ لہو بن گئی، مدینے میں ماتم ....

دسویں مجلس

عاشور کا دن

......صفحہ نمبر ۲۴۷ تا ۲۵۳......

۱۔ دکھلا دی ماں کے دودھ کی تاثیر مرحبا ....

۲۔ ہتھیار سے خالی دشمن حسینؑ پر پتھر کھینچ کھینچ کر مار رہے تھے ....

۳۔ کربلا میں تاریکی، طوفانِ گرد و غبار، زلزلہ، ستاروں کا ٹوٹنا ....

۴۔ السّلام علیک یا ابا عبداللہ، السّلام علیک یا ابن رسولؐ اللہ ....

Presented by Ziaraat.Com

۵۔ خیمے جلنے لگے، زینبؑ جلتے خیمے میں ---------------------------

۶۔ شمر نے خنجر کی دھار کو کند کیا، قصا کی طرف سے سات ضربیں ....

۷۔ خون کی دھار لا الہ الا اللہ لکھتی چلی ....

۸۔ شمر نے خوشی میں سرِ امام حسینؑ خاک پر ....

۹۔ عمرِ سعد کرسی پر، قصیدۂ حسینؑ دشمنوں نے پڑھا ....

۱۰۔ عرب میں پہلا سر جو نوکِ نیزہ پر بلند کیا گیا ....

۱۱۔ پرندوں کی کربلا میں آمد اور روانگی ....

۱۲۔ یہودی کی بیماری بیٹی کا صحت یاب ہونا ....

۱۳۔ خون آلود پرندہ کی مدینے میں آمد ....

❁❁❁

Presented by Ziaraat.Com

پیش لفظ

''حیاتِ امام حسینؑ'' کے عنوان سے یہ عشرۂ محرّم یکم محرّم تا عاشورہ ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۰۰۰ء امام بارگاہِ آلِ عبا گلبرگ کراچی میں پڑھا گیا۔

امام باڑے کے ٹرسٹیز حضرات جب علّامہ صاحب سے وعدہ لینے آئے تو آلِ عبا مسجد کے پیش نماز مولانا سیّد ناصر عباس زیدی مرحوم بھی ساتھ تھے۔

تقریباً بارہ عنوانات علّامہ صاحب کو پیش کیے گئے، علّامہ صاحب نے کہا کہ مولانا موجود ہیں استخارہ کیجیے جس عنوان پر استخارہ آتا ہے وہی عنوان مقرر کرلیا جائے۔

استخارہ دیکھا گیا اور ''حیاتِ امام حسینؑ'' کے عنوان پر استخارہ آ گیا۔

آلِ عبا کے امام باڑے میں علّامہ صاحب نے دس یا بارہ برس محرّم کا پہلا عشرہ پڑھا، ہزاروں کا مجمع ہوتا تھا۔ امام باڑے کے سامنے کے میدان میں کار پارکنگ ہوتی تھی، ہزاروں کی تعداد میں موٹر کاریں آتی تھیں۔ دس روز امام باڑے میں روحانی دھوم دھام ہوتی تھی۔ فضائل و مصائب سے امام باڑہ بارونق ہوجاتا تھا۔

۲۰۰۰ء میں جب ''حیاتِ امام حسینؑ'' کے موضوع پر عشرہ پڑھا گیا اُس سال علّامہ صاحب شہر کراچی میں پانچ عشرے پڑھ رہے تھے۔ پہلا عشرہ

Presented by Ziaraat.Com

ڈیفنس کے امام باڑے میں، دوسرا آلِ عبا میں اور تیسرا کاظمین ڈرگ روڈ، چوتھا عشرہ جعفر طیار سوسائٹی میں اور پانچواں عشرہ شہدائے کربلا انچولی سوسائٹی میں، آلِ عباؑ کا یہ عشرہ منفرد تھا۔

اِس عشرۂ مجالس میں علاّمہ صاحب نے ''حیاتِ امام حسینؑ'' کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی جو مومنین کے لیۓ معلومات کا خزانہ تھا۔ پہلی مجلس ''خاندانِ حسینؑ کی فضیلت'' دوسری مجلس ''حسینؑ کا ذکر عالمِ نور میں'' تیسری مجلس ''حسینؑ کی نسلی برتری'' چوتھی مجلس ''حسینؑ کا ظہورِ نور'' پانچویں مجلس ''حسینؑ تاریخ بناتے ہیں'' چھٹی مجلس ''زوجۂ حسینؑ حضرت شہر بانوؑ'' ساتویں مجلس ''شاہ است حسینؑ'' آٹھویں مجلس ''امام حسینؑ کی فصاحت و بلاغت'' نویں مجلس ''عظمتِ شبِ عاشور'' دسویں مجلس ''عاشور کا دن'' اِس طرح اِن دس مجالس کے عنوانات سے اندازہ لگانا آسان ہے کہ کس قدر مودّت اور محبت کے ماحول میں یہ تقریریں ہوئیں۔

فضائل کے دوران امام باڑے کا ہال واہ واہ اور صلوٰۃ کے پُر جوش نعروں سے گونج اُٹھتا اور مصائب پر فلک شگاف گریہ ہوتا۔ غرض یہ عشرۂ علاّمہ صاحب کے شاہکار عشروں میں سے ایک ہے۔

یکم محرم سے پہلے دو تقریریں اور ہوئی تھیں جن کے کیسٹ تلاش کے باوجود نہیں مل سکے۔ تلاش جاری ہے وہ دونوں تقریریں حضرت آدمؑ اور امام حسینؑ کے موضوع پر تھیں۔ اگر دستیاب ہوگئیں تو دوسرے ایڈیشن میں شائع کر دی جائیں گی۔ (ادارہ)

Presented by Ziaraat.Com

پہلی مجلس

حضرت امام حسینؑ کے اجداد اور صفات

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

تمام تعریفیں اللہ کے لئے درود و سلام محمدؐ و آلِ محمدؐ کے لئے

امام بارگاہ آلِ عبا میں ۲۰۰۰ء کے عشرۂ محرم کی پہلی تقریر آپ حضرات سماعت فرما رہے ہیں، یہاں کی مجالس کے لئے موضوع ''حیاتِ امام حسینؑ'' منتخب کیا گیا ہے۔ مولانا ناصر عباس صاحب جو اس امام بارگاہ کی مسجد میں نمازِ جماعت پڑھاتے ہیں اور خطیب بھی ہیں انھوں نے یہاں کے عشرے کے لئے چند عنوانات پر استخارہ کیا تھا۔ ''حیاتِ امام حسینؑ'' کے موضوع پر استخارہ بہتر آیا اس لئے یہ موضوع منتخب کر لیا گیا ہے۔ کئی موضوعات تھے لیکن یہ طے تھا کہ استخارہ اِسی موضوع پر آئے گا۔

آج چودہ سو سال کے بعد بھی حسینؑ کی عظمت اللہ کی نگاہ میں کیا ہے۔ اس لئے کہ کائنات میں اللہ نے اگر کسی کی یادگار کو زندہ رکھا ہے تو اس کا نام حسینؑ ہے لیکن دنیا والے اپنی اپنی پسند کی ہستیوں کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں، دنیا کا ہر ملک ہر قوم یہ چاہتی ہے کہ ہم اپنے بڑے رہنما اپنے بڑے لیڈر کو کسی طرح زندہ رکھیں اُس کے لئے جلسے کریں اُس کے لئے یادگار عمارتیں بنوائیں، اُس

Presented by Ziaraat.Com

کے لئے وظیفے، اُس کے لئے کالج و اسکول، اُس کے لئے ہاسپٹل (Hospital) بنوائیں، حسینؑ کو دنیا والوں کی کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ حسینؑ کا وعدہ دنیا والوں کے لئے نہیں ہے حسینؑ کا وعدہ اللہ سے ہے کہ اللہ کہتا ہے حسینؑ تم نے لا الٰہ کو بچایا، توحید کو بچایا اس لئے قیامت تک کوئی تمہیں مار نہیں سکتا، عشرہ تو ہم نے نام رکھا ہے اپنے دل کو سمجھانے کے لئے عشرہ تو ہم دس دن کا کرتے ہیں فرشتوں سے پوچھو کہ وہ سال میں کتنے عشرے کرتے ہیں، وعدہ تو اُس کا ہے، شروع میں ہی آپ کو یہ بتاتا چلوں پہلی تقریر میں کہ یہ وعدہ کیسا وعدہ ہے آپ کو معلوم ہے جب قبر حسینؑ بنی تو آسمان پر عالمِ بالا میں گریہ کا ایک شور تھا اور ملائکہ نے آواز دی پروردگار قبر بن گئی ہے ہمیں اس قبر کا زائر بنا دے کہتے ہیں معصومینؑ کی روایات میں ہے کہ چودہ سو برس گزر گئے جو فرشتوں کا پہلا کارواں آیا تھا وہ اب تک واپس نہیں آیا اس لئے کہ اس کے بعد جو فرشتے آ رہے ہیں ابھی اُن کی باری نہیں آئی کہ دوبارہ آ سکیں اور آج بھی لاکھوں فرشتے انتظار میں ہیں کب ہمارا دن آئے گا کہ ہم زائر بنیں گے کروڑوں فرشتے آتے ہیں طوافِ قبرِ حسینؑ کرتے ہیں جب وہ فرشتے عرشِ اعظم پر واپس جاتے ہیں تو جواب تک آ نہ سکے وہ کہتے ہیں آؤ ہمارے قریب آؤ ہم تم سے قبرِ حسینؑ کی خوشبو پا رہے ہیں ذرا ہمارے پاس سے گزر جاؤ تاکہ ہم حسینؑ کی خوشبو تم سے محسوس کریں تم نے اپنے پروں کو مس کیا ہے حسینؑ کی قبر سے، ہمارے قریب سے گزرو ہم تم کو دیکھیں تو سجدے میں ہیں نماز میں ہیں، جو رکوع میں ہیں فرشتے لیکن جب زائر آتے ہیں تو فرشتوں کی عبادت پھر یہ ہو جاتی ہے کہ ان فرشتوں سے باتیں ہوتی ہیں کہ تم قبرِ حسینؑ پر

Presented by Ziaraat.Com

گئے تھے تو مجلس ہوتی ہے فرشتے بیان کرتے ہیں کیا دیکھ کر آئے ہم نے وہاں کیا دیکھا تھا وہاں والے ہوتے کیسے ہیں وہاں ذکرِ حسینؑ ہوتا کیسے ہے تو ہر ملک یہ چاہتا ہے کہ ہم اس ذکر میں شریک ہو جائیں تو یہاں ذکرِ حسینؑ ہو رہا ہے تو اس کی کوئی پروانہیں ہے کون آیا ہے کون نہیں آیا پیچھے مڑ کے نہ دیکھیے کہ کون آیا ہے یہ دیکھیے آپ کے پہلو میں کون کون لوگ بیٹھے ہیں آپ کے لئے دعا کر رہے ہیں ایک عظمت کا مقام ہے ایک ایسا نام عطا کر دیا اُنتیس، تیس ذی الحجہ کی تقریر میں مَیں نے صرف کہا کہ نام حسینؑ کے معنی کیا ہیں؟ اس کی وضاحت ہم آنے والی تقریروں میں کریں گے جب کسی کی سوانح حیات بیان ہوتی ہے تو کچھ چیزیں شروع میں لازمی ہوتی ہیں نام کیسے رکھا گیا نام کس نے رکھا کس گھرانے میں بچہ پیدا ہوا؟ اور جب بڑی شخصیت ہوتی ہے تو اس کی سوانح حیات میں یہ بھی لکھا جاتا ہے اس کا خاندان کیا ہے یہ کس خاندان سے ہے؟

جو حسینؑ کا خاندان ہے وہی تو رسول اللہ کا خاندان ہے، رسولؐ اللہ کا خاندان ایک بیٹی سے باقی رہ گیا، اللہ نے اپنے رسولؐ کو بیٹے دے کر واپس لے لئے اور رسولؐ اللہ کا خاندانی سلسلہ حضرت فاطمہ زہراؑ سے قائم و دائم رکھا، ایسی بیٹی جنھیں رسول اللہ نے دنیا بھر کی عورتوں کی سردار کہا، جن کے لئے آپ فرماتے تھے کہ ''فاطمہؑ میرا ہی ایک ٹکڑا ہے'' اُن کی شادی اللہ کے حکم سے علی ابن ابی طالب کے ساتھ ہوئی، کون علی؟ وہ علیؑ خانۂ کعبہ میں جن کی ولادت ہوئی، وہ علیؑ، اللہ ہی کے گھر میں جس کی شہادت ہوئی، وہ علیؑ جو آنکھیں کھولے تو نبی ہی کے چہرۂ انور پر اس کی نگاہ پڑے اور نبیؐ اگر آنکھیں

Presented by Ziaraat.Com

بند کرے تو اس کے چہرے کو دیکھتا سدھارے، وہ علیؑ جس کی تربیت پیغمبرؐ کی آغوش میں ہو، وہ علیؑ جس کی معراج رسولؐ کے دوش پر ہو، وہ علیؑ جس نے خیبر کے روز مسلمانوں کو ذلت سے بچایا، اُحد کے دن مسلمانوں کی پیشانی سے رسوائی کا کلنک چھڑایا، خندق میں عمرو ابن عبدود سے پہلوان کو پچھاڑا، حنین میں انھوں نے ہی اسلام کا پرچم گاڑا، رسولؐ نے جن کو اپنا بھائی کہا،

آنحضرت نے جس کو انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ کہہ کر اپنا خلیفہ بنایا ہو، آنحضرت نے تمام اصحاب و اقربا کو چھوڑ کر صرف اسے دین و دنیا میں اپنا بھائی بنایا ہو۔ جس نے کبھی بتوں کے سامنے اپنا سر نہ جھکایا ہو، جس نے مع اپنے اہلبیتؑ کے بحسرت و یاس نبیؐ کا جنازہ اُٹھایا ہو! جس کی وجہ سے عالم میں نسل رسولؐ باقی رہ کر سورۂ کوثر کی تفسیر کر رہی ہو، سردارِ جوانانِ جناں جس کے بچے ہوں، سیّدہ نساء عالمیان جس کی زوجہ ہو، سردارِ دوجہاں جس کا بھائی ہو، آیۂ مباہلہ میں جو نفس رسولؐ! قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ

(سورۂ آلِ عمران، آیت ۶۱) آیۂ ''نسب وصہر'' میں جو زوج بتول!

وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا

(سورۂ فرقان آیت ۵۴)

آیۂ ''تطہیر'' میں چادر پوش عصمت وطہارت!،

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (سورۂ احزاب ۳۳)

آیۂ مودّت میں شریک اجرِ رسالت

Presented by Ziaraat.Com

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ط

آیۂ ''مرضات'' میں جان کی بازی لگا کر اللہ کے ساتھ تجارت

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ط

(سورۂ بقرۃ آیت ۲۰۷)

آیۂ ''کفایت'' میں رسولؐ کی تصدیق وشہادت!

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًام بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ (سورۂ الرعد، آیت ۴۳)

آیۂ ''طعام'' میں یادگارِ سخاوت وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا (سورۂ دہر۔ آیت ۸)

آیۂ ''نور'' میں رفعت کی سند لینے والی بے نظر عبادت!

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (سورۂ نور۔ آیت ۳۵)

آیۂ ''ولایت'' میں سریر آرائے تخت ولایت!

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا (سورۂ مائدہ آیت ۵۸)

آیۂ ''امر'' میں تاج پوش امارت

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ

(سورۂ نساء۔ آیت ۵۹)

آیۂ ''صدق'' میں خلعت پوش لباس صداقت يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (سورۂ توبہ ۱۱۹)

آیۂ ''صراط'' میں ظلمت شکن منارۂ ہدایت اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (سورۂ الفاتحہ۔ آیت ۵)

Presented by Ziaraat.Com

اللہ نے رسولؐ کی بیٹی کو دو فرزند عطا کئے حسنؑ اور حسینؑ، رسولؐ اللہ دونوں شہزادوں کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ دونوں شہزادوں کے اطوار و عادات میں پیغمبرؐ کو اپنے کردار کی تصویر نظر آتی تھی۔

امام حسینؑ ۳/ شعبان ۴ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی ولادت چھ مہینہ میں ہوئی اور یہ خصوصیت و شرف صرف آپ کو، حضرت یحییٰؑ ابنِ زکریا کو اور حضرت عیسیٰؑ ابنِ مریمؑ کو حاصل ہوا۔

آپ کے جدِ بزرگوار حضرت محمدؐ مصطفےٰ نے جب آپ کی خبرِ ولادت سنی تو خانۂ جناب فاطمہ زہراؑ میں تشریف لائے اور فرمایا ''میرے فرزند کو میرے پاس لاؤ'' جناب صفیہ نے عرض کیا ''یارسولؐ اللہ! ابھی میں نے بچہ کو پاک نہیں کیا'' آنحضرتؐ نے جواب دیا ''تم اسے کیا پاک کروگی؟ اس کو تو خدا نے پاک و پاکیزہ خلق فرمایا ہے''۔ پھر آپ نے نومولود کو اپنی آغوشِ مبارک میں لیا، داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی بحکمِ خدا بچہ کا نام حسینؑ رکھا۔

میر انیسؔ کہتے ہیں :-

فرمانے لگے ہنس کے شہِ یثرب و بطحا   بھائی کہو فرزند کا کچھ نام بھی رکھا
کی عرض یہ حیدرؑ نے کہ اے سیّدِ والا   سبقت کروں حضرت پہ یہ مقدور ہے میرا
فرمایا کہ موقوف ہے یہ ربِّ عُلا پر
میں بھی سبقت کر نہیں سکتا ہوں خدا پر

بس اتنے میں نازل ہوئے جبریل خوش انجام   کی عرض کہ فرماتا ہے یہ خالقِ علّام
پیارا ہے نہایت ہمیں زہراؑ کا گُل اندام   یا ختمِ رسل ہم نے حسینؑ اس کا رکھا نام

Presented by Ziaraat.Com

یہ حُسن میں سردارِ حسینانِ زمن ہے
مشتق تو ہے احسان سے تصغیرِ حسنؑ ہے

"ح" سے ہے اشارہ کہ یہ ہے حامئ اُمت   سمجھیں گے اِسی "سین" کو سینِ سعادت
"ی" اس کی بزرگی میں ہے یٰسین کی آیت   ہے "نون" سے ظاہر کہ یہ ہے نورِ نبوت

ناجی ہے وہ اس نام کو لے گا جو دہن سے
یہ حُسن میں دس حصّے زیادہ ہے حسنؑ سے

دو نور کے دریاؤں کو ہم نے کیا اک جا   تب اس سے ہوا گوہرِ نایاب یہ پیدا
توقیر میں بے مثل، شجاعت میں ہے یکتا   اب اور نہ ہوگا کوئی اس حُسن کا لڑکا

ہم جانتے ہیں جو نہیں ظاہر ہے کسی پر
کام اس سے جو لینا ہے وہ ہے ختم اِسی پر

امام حسینؑ معصوم تھے اور معصوم کی صلب سے رحمِ معصومہ میں مستقر ہوکر آغوشِ عصمت میں تشریف لائے تھے۔ آغوشِ رسالتؐ آپ کا گہوارۂ تربیت بنا۔ اور سایۂ دامنِ عصمت میں آپ کی پرورش ہوئی۔ پیغمبرؐ اسلام نے آپ کی تعلیم و تربیت کا ہر طرح لحاظ رکھا اور آپ کو اپنے اوصاف و کمالات کا آئینہ بنا دیا۔ جرأت، شجاعت اور سخاوت آپ کو پیغمبرؐ اسلام سے وراثت میں ملی۔ طبرانی جناب فاطمہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔

اَمَّا حَسَنٌ فَلَهٗ هَيْبَتِيْ وَسُوْدَدِيْ وَاَمَّا حُسَيْنٌ فَلَهٗ جُرْأَتِيْ وَجُوْدِيْ۔

"حسنؑ میری ہیبت اور سیادت کے اور حسینؑ میری جرأت و سخاوت کے وارث ہیں"۔ امام حسینؑ صرف حامل صفات رسولؐ ہی نہ تھے بلکہ صورت و شکل میں

Presented by Ziaraat.Com

بھی آنحضرت سے مشابہ تھے۔ ہانی ابن ہانی کا بیان ہے کہ "کَانَ الْحَسَنُ اَشْبَہَ رَسُوْلِ اللہِ مَابَیْنَ الصَّدْرِ اِلَی الرَّاْسِ وَالْحُسَیْنُ اَشْبَہَ بِرَسُوْلِ اللہِ مَا کَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذَالِكَ۔ حسنؑ سر سے لے کر سینہ تک اور حسینؑ سینہ سے لے کر قدم تک رسولِ خدا سے مشابہ تھے"۔ سرکار ختمی مرتبت نے بحکم خدا امام حسینؑ کی ہر طرح دلداری کی۔ کبھی آپ کو اپنے سینے پر سلاتے، کبھی کاندھے پر بٹھاتے، کبھی آپ کے ساتھ گھٹنیوں چلتے، کبھی فرماتے "حُسَیْنٌ مِنِّی وَاَنَا مِنَ الْحُسَیْنِ اَحَبَّ اللہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا والبغض اللہُ مَنْ اَلبغضَ حُسیَنا حسینؑ مجھ سے ہیں اور میں حسینؑ سے ہوں۔ جو حسینؑ کو دوست رکھتا ہے اس کو خدا دوست رکھتا ہے اور جو حسینؑ کا دشمن ہے اس کا خدا دشمن ہے"۔ (ترمذی) کبھی کہتے "ھُمَا رَیحَانَۃ من الدُّنیا"۔ حسنؑ اور حسینؑ میری دنیا کی خوشبو ہیں"۔ (سُنن نسائی) کبھی فضیلت امام کا اس طرح اظہار فرماتے "اَلْحَسَنُ وَاُلْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔ حسنؑ اور حسینؑ جوانانِ اہلِ جنّت کے سردار ہیں۔ کبھی فرماتے "مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی اَحَبِّ اَھْلِ الْاَرْضِ لِاَھلِ السَّمَاءِ فَلْیَنظُر اِلی الْحُسَیْنِؑ۔ جو شخص ایسے انسان کو دیکھنا چاہے جو آسمان والوں کو تمام زمین والوں میں سب سے زیادہ محبوب ہے اس کو چاہیئے کہ حسینؑ کو دیکھے"۔ کبھی امامؑ کو خطاب کر کے فرماتے۔ "یا بُنَیِّ لحمكَ لَحمِی وَدَمكَ دَمِی۔ بیٹا تیرا گوشت میرا گوشت ہے اور تیرا خون میرا خون ہے"۔ (بحار الانوار)، کبھی اس طرح مخاطب ہوتے "اَنْتَ سَیِّدٌ ابْنُ سَیِّدٍ اَخُو سَیِّدٍ وَاَنْتَ اِمَامٌ ابْنُ اِمَامٍ اَخُو اِمَامٍ وَاَنْتَ حُجَّۃٌ ابْنُ حُجَّۃٍ اَخُو حُجَّۃٍ

Presented by Ziaraat.Com

وَاَنْتَ اَبُو حُجَجٍ تِسعَةٍ قَاسِمُهُمْ قَائِمُهُمْ۔ اے حسینؑ تم خود سردار، سردار کے فرزند، سردار کے بھائی، خود امام، امام کے فرزند امام کے بھائی اور خود حجت خدا حجت خدا کے فرزند اور حجت خدا کے بھائی ہو اور تم نو حجت خدا کے باپ ہو جن میں کا نواں قائم آلِ محمدؐ ہوگا''۔

اگر کبھی امام حسینؑ حالتِ نماز میں آنحضرتؐ کی پشتِ مبارک پر سوار ہو جاتے تو آپ سجدہ کو طول دے دیتے مگر امامؑ کو اپنی پشتِ مبارک سے نہ ہٹاتے اور اگر کبھی امامؑ روتے تو پیغمبرؐ کو سخت تکلیف پہنچتی۔ ایک روز آنحضرتؐ جناب فاطمہؑ کے گھر کی طرف سے گذرے نواسہ کے رونے کی آواز سُنی تو بے چین ہو گئے۔ گھر میں تشریف لائے اور بیٹی سے فرمایا۔ اَمَا تَعْلَمِيْ اَنَّ بُكَائَهٗ يُؤْذِيْنِيْ۔ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ اس بچہ کے رونے سے مجھے سخت تکلیف پہنچتی ہے؟۔ ایک روز رسولؐ کریم مسجد میں وعظ فرما رہے تھے کہ آپ نے ایک بچہ کے رونے کی آواز سنی جو امام حسینؑ کی آواز سے بہت مشابہ تھی۔ حضرت آواز سنتے ہی پریشان ہو گئے، وعظ کو موقوف فرمایا اور صحابہ سے دریافت حال کا حکم دیا۔ چند اصحاب گئے اور واپس آ کر عرض کیا ''یارسول اللہ! یہ حسینؑ کی آواز نہیں بلکہ اس بچہ کی آواز ہے جس کو معلّم نے سبق یاد نہ کرنے پر سزا دی ہے''۔ آنحضرتؐ نے اس معلّم کو مع بچہ کے طلب کیا اور معلّم سے فرمایا ''بھائی اس بچہ کو نہ مارا کرو! اس کی آواز میرے حسینؑ کی آواز سے بہت مشابہ ہے''۔ اس طرح امام حسینؑ نے اپنی عمر کے تقریباً چھ سال سایۂ نبوت میں گذارے۔ اسی طرح رسولؐ اللہ اور حضرت علیؑ کی سیرت اس طرح یک رنگ ہوئی کہ حضرت علیؑ کو قرآن میں نفسِ رسولؐ کہہ دیا گیا۔ جس خدا نے

Presented by Ziaraat.Com

حضرت محمد مصطفٰےؐ کو دینِ اسلام کا آخری پیغمبرؐ بنا کر بھیجا تھا اُسی نے چاہا کہ رسولؐ اللہ کے بعد مسلمانوں کے رہبر، امام اور خلیفہ اور اسلامی حاکم حضرت علیؑ ہوں، پھر ان کے بعد امام حسنؑ اور اُن کے بعد امام حسینؑ حاکمِ اُمت ہوں، اور امام حسینؑ کے بعد اُن کی اولاد کے ائمہ میں مسلمانوں کی ریاست باقی رکھی جائے۔ اللہ کی مرضی یہ تھی کہ دین اور دنیا دونوں کا نظام ایک ہی ساتھ ایسے بندوں کے حوالے کیا جائے جو مکمل طور پر اللہ کی مرضی پر چلتے ہوں اور اس طرح یہ نظامِ دین پھیلتا پھولتا رہے، دوسری طرف دنیا کی مشکلات پر قابو پانے کی طاقت بھی اُن میں ہو، اس نظامِ زندگی اور اسلامی حکومت کی تفصیل میں اللہ نے قرآن میں آیات نازل کردی تھیں۔ دوسری طرف مسلمانوں کے کچھ طبقے اسلام کے اقتدار کی ترقی دیکھ کر اس بات کے خواہش مند تھے کہ اسلامی حکومت ہمارے قبضے میں آجائے، مسلمانوں کے کچھ افراد عرب شہنشاہیت کا خواب دیکھ رہے تھے وہ اللہ کے حکم کو ماننے کو تیار نہیں تھے، اُن کی نظر روم کے قیصر اور ایران کے کسریٰ کی حکومتوں کا خاکہ ذہن میں تھا وہ اسی طرح کی حکومت قائم کرنا چاہتے تھے۔ وہ چاہتے تھے اسلامی تخت و تاج ہر قبیلے میں گھومتا پھرتا رہے اور باری باری سب کو حکومت کرنے کا موقع ملے وہ دین کو ڈھال بنا کر دنیا کو حاصل کرنا چاہتے تھے۔

یہ وہ بنیادی اختلاف تھا جو مسلمانوں کے درمیان پیدا ہوچکا تھا۔ خفیہ سازشوں کا جال بچھتا رہا اور اندر ہی اندر ایک حکومت کا خاکہ تیار کرلیا گیا۔ اللہ جو سب کے دلوں کی بات جانتا ہے اس نے پیغمبرؐ سے غدیر میں یہ اعلان کروادیا کہ ''حاکم صرف علیؑ ہوں گے''۔ غدیر کا اعلان گویا۔ ''خفیہ سازشوں''

Presented by Ziaraat.Com

کے خلاف اعلانِ جنگ تھا۔ وفاتِ رسولؐ سے پہلے ہی اِن سازشوں کا بھانڈا پھوٹ گیا اور ''واقعہ قرطاس وقلم'' نے سازشوں کی نقاب کشائی کردی۔

پیغمبرؐ کی وفات ہوئی، علیؑ پیغمبرؐ کے سفرِ آخرت کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ ''خفیہ سازشوں'' کے ممبران نے اپنے ارادوں کو عملی جامہ پہنا کر ''سقیفہ'' کو مضبوط کرلیا اِسی کشمکش میں پیغمبرِ اسلام کے گھر پر حملہ ہوا اور پیغمبرؐ کی بیٹی فاطمہ زہراؑ زخمی ہوکر شہید ہوگئیں۔ اُن کا فرزند حسنؑ اور حسینؑ کا چھوٹا بھائی محسنؑ بھی شہید ہوگیا۔

حضرت علیؑ نے پیغمبرؐ کی وصیت کے مطابق صبر کیا اور آپ نے اپنے حقوق کے لئے تلوار نہیں اُٹھائی۔

مسلمانوں نے اپنا خود ساختہ نظام پچیس برس چلایا چونکہ اللہ اور رسولؐ اور آلِ محمدؐ کی نافرمانی پر یہ نظام قائم کیا گیا تھا اس لئے مکمل طور پر ناکامیاب ہوگیا اور عوام خود اپنے ہی حاکم کے خلاف بغاوت پر آمادہ ہوگئے، اس لئے یہ ناکامیاب مسلمان آخر میں حضرت علیؑ کے پاس آئے اور اپنی ناکامیابی کا اقرار کرلیا۔ لیکن ''خفیہ سازشوں'' کی چنگاریاں ابھی راکھ میں دبی ہوئی تھیں۔

جمل، صفّین اور نہروان میں ان سازشوں نے پھر سر اُبھارا اور مسلمان اُمت خود ہی ذلیل و رسوا ہوئی اور اس احساسِ کمتری نے انھیں مجبور کردیا کہ وہ سازشوں کے ذریعے حضرت علیؑ کو پھر امام حسنؑ کو شہید کردیں۔

ناکامیاب مسلمانوں نے ضد میں آکر یزید جیسے ظالم و جابر فاسق و فاجر کو اپنا خلیفہ بنالیا۔

ریاستِ اسلامی جو دین و دنیا دونوں کے لئے تھی اس کے محافظ اب

Presented by Ziaraat.Com

کائنات میں صرف حسینؑ ہی باقی رہ گئے تھے۔

یزید اس سیاست سے واقف تھا اور وہ امام حسینؑ کے عزم و ارادے کی طاقت سے بھی واقف تھا۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اسلامی اقتدار کے اصل حاکم حسینؑ ہیں۔

امام حسینؑ کی مقدّس ذات ہر قوم ہر ملک ہر صحیح تمدّن اور ہر مذہب و ملّت کے لئے مرکزیت کے قابل ہے۔

اسلام کے دشمن چودہ سو برس پہلے سازش کے تحت یہ بات سمجھ گئے تھے کہ اگر امام حسینؑ کی ذاتِ گرامی دنیا میں رہے گی تو دینِ اسلام مٹائے نہ مٹے گا۔ بیعت کا سوال اس لئے تھا کہ بنی اُمیّہ کے باطل نظریات کی تصدیق امام حسینؑ کر دیں تاکہ ہم مشرق سے مغرب تک فتح کر کے اپنا باطل نظریہ پوری دنیا میں پھیلا کر فاتحِ عالم بن جائیں۔

یہ لوگ حسینؑ ابنِ علیؑ کے مزاج کو نہ سمجھے تھے اُن کی شخصیت کی گہرائی سے ناواقف تھے، صلحِ حسنؑ کے معاہدے کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا تھا۔ امام حسینؑ نے بھی پچھلے معاہدے پر کوئی گفتگو نہیں کی اور اپنے پُر امن احتجاج سے پورے عرب و ایران کو لرزا دیا۔ یزید کی طاغوتی قوت حسینؑ کی لاہوتی طاقت کے سامنے مفلوج و بے جان ہوگئی۔

امام حسینؑ اپنے نانا رسولؐ خدا کے بعد خلافت اور حکومت کو اپنے گھر سے مخصوص سمجھتے تھے، زندگی بھر آئینی اور اصولی طریقے سے اپنے حقوق جتاتے رہے اور اُمّت کو یاد دلاتے رہے کہ حکومت کا حق میرے باپ، میرے بھائی اور میرے علاوہ کسی مسلمان کو نہیں ہے۔ اپنے بچپن میں ہی اگر کسی کو نانا کے

Presented by Ziaraat.Com

منبر پر بیٹھے دیکھا تو اُسے ڈانٹ دیا اُترو میرے باپ کے منبر سے یہ تمہارا منبر نہیں ہے۔

رسولؐ اللہ کی وفات کے وقت حسینؑ چھ برس کے تھے لیکن اپنے نانا کی حدیثیں سناتے تھے، محدثین اور اصحاب رسولؐ آپ کی بتائی روایت کرتے تھے۔ گویا آپ کے کمالِ عقلی کی دلیل دعوتِ ذوالعشیرہ میں علیؑ کے بیان سے دی جاسکتی ہے۔ یا قرآن سے حضرت عیسیٰؑ کا بچپن یاد دلایا جاسکتا ہے۔ رسولؐ اللہ کی حدیث اُمت کو یاد تھی یہ بچپن اور جوانی میں بھی امام ہیں۔

رسولؐ اللہ کے سامنے کا واقعہ ہے امام حسینؑ ابھی پانچ برس کے تھے کہ صحابیِٔ رسولؐ حذیفہؓ یمانی کو اپنی شہادت کی خبر دی اور فرمایا جو لشکر مجھے قتل کرے گا اُس کے افسر کا نام عمر سعد ہوگا۔

حذیفہ کو بڑا تعجب ہوا رسولؐ اللہ سے تصدیق چاہی، رسولؐ اللہ نے فرمایا حسینؑ کا علم میرا علم ہے اور میرا علم حسینؑ کا علم ہے۔ نبوت اور امامت کی اصل ایک ہے۔

رسولؐ اللہ نے حسینؑ کی جوانی کی فضیلت بیان کر دی تھی، قرآن میں موسیٰؑ کے جوان یوشع کا نام آتا ہے گویا موسیٰ کے جوان یوشع تھے سورۂ کہف میں فتیٰ کا لفظ یوشع کے لئے ہے، جنگِ احد میں اللہ نے علیؑ کو جوان کہا لافتیٰ اِلّا علیؑ، علیؑ اللہ کے جوان ہیں، رسولؐ اللہ نے حسنؑ اور حسینؑ کو جنت کے جوانوں کا سردار کہا ہے۔ رسولؐ اللہ کے جوان حسینؑ ہیں۔ رسولؐ اللہ نے حسینؑ کو چادرِ کساء میں یہ کہہ کر داخل کیا تھا یا شافع اُمتی، اے میری اُمت کے بخشوانے والے تمہیں اجازت ہے چادر میں آجاؤ، آیۂ تطہیر کی فضیلت میں

Presented by Ziaraat.Com

حسینؑ بھی اپنے نانا کے ساتھ شامل ہیں۔

رسولؐ اللہ نے بچپن میں حسینؑ کو سینے پر سُلایا تھا، عید کے دن کاندھے پر بٹھایا تھا۔ جوانی میں جب گھوڑے پر سوار ہوتے تھے عبداللہ ابنِ عباس مفسّرِ قرآن گھوڑے کی رکاب تھام کر حسینؑ کو گھوڑے پر سوار کرتے تھے اور اس بات پر فخر کرتے تھے۔

امام حسینؑ نے اپنے بیٹے امام زین العابدینؑ سے فرمایا انبیاء مُردوں کو زندہ کرتے تھے، مبروص و مجذوم کو اچھا کر سکتے تھے اور پانی پر چل سکتے تھے، جو کچھ اللہ نے انبیاء کو دیا اس سے زائد رسولؐ اللہ کو دیا اور جو رسولؐ کو دیا وہ امیرالمومنینؑ کو ملا اور وہ سب امام حسنؑ اور مجھے ملا اُن کے بعد ہر امام کو عطا ہوگا"۔ ترقی پسند زمانے میں میراث میں ملے علومِ الٰہی جھٹلائے نہیں جاسکتے۔

مسند احمدِ بن حنبل میں ہے کہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ اندھیری رات میں چلتے تھے تو ایک روشنی چمکتی تھی جس کو دیکھ کر رسولؐ اللہ شکرِ خدا بجالاتے تھے۔

امام حسینؑ کا نور عرشِ الٰہی پر ابراہیمؑ خلیل اللہ کو دکھایا گیا، امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہر امام کے پاس ایک صحیفہ ہوتا ہے جو اُس امام کا دستورالعمل ہوتا ہے جب سب کام ختم ہو لیتے ہیں تو امام کی وفات ہوتی ہے، امام حسینؑ کے پاس بھی وہ صحیفہ تھا جس پر کاربند ہوے اور کوفے کو روانہ ہوے اور پھر شہادت ہوگئی، امام حسینؑ کو پورا واقعۂ کربلا معلوم تھا۔ امام حسینؑ نے اپنے اصحاب و انصار کو جنّت میں اُن کے مقامات دکھا دیئے تھے۔ امام حسینؑ نے اپنے اصحاب و انصار کو بتا دیا تھا کہ رسولؐ اللہ نے مجھے بتایا ہے کہ تمہارے اصحاب کو لوہے کی اذیت نہ ہوگی، اصحابِ حسینؑ تیر و تلوار اور نیزے شوقِ

Presented by Ziaraat.Com

شہادت میں ہنس ہنس کر کھا رہے تھے۔

امام حسینؑ کو اصولی فتح ہوئی، جس مقصد کے لئے حسینؑ نے جان قربان کی تھی وہ مقصد حاصل ہوگیا اور اپنی فتح کی شان و عظمت کی وجہ سے وہ فاتح اعظم ہیں، یزید اپنے مقصد میں ناکامیاب ہوگیا اس لئے اس کی فتح دائمی شکست میں ظاہر ہوگئی۔

حسینؑ کی شخصیت قلوب کے لئے مقناطیس ہے، اپنے سخت سے سخت دشمن کو بھی حسینؑ دوست بنا لیتے ہیں، مغربی دانشور گبن کہتا ہے کربلا کا ہیبت ناک اور پُرسوز واقعہ شہادتِ حسینؑ مُردہ دل اور سرد انسان کو بھی ہمدرد بنا لیتا ہے۔

امام حسینؑ اپنے عہد میں خانۂ کعبہ کے واحد متولی تھے، رسولؐ اللہ کی سلطنت کے واحد وارث تھے، عرب کے بادشاہ تھے، روضۂ رسولؐ کے مجاور بن کر اپنے عہد میں خانہ نشین ہوگئے اور یزید سے اپنے ہی تخت و تاج و حکومت کے لئے کوئی مطالبہ نہیں کیا، دنیا میں اس سے بڑھ کر قناعت اور استغنا کی مثال نہیں مل سکتی۔

امام حسینؑ مادّی سیاست کے ذریعے مدینے میں اپنی حکومت کا اعلان کر سکتے تھے اور اہلِ مدینہ سے اپنی بیعت لے سکتے تھے، امام حسینؑ یزید سے بیعت طلب کر سکتے تھے اور یزید کو قتل کی دھمکی دے سکتے تھے۔ امام حسینؑ عرب سے باہر کے بادشاہوں کو خطوط لکھ کر اور اپنے ایلچی و سفیر بھیج کر انھیں اپنی مدد کے لئے بلاتے کہ یزید کا تخت اُلٹ دیا جائے اور عرب و شام پر قبضہ کر لیا جائے، امام حسینؑ حج کے موقعے پر مال جمع کر سکتے تھے اور سرمایہ و اسلحہ جمع کر کے حاجیوں کو بغاوت کے لئے آمادہ کر کے حجاز پر قابض ہو سکتے

Presented by Ziaraat.Com

تھے، بعد میں یہی کام عبداللہ ابنِ زبیر نے بھی تو کیا تھا، امام حسینؑ حضرت مسلمؑ کو کوفے کا گورنر بنا کر بھیج سکتے تھے اور اس طرح کوفے کے دارالامارہ پر قابض ہو سکتے تھے، امام حسینؑ کوفے والوں کو خط لکھ سکتے تھے کہ گورنرِ کوفہ کو قتل کر کے مال و دولت پر قبضہ کر لو میں آ کر حکومت سنبھال لوں گا۔ طرماح بن عدی نے امام حسینؑ سے کہا تھا بیس ہزار میرے قبیلے کے لوگ ہیں انھیں لے آؤں، امام نے منع کر دیا، آخر ایسا کیوں نہیں کر سکتے تھے، کر سکتے تھے، امام حسینؑ حرؑ کے ایک ہزار کے لشکر کو مولی گاجر کی طرح کاٹ کر ہندوستان کی طرف جا سکتے تھے اور وہاں سے نیا لشکر تیار کر کے عرب پر چڑھائی کر سکتے تھے، شام کی اینٹ سے اینٹ بجا سکتے تھے۔ پورا یمن علیؑ کے شیعوں سے چھلک رہا تھا حسینؑ یمن چلے جاتے اور لاکھوں کا لشکرِ جرار لے کر شام کی حکومت کا قلع قمع کر سکتے تھے۔ امام حسینؑ نے یہ سب کچھ آسان ہوتے ہوئے بھی دفاع کا راستہ اپنایا کیا دنیا ایسا انسان دوسرا پیش کر سکتی ہے۔

عرب حسینؑ کا اپنا ملک تھا، مکہ اُن کے نانا، دادا اور باپ کی جائے پیدائش تھی، مدینہ اُن کے نانا کا مدفن تھا، اُمت خود اُن کی اپنی اُمّت تھی حسینؑ نے سب کو چھوڑ کر عیش و عشرت کا راستہ نہیں اپنایا، مسلمانوں کے سمجھ میں اتنی سی بات نہیں آتی کہ حسینؑ مسلمانوں کے محسنِ اعظم ہیں۔

یزید حسینؑ سے خوف زدہ کیوں تھا؟ اتنا ڈرا ہوا کیوں تھا؟ اتنا سہا ہوا کیوں تھا؟ یہ یزید نے مدینے کے گورنر ولید کو کیوں لکھا تھا حسینؑ سے بیعت لے لو، ولید تھرّا رہا تھا، امام حسینؑ کی ہیبت سے لرز رہا تھا، کیوں؟ اس لیئے کہ یزید کو پتہ ہے کہ میں اُن کے نانا کے تختِ حکومت پر قابض ہوں میں غاصب ہوں

Presented by Ziaraat.Com

اور غاصبوں کے ذریعے تخت پر بیٹھا ہوں، حسینؑ تو نفسِ مطمئن تھے۔ حکومت اُن کی تھی راج پاٹ اُن کے باپ دادا کا تھا۔

راج اُن کا ہے تو یہ تو پتہ ہو کہ تخت پر کوئی بیٹھے راج کس کا ہوتا ہے تو تم نہ بتاؤ، ہسٹری میں نہ لکھو تخت پر کسی کو بٹھا دو پکارے گی دنیا راج حسینؑ کا راج ہے، حسینؑ تخت پر بیٹھیں یا نہ بیٹھیں کہاں سے لاؤں قیمتی جملہ حسینؑ سر پہ تاج لگائیں یا نہ لگائیں میں فرق بتانا چاہ رہا ہوں جتنے لوگ تخت پہ بیٹھے گنوا دوں کتنے لوگوں نے تاج لگوائے نام گنوا دوں لیکن کسی کے لئے یہ کہا گیا شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ، مر گئے، شاہ بھی مرے بادشاہ بھی مرے تخت بھی گئے سلطنتیں بھی گئیں، محل بھی گئے، واہ رے یہ بادشاہ جو ہر عزا خانے سے پکارا جا رہا ہے حسینؑ شاہ بھی ہیں حسینؑ بادشاہ بھی ہیں تخت کو ٹھکرا کر بادشاہ ہیں، تاج کو ٹھکرا کر شاہ ہیں، شاہ کے معنی ہی یہ ہیں جو ہر چیز کو ٹھکرا دے۔ اُسے شاہ کہتے ہیں ہر بادشاہ نہیں بن سکتا شاہ کے معنی لغت میں یہ ہیں کہ وہ ٹھوکر ماریں تو پانی کا چشمہ اُبلنے لگے تو آدمی ہر کام تو نہیں کر سکتا یہ تو حسینؑ کے لئے ہی لفظ ہو سکتا ہے اس لئے کہ ان کے تو اگر اجداد بھی ٹھوکر مار دیتے تھے تو چشمے اُبلنے لگتے تھے تو حسینؑ کے مقابل آپ دس شہزادوں کو لائیں خاندان تو ایک ہے۔

نبیؐ کا تو بس ایک خاندان ہے اور وہ خدیجہؑ کا خاندان ہے۔ اس کے علاوہ کوئی خاندان نہیں تو جب کوئی خاندان ہی نہیں ہے تو یہاں آؤ جہاں خاندان ہے وہیں تو بیٹھے ہو خدیجہؑ کے فرش پہ ہی تو بیٹھے ہو شہزادہ کون ہے؟ شہزادے کے لئے دیکھنا پڑتا ہے ماں کیسی تھی، شہزادے کی دادی کیسی تھی؟ شہزادے کی

Presented by Ziaraat.Com

نانی کیسی تھی، شہزادے کا دادا کیسا تھا شہزادے کا پردادا کیسا تھا؟ ملا کے سیرت سے سیرت دیکھو کیا کوئی لکھ سکتا ہے حسینؑ اتنے بڑے سخی تھے لیکن دادا سخی نہیں تھے پردادا سخی نہیں تھے۔ تاریخ لکھنے والا لکھے گا اگر حسینؑ سخی تھے تو حسینؑ کا باپ بھی سخی تھا دادا بھی سخی تھا پردادا بھی سخی تھا۔ جہاں تک بڑھتے چلے جاؤ اگر تلاش کرنا چاہو تو ایک بخیل بھی دکھا دو سلسلے میں، میں کہاں سے لاؤں جملے، اگر کوئی لکھے گا حسینؑ کی سوانح حیات میں تو حسینؑ بڑے شجاع تھے ان کے باپ بھی شجاع تھے، ان کے دادا بھی شجاع تھے، ان کے پردادا بھی شجاع تھے۔ بس اسی طرح لکھا جائے گا تم شہزادہ لفظ لکھو اور پھر لکھو اُس کا باپ کیسا تھا اُس کا دادا کیسا تھا، میں ایک طرف کا سنا چکا دوسری طرف کا کیا کروں سنا کے بس یہی کہوں گا کہ دادا کیسا تھا پردادا کیسا تھا؟ کہاں تھی سخاوت؟ کہاں تھی عبادت؟ کہاں تھی شجاعت؟ سخی گھرانے میں پیدا ہوئے تھے۔ سکھایا نہیں جاتا خون میں اثر ہوتا ہے علیؑ رکوع میں تھے سائل آیا انگوٹھی دے دی، اونٹوں کی قطار دے دی اُونٹوں کی قطار آ رہی تھی خیبر سے زر و جواہر لدے ہوئے تھے سائل نے پکارا روٹی مانگی تھی کہا دے دو ستر اُونٹوں کی قطار دے دی۔ قنبرؓ سے کہا دے دو سائل کو اُونٹوں کی قطار دے دو، مسکین، یتیم اور اسیر روٹی مانگنے آ گیا تو سامنے کی روٹی اُٹھا کر کہا یتیم ہے دے دو تو بچوں نے بھی روٹی عطا کر دی خون کا اثر بھی لیا تھا اور گھر میں بھی دیکھا تھا سورۂ دہر کس بات کی گواہی دے رہا ہے مولانا مودودی صاحب نے کہا کہ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ سائل ایک تھا روٹی علیؑ نے فاطمہؑ اور فضہ نے دے دی تو بچوں کو دینے کی کیا ضرورت تھی، تو کیا عام بچے تھے کہ بچے ایسا کرتے کہ باپ روٹی کھا نہیں رہا ماں روٹی نہیں کھا رہی بچے روٹی کھا

Presented by Ziaraat.Com

لیتے؟ بچوں نے یہ سیکھا ہی نہیں بچے تو وہ کرتے ہیں جو بڑے کرتے ہیں یہ بچوں کی نفسیات ہے یہ تو آپ کے گھر میں جملہ مشہور ہے کہ جو بڑا کرتا ہے بچہ وہ دیکھتا ہے وہی کرتا ہے یہی تو مشہور ہے جس طرح باپ کرے گا اُس کی نقل بچہ کرتا ہے بچوں نے دیکھا ماں اور باپ دونوں نے روٹی دے دی تو بچوں نے بھی دے دی یہی تو ہمیں بتانا تھا کہ سخی کا گھر ہے اگر دو روٹیاں بچا لیتے تو بچانے میں کیا ہرج تھا لیکن کہنے کو ہو جاتا کہ پانچ میں سے دو بچ گئیں اللہ تین قبول نہیں کرنا چاہتا تھا وہ چاہ رہا تھا کہ روٹیاں آئیں تو پانچ آئیں۔ پانچوں نے روٹیاں دے دیں تو دنیا سنے ہوئے تھی یہ قصے عرب والے بھول نہیں گئے تھے کیا یہ قصے صرف قرآن میں ہی تھے تو کیا حسینؑ کی سوانح حیات ایسی تھی کہ جانی پہچانی نہیں تھی کچھ کہنا چاہ رہا ہوں دیکھئے آپ کسی کی سوانح حیات خرید کر لائیں اور اُسے پڑھنا چاہیں تو آپ کی دلچسپی بڑھے گی اور ہر چیز کو آپ غور سے پڑھیں گے تو آپ سوچیں گے کہ بھئی اُس کی سوانح حیات ہم پڑھ رہے ہیں تو ہم نے اُس کا بچپنا بھی دیکھا اُس کی جوانی بھی دیکھی اُس کی سوانحِ حیات پڑھی حسینؑ کی جو سوانح حیات تھی چھپن برس کی وہ زندگی کہ جس سے پورا مدینہ واقف تھا پورا مکہ واقف تھا پورا حجاز واقف تھا پورا عرب واقف تھا سب کو زبانی یاد تھا کسی کی صفات کو یاد رکھنا آسان نہیں ہے اور یہ بات میں نے دنیا کے کسی انسان میں نہیں پائی کہ سائل مدینے میں آ جائے اور وہ بھیک مانگے کہ مجھے کچھ درہم و دینار چاہئے کوئی میری مدد کرے مانگتے مانگتے بازار سے اللہ کے دروازے تک پہنچ گیا نمازی نماز پڑھ کر نکل رہے ہیں اور ہر ایک یہی جواب دے رہا ہے کہ تجھ کو معلوم نہیں کہ مدینے میں سب سے زیادہ سخی کون ہے جواب دیکھئے گا یہ نمازی مسجد سے نکل رہے ہیں اور مانگنے

Presented by Ziaraat.Com

والے سے یہ کہہ رہے ہیں کہ تجھ کو معلوم نہیں کہ اتنی رقم تجھ کو چاہئے تو مدینے میں ایک ہی تو ہے جو دے سکتا ہے، اس کا نام حسینؑ ہے، ہر آدمی یہ کہتا ہوا گزر رہا ہے کہ اتنی رقم ایک ہی آدمی دے سکتا ہے، اس کا نام حسینؑ ہے دیکھیں تو واقعہ بڑا عظیم ہے علامہ مجلسی نے ''بحارالانوار'' میں بڑی تفصیل سے لکھا ہے کہ جب سائل نے گھر کا رُخ کیا اور دروازے تک پہنچا تو مسجد سے گھر تک اُس نے حسینؑ کا قصیدہ کہہ دیا تھا کہ ابھی اس نے حسینؑ کو دیکھا نہیں تھا تو قصیدہ پڑھتا ہو چلا اور دروازے پر آ کے جب پکارا تو یہ کہہ کر پکارا ارے وہ آدمی کتنا بڑا سخی ہوگا کہ شہر میں ہر آدمی یہ کہہ رہا ہے کہ حسینؑ سے بڑھ کر کوئی سخی نہیں ہے، کیا آپ کے شہر میں کوئی ایسا ہے جس کے متعلق یہ کہا جائے کہ اس سے بڑا سخی کوئی نہیں ہے تو حسینؑ کی سوانح حیات کا ایک عظیم پہلو یہ ہے کہ پورا عرب یہ جانتا تھا کہ حسینؑ سے بڑا کوئی سخی نہیں ہے اور سخاوت ایک ایسی صفت ہے کہ جو محبت پیدا کر دیتی ہے حسینؑ سے محبت کے کئی رُخ تھے عرب والے جو حسینؑ سے محبت کرتے تھے اُس کے کئی رُخ تھے نبیؐ کے نواسے ہیں اس گھر کی آخری یادگار محبت کا ایک رُخ یہ تھا کہ علیؑ جیسے بہادر کے بیٹے ہیں محبت کا ایک رُخ یہ تھا کہ محمدؐ کی اکلوتی بیٹی کے بیٹے ہیں، حسینؑ سے محبت کا ایک رُخ یہ تھا کہ حسینؑ نے نہ جانے کتنے یتیموں کو پالا ہے، حسینؑ سے محبت کا رُخ ایک یہ تھا کہ ان کے در پر جو جاتا ہے وہ خالی ہاتھ نہیں آتا، حسینؑ سے محبت کا رُخ ایک یہ تھا کہ ان کو نبیؐ کے کاندھے پہ دیکھا ہے، حسینؑ سے محبت کا ایک رُخ یہ تھا کہ پوری مسجد نے حسینؑ کو نماز کے درمیان نانا کی پشت پر سجدے میں دیکھا ہے۔ کتنے رُخ تھے محبتوں کے تو کسی بھی رُخ سے اگر حسینؑ سے محبت ہو جائے تو کون سا مسلمان ہے جو یہ کہے کہ مجھے حسینؑ سے

Presented by Ziaraat.Com

محبت نہیں ہے آج تک تو کسی نے کہا نہیں ہر ایک یہ کہتا ہے نبیؐ کے نواسوں سے ہم کو بھی محبت ہے لیکن ہم یہ کہا کرتے ہیں محبت بڑی چیز ہے محبت کرو محبت یہ لوگ کروا لیتے ہیں یہ ہیں ہی ایسی ہستیاں جن سے صرف محبت کی جا سکتی ہے۔ یہاں نفرت آ نہیں سکتی، اس لئے کہ نفرت نجاست ہے اور اللہ کہہ چکا نجاست یہاں آ نہیں سکتی یہاں تو پاکیزہ محبت آتی ہے لیکن ہم یہ کہا کرتے ہیں کہ اگر محبت آ گئی ہے تو اپنے عرفان کو بڑھاؤ، اب معرفت کو بڑھاؤ اور معرفت کے لئے ضروری یہ ہے کہ کثرت سے ذکرِ حسینؑ سنا جائے بڑے گھرانے میں پیدا ہوئے آج کی تقریر صرف اجداد اور صفات پر ہے اور تسلسل کے ساتھ ہم سناتے جائیں گے، جب تک خاندان کا تعارف نہ ہو جائے ممدوح سمجھ میں نہیں آتا بھئی ایک دن بات چیت ہو رہی تھی نانا اور نواسے میں نانا نے کہا حسینؑ ہم سے مفاخرہ کرو گے؟ ایک ہوتا ہے مذاکرہ، ایک ہوتا ہے مجادلہ، ایک ہوتا ہے مشاعرہ، ایک ہوتا ہے مباہلہ، ایک ہوتا ہے مفاخرہ، اس میں دو آدمی آمنے سامنے بیٹھ جاتے ہیں ایک آدمی کہتا ہے ہمیں اس پر فخر ہے دوسرا آدمی کہتا ہے ہمیں اس پر فخر ہے یہ لڑائی نہیں ہوتی بلکہ یہ بتایا جاتا ہے کس کس بات پر تمہیں فخر ہے کس کس بات پر ہمیں فخر ہے تو نانا نے نواسے سے کہا میرے سامنے بیٹھ جاؤ، ہمارا تمہارا مفاخرہ ہو جائے اب میں کیسے سمجھاؤں اس سے بڑا واقعہ نہیں ہے سمجھانے کے لئے تو حسینؑ میرا تمہارا مفاخرہ ہو جائے کہا آیئے نانا ہو جائے پہل آپ بیان کیجئے، کہا حسینؑ میرا باپ عبداللہؑ تھا کہا آپ کا باپ عبداللہؑ لیکن میرے باپ علیؑ جیسے ہی، رسولؐ اللہ نے کہا حسینؑ میرا نانا وہب، حسینؑ نے کہا آپ کے نانا وہب سر آنکھوں پر لیکن میرے نانا کائنات کے عظیم ترین نبی ہیں محمدؐ مصطفی، آپ

Presented by Ziaraat.Com

کے نانا میرے نانا کے برابر نہیں جیسا میرا نانا ہے ویسا آپ کا نانا نہیں، رسول اللہ نے کہا میری ماں آمنہؑ، کہا سر آنکھوں پر کہ آپ کی ماں آمنہؑ لیکن میری ماں سیدۃ النساء العالمینؑ ہیں میری ماں سے افضل آپ کی ماں نہیں، مفاخرہ ہوتا گیا نانا نانی دادا دادی، سب کچھ بتاتے چلے گئے کہا میرے دادا یہ کہا میرے دادا یہ تو بے اختیار مسکرا کر کہا حسینؑ اجداد میں ننھیال میں ددھیال میں تم مجھ سے افضل ہو۔ اس لئے کہ میں تمہارا نانا ہوں اور دادا تمہارا ابو طالبؑ، اب سمجھئے کہ حسینؑ کیا ہیں؟ تو حسینؑ کے سامنے کوئی رُک سکتا ہے کہ میں شہزادہ ہوں نبیؐ جسے یہ کہے کہ یہ بچہ اس لئے افضل ہے اس لئے کاندھے پہ آ رہا ہے کہ خاندان اس کا افضل ہے جب نبیؐ یہ کہہ دے سامنے کی بات ہے حسینؑ کے مقابل کون کھڑے ہو کر یہ فخر کر سکتا ہے کہ میں بڑے خاندان کا ہوں۔ حسینؑ سے بڑا شاندار خاندان بنی آدم میں تو کسی کا نہیں تو جب بنی آدم میں نہیں ہے تو فرشتوں میں کیا ہوگا، جنات میں کس کا ہوگا، روئے زمین پر سب سے بلند خاندان حسینؑ کا ہے اور اس خاندان کے مقابلے میں جس خاندان میں محمد مصطفی افضل الانبیاء سردارِ انبیاء ہوں کوئی دعویٰ کر سکتا ہے کہ ہمارے خاندان میں نبیؐ ہیں، سوا حسینؑ کے کون یہ دعویٰ کر سکتا ہے دنیا کا افضل ترین انسان محمدؐ ہمارے خاندان میں ہے اس سے بڑا خاندان کس کا ہو سکتا ہے جو فخرِ نبیؐ ہو، اگر نبیؐ یہ کہیں کہ میرے دادا کون عبدالمطلبؑ میرے پردادا کون ہاشم تو حسینؑ بھی کہتے چلے جائیں گے، ایک ہی تو شجرہ ہے ایک ہی تو خاندان ہے تو صفات پشت در پشت ہوتے ہوئے شجاعت ہو، سخاوت ہو، عبادت ہو، علم ہو لیکن صفات آتی ہیں، خاندان میں ایک دوسرے سے ہوتی ہوئی ضرور آتی ہیں لیکن اس میں کمال کیا ہوتا ہے کمال یہ ہوتا ہے کہ جتنا باپ

Presented by Ziaraat.Com

میں تھا کیا اتنا ہی پایا، نہیں فخر اس پہ کیا جاتا ہے اس نے اضافہ کیا کیا، آدمؑ
سے لے کر اور ہاشمؑ تک اور ہاشمؑ سے عبدالمطلبؑ تک، عبدالمطلبؑ سے نبی تک
جتنی صفات تھیں حسینؑ نے سب میں ہزار چاند نہیں ہر صفت میں ہزار چاند لگا
دیئے، ہوگئی تقریر ہزار چاند لگا دیئے ہزار چمکتے ہوئے چاند دکھائی نہیں دیئے
کہ شجاعت میں ہزار چاند لگے ہیں سخاوت میں حسینؑ نے چار چاند لگائے ہیں
علم میں ہزار چاند لگائے ہیں عبادت میں ہزار چاند لگائے ہیں۔ اس لئے
مدینہ چھوڑا تھا کہ اپنے چاندوں کو دکھا دیں، بس اور میں کیا کہوں جیسے جیسے
صدیاں چڑھتی جاتی ہیں چاند اور چمکتے جاتے ہیں چاند اور لگتے جاتے ہیں
دیکھو بہتر چاند لے کر نکلے ہیں اس میں اٹھارہ کا تو جواب ہی نہیں ہے یوں ہی
نہیں نکل کے ولید کے دربار میں چلے گئے تھے۔ حسینؑ کے ہر کام میں ایک
راز ہے، یہ کہہ کے نکلے تھے کہ اہل مدینہ آج ہمارے چاندوں کو جی بھر کے
دیکھ لو، پھر دیکھ نہ سکو گے اگر زیارت کرنا ہے تو نبیؐ کی زیارت بھی کر لو علیؑ کی
زیارت کر لو، خط پھینک کر قاصد چلا گیا دربار میں بلایا گیا ہے، شام تھی نماز
پڑھ کر گھر میں آ گئے آتے تو کمر کا پٹکا کھول دیتے قبا اُتار دیتے، بہن آگے
بڑھتی قبا کو لے لیتی، فضہ کو دے دیتی اور فضہ لے جا کر حجرے میں قبا رکھ
دیتی، عمامہ رکھ دیتی لیکن آج تو انداز بدلا ہوا تھا آج حجرے میں حسینؑ نہیں
جاتے بلکہ صحن میں ٹہل رہے ہیں اور بہن کو نیند نہ آتی جب تک بھائی سو نہ جاتا
بہن کیسے اپنے حجرے میں جائے بے قرار ہوتے ہوئے بھائی کو دیکھ رہی
ہیں۔ جب سے مسجد سے آئے ہیں بے قرار ہیں، لیکن پوچھ نہیں رہی بھیا کیا
بات ہے کچھ دیر گزری تھی کہ ایک بار رُک کر کہا زینبؑ فضہ سے کہو میرا لباس
لا دے جب یہ کہہ دیا جائے کہ لباس لاؤ تو ایک خصوصی لباس ہوتا تھا وہ نانا کا

Presented by Ziaraat.Com

لباس ہوتا تھا جب کسی خاص مقام پر حسینؑ کو جانا ہوتا تھا بہن سمجھ گئی لیکن خاموش رہی لباس آیا بہن دیکھ رہی ہے بھائی نے قبا پہنی عبا اوڑھی سر پہ عمامہ رکھا کمر کو کس لیا تیار ہو گئے جانے کا ارادہ تھا اب بہن کیا کرے بس ایک بار آواز دی عونؑ و محمدؑ اپنے حجروں سے باہر آؤ ماں کی پہلی آواز پر بچے دوڑتے ہوئے آئے ہاں مادرِ گرامی کیا حکم ہے کہا کچھ تمہیں خبر ہے ماموں کہیں جا رہے ہیں جانے کہاں کا ارادہ ہے؟ پیچھے پیچھے ادب سے چلے جانا لیکن یہ نہ پوچھنا کہاں جا رہے ہیں لیکن بچوں ماں صرف یہ کہتی ہے کہ جہاں بھی جائیں یہ خیال رکھنا، یہ خیال رکھنا اگر حسینؑ کی طرف کسی کی آنکھ اُٹھ جائے تو چہرے پر آنکھ نہ رہے، اگر ہاتھ اُٹھ جائے تو جسم پر ہاتھ نہ رہیں بچوں نے سر جھکا دیا کہا اماں ایسا ہی ہوگا۔ آواز زینبؑ کی ایک بار بلند ہوئی تو حجرے سے اُمِ لیلیٰؑ باہر آئیں اور ایک بار آواز دی بیٹا علیؑ اکبر ذرا حجرے سے باہر تو آؤ باپ کہیں جا رہا ہے بس یہ آواز بلند ہوئی، اُمِ فروہؑ نے آواز دی بیٹا قاسمؑ باہر آؤ، چچا کہیں جا رہا ہے، آواز بلند ہوئی، لبابہ نے آواز دی میرے والی میرے وارث ذرا باہر آیئے، آقا کہیں جا رہے ہیں عباسؑ تلوار سنبھالے ہوئے صحنِ خانہ، میں آئے، صحنِ خانہ بھر گیا آج پہلی محرم ہے دل بھرا ہوا ہے چاند کل آپ دیکھ چکے ہیں اور میں تسلسل کے ساتھ مصائب پڑھتا ہوں۔ صحنِ خانہ بھر گیا فاطمہؑ کے چاند ستاروں سے اب جو سواری چلی تو محلہ بنی ہاشم میں حسینؑ کہیں جا رہے ہیں تنہا نہیں جا رہے آگے آگے عباسؑ ہیں ساتھ میں علی اکبرؑ ہم شکلِ نبیؐ ہیں، قاسمؑ یادگارِ حسنؑ ہیں عبداللہ ابن جعفرؑ کے بیٹے عونؑ و محمدؑ ہیں، مسلمؑ کے بچے سارے بنی ہاشم ساتھ ہو گئے اب جو یہ آفتاب ستاروں کو لے کر چلا تو مدینے کے بازاروں میں شور ہو گیا کہ سواری حسینؑ کی جا رہی

Presented by Ziaraat.Com

ہے، آسمان و زمین میں شور ہو گیا، اہلِ مدینہ دل بھر کے دیکھو اب یہ واپس نہیں آئیں گے اور یہی ہوا، اٹھائیس رجب کو سواری چلی تو صغریٰؑ نے اتنا کہا بھیا مجھے لینے آؤ گے کہا وعدہ کرتا ہوں صغریٰؑ کہ لینے آؤں گا لیکن جب عاشور کا دن آیا سید سجادؑ کے قریب آئے کہا صغریٰؑ سے وعدہ کیا تھا کہ جب واپس قید خانہ شام سے جانا تو کہنا علیؑ اکبر بابا پہ قربان ہو گئے ورنہ صغریٰؑ ہم تمہیں لینے ضرور آتے۔

بارِ الٰہ اس عظیم عبادت کو قبول فرما، یہ ماتم دار، یہ عزادار، درِ حسینؑ کھلا ہے ہر ایک اپنا دامن پھیلائے بیٹھا ہے واسطہ اس حسینؑ ابنِ علیؑ کا سب کی توفیقات میں اضافہ فرما تمام مسلمانوں میں اتحاد پیدا کر ملک میں امن و امان قائم کر بحق محمدؐ و آل محمدؐ پروردگار جتنے بیمار ہیں سب شفا پائیں جو حج و زیارت سے مشرف ہونا چاہتے ہیں اُنہیں حج و زیارات سے مشرف فرما۔ (آمین)

Presented by Ziaraat.Com

دوسری مجلس

حسینؑ کا ذکر عالمِ نور میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

تمام تعریفیں اللہ کے لئے درود وسلام محمدؐ وآلِ محمدؐ کے لئے

امام بارگاہ آلِ عباؑ میں چوتھی تقریر اور عشرہ محرم کے لحاظ سے دوسری تقریر آپ حضرات سماعت فرما رہے ہیں۔ ''زندگانیٔ حسینؑ'' یہاں کی مجالس کا موضوع ہے موضوع اتنا وسیع ہے کہ اس پر گفتگو جتنی بھی ہو گی تشنگی پھر بھی محسوس ہو گی۔ جس کی سوانح حیات چودہ سو برس سے بیان کی جا رہی ہو اور اب بھی کوئی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ ہم نے اس عظیم انسان کی زندگی کے ہر گوشے کو پیش کر دیا جس کی حیات خلقتِ آدمؑ سے بھی پہلے سے ہے تو اس کی زندگی کے نقطۂ آغاز کو ہم کہاں سے شروع کریں اور جس کی زندگی سجدۂ آخر کے ساتھ ہوئی اُسے قیامت تک جانا ہے اور شاید یہ جملہ حسینؑ کے چاہنے والوں کے لئے بہت قیمتی ہو کہ میدانِ حشر بھی حسینؑ کا ہے تو پھر یہ جملہ اور قیمتی ہے۔ کہ اللہ کہتا ہے کہ پھر وہ جو زندگی قیامت کے بعد شروع ہو گی وہ کبھی ختم نہیں ہو گی تو یوں سوچیں کہ حسینؑ کی زندگی کو کہاں تک جانا ہے۔ روزِ حساب کے بعد جنّت اور دوزخ کا فیصلہ ہے اور جنّت کے مالک حسینؑ ہیں جنت میں کیا

Presented by Ziaraat.Com

ہوگا؟ تفصیلات تھوڑی بہت قرآن اور حدیثوں میں مل جاتی ہیں لیکن یہ تفصیل ضرور ملتی ہے کہ روزِ جزا کے بعد حسینؑ کی زندگی کس طرح کی ہوگی اور حسینؑ کے چاہنے والوں کی زندگی کا کیا عالم ہوگا، بڑے بڑے رہنماؤں ولیوں رشیوں کی قوم یہیں رہ گئی وہ چلے گئے مر گئے یہ دنیا کا واحد رہنما ہے جو قوم کو ساتھ لے کر اب تک چل رہا ہے۔ امام ہو تو ایسا وہ بھی زندہ اور ان کی قوم بھی زندہ اور یہ ایک ایسا وعدہ ہے کہ جو وعدہ علم الٰہی میں ہوا۔ علمِ الٰہی کا پیمانہ نہیں ہے یہ جو بھی دنیا میں علم ہے اس کا کوئی پیمانہ نہیں ہوتا جو ایجوکیشن (education) سے تعلق رکھتے ہیں اور خصوصی طور پہ ہمارے سامنے موجود ہیں ماہرین ایجوکیشن پاکستان کی نامور ہستی ڈاکٹر صاحب موجود ہیں اور آل عبا کے سرپرست بھی تو جو ایجوکیشن کے اُصولوں سے واقف ہیں وہ آپ کو یہ بتائیں گے کہ دنیا کی ہر چیز ناپی جا سکتی ہے لیکن علم کو ناپا نہیں جا سکتا میرے جملے کو آپ محفوظ رکھیں گے یعنی آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ فلاں آدمی عالم ہے تو اُس کا علم اتنا ہے۔ چھ انچ بارہ انچ دس انچ ایک گلاس بھر کے یا عرض میں ہے یا طول میں ہے علم نہ عرض میں ہوتا ہے نہ طول میں علم کا کوئی پیمانہ نہیں ہوتا بس یہ بتاتے ہیں کہ جب بچے کو علم سکھاتے ہیں تو زینہ بہ زینہ ہوتا ہے اس میں یہ طے نہیں ہے کہ زینے کہاں ختم ہو رہے ہیں۔ دنیاوی علم میں بھی یہ نہیں پتہ ہوتا کہ یہ زینے کہاں ختم ہوں گے۔ انسان جب تک زندہ رہتا ہے علم حاصل کرتا رہتا ہے کوئی تھاہ نہیں ہے کوئی پیمانہ نہیں ہے، جب دنیا کے علم کو نہیں ناپا جا سکتا تو معبود کے علم کو کہاں ناپا جا سکتا ہے، علم الٰہی کب سے ہے، بہت اہم جملہ ہے علمِ الٰہی جب سے ہے، جب حسینؑ علمِ الٰہی میں تھے تو میں حسینؑ کی حیات

Presented by Ziaraat.Com

کو مختصر کیسے کر دوں میں کہاں سے شروع کر دوں کہ یہاں سے سن ہے اور یہاں سے حسینؑ کی زندگی کا آغاز ہو گیا جب سے معبود ہے تب سے اس کا علم ہے اور جب سے اُس کا علم ہے تب سے اُس کا ارادہ ہے نہ ارادے کا تعین ہے نہ علم کا تعین ہے اور جب سے اُس کا ارادہ ہے اُس وقت سے اُس نے ارادہ کیا تھا کہ حسینؑ کو کیا بنانا ہے یعنی علمِ الٰہی میں یہ تھا کہ ایک حسینؑ بھی ہے، طے تھا اُس نے طے کیا تھا تو جب اُس نے طے کیا تھا اور ارادہ کیا تھا جب اپنے علم کو اُس نے نور کی شکل میں مجسّم کیا تو اُس نور میں بھی حسینؑ تھے اور جب اُس نور میں حسینؑ تھے تو اُس نے پھر اپنے محبوب نبیؐ کی پیشانی کے پسینے سے انبیاء بنائے اس نور کے سات رنگوں سے چاند سورج جنت دوزخ زمین آسمان فرشتے حوریں بنائیں گویا کائنات سجی تو جب کائنات سج رہی تھی تو حسینؑ دیکھ رہے تھے یعنی کائنات کو سجانے کے ایک حصے دار حسینؑ بھی ہیں تو حسینؑ کائنات کے چپے چپے سے واقف ہیں حسینؑ کی نظر ہر جگہ ہے تو ایسے میں عالمِ ذر میں جسے حدیث نور کہتے ہیں قرآن میں جیسے آیۂ الست کہتے ہیں جس میں یہ بیان کیا گیا اُس وقت کیا ہوا عالمِ نور میں، عالمِ ذر سے پہلے، خلقتِ آدمؑ سے پہلے ابھی خلقتِ آدمؑ کی بات نہیں ہے جب اُس نے ارادہ کیا کہ ہم آدمؑ کے پتلے کو بنائیں اور جب آدمؑ کے پتلے کو اُس نے بنایا تو پچیس ہزار برس تک آدمؑ کا پتلا پڑا رہا مٹی جو تھی خشک ہو کر کھنکھناتی رہی یعنی یہ موقع دیا گیا تھا فرشتوں کو کہ سوچ لو ہم نے جو ارادہ کیا ہے ہمارے ارادے میں کوئی اڑنگا نہ لگا دینا اس لئے کہ اعلانِ خلافت ہونے والا ہے جب مسئلہ خلافت ہوتا ہے تو پہلے سوچنے کا موقع دیا جاتا ہے ہر چیز کے

Presented by Ziaraat.Com

دعوے دارمت بن جانا ہمارے ارادے میں اپنے ارادے کو شامل کر کے شرک نہ کرنا ہم نے ارادہ کیا ہے کہ غدیر میں کہا جائے "مولا" علیؑ کو تو اگر تم نے اپنی رائے کو ہمارے ارادے میں شامل کیا تو تم نے شرک کیا ہے، جو شرک کرتا ہے وہ مشرک ہوتا ہے وہ کسی کو کافر کیا کہے گا ارادہ ہمارا ہے تم اپنے ارادے کو ہمارے ارادے کے سامنے رکھو گے ہم نے ارادہ کیا ہے کہ حسینؑ کو زندہ رکھنا ہے جب ہم نے یہ ارادہ کیا ہے کہ حسینؑ کو زندہ رکھنا ہے تو اگر تم نے یہ ارادہ کیا ہے کہ حسینؑ کو مارنا ہے تو تم نے شرک کیا ہمارے ارادے میں اپنے ارادے کو شامل کیا۔ دیکھئے حسینؑ کو مردہ کہہ دینا شرک ہے اس لئے کہ پوری دنیا کہہ رہی ہے زندہ جاوید کا ماتم نہ کرو پورے اسلام کے فرقے اب تک حسینؑ کو مردہ نہ کہہ سکے ہماری ضد میں سبھی معلوم ہے شرک ہو جائے گا اگر حسینؑ کو مردہ کہہ دیا تو شرک ہو جائے گا تو یوں ہم کو کہا کہ زندہ جاوید کا ماتم نہیں ہوتا اس بات سے چلو ہم لوگ خوش ہو گئے کہ چلو امام کو زندہ تو کہا۔

میرے بھائی میرے دوست میرے احباب مجھے معاف فرمائیں اور اس بارے میں سوچ لیں اس لئے مشکل ہے حسینؑ پہ عشرہ پڑھنا کہ بچپن سے آپ نے فضائل کے بعد دس منٹ مصائب حسینؑ کے سنے ہوں گے اور جب تصور آتا ہے تو یہی حسینؑ پہ فضائل کیسے پڑھے جائیں گے لیکن میں نے عہد کیا ہے جیسے میں علیؑ کے فضائل پڑھتا رہا ہوں اسی طرح میں یہاں دس دن حسینؑ کے فضائل پڑھوں گا، یوں سمجھ لیجئے دس دن حسینؑ علیؑ نظر آئیں گے ارادۂ الٰہی میں علمِ الٰہی میں عالمِ ذر میں جب خلقت ہوئی سب سے پہلے اللہ نے روحوں کو خلق کیا روحوں کو پیدا کیا عالمِ ذر اس لیے کہتے ہیں عالمِ نور یعنی

Presented by Ziaraat.Com

نور کے درجات کی شکل میں روحوں کو پیدا کیا گیا اور جن جن رُوحوں کو صُلبِ آدمؑ میں صُلبِ انبیاءؑ میں صلبِ انسانی میں ہونا تھا ان ساری روحوں کو ذرّات کی شکل میں قیامت تک کی تمام روحوں کو انسان کی اس نے آواز دی عالم ذر میں دربار الٰہی میں حاضر ہوں کچھ بات کرنا ہے ارادۂ الٰہی علمِ الٰہی ظہور میں آئے گا اُسے کہتے ہیں عالمِ ذر، اُسے کہتے ہیں عقلِ الست۔ قرآن میں اللہ نے کہا یاد کرو ہم نے تم سے وعدہ لیا تھا وہ وعدہ بتانا چاہ رہا ہوں قرآن میں جو وعدے کی بات ہوئی ہے وہ وعدہ کیا تھا وہ وعدہ عالمِ ذر میں ہر انسان نے اللہ سے کیا تھا وہ وعدہ یہ تھا وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ م بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ (الاعراف:۱۷۲) کہ جب عالمِ ذر میں ساری روحیں آ گئیں تو پروردگارِ عالم نے پہلی بار اپنے وہ انوار جنہیں خلق کیا تھا اُس نے جن سے وہ محبت کرتا تھا ان کو ظہور میں لایا اور جب ظہور میں آئمہؑ آئے مع نبیؐ کے سارے انوار سامنے آئے۔ تو تمام روحوں کو پکار کر اُس نے کہا پہچان لو یہ محمدؐ ہیں یہ علیؑ ہیں، یہ حسنؑ ہیں، یہ حسینؑ ہیں، یہ فاطمہؑ ہیں پھر یہ امام اور ایک ایک عہد کے انسان کو اُس نے آواز دی تمہارے عہد میں یہ آئے گا، تمہارے عہد میں یہ آئے گا، وعدہ کرو کہ دنیا میں جب ہم تمہیں جسم انسانی میں بھیجیں گے تو تم انہیں پہچان کر ان کی اطاعت کرو گے اور یاد رکھنا کہ جو کچھ کہیں گے سمجھنا وہ میں کہہ رہا ہوں یہ میرے نائب ہوں گے روئے زمین پر بھول نہ جانا، تو تمام روحوں نے کہا قالُو بلیٰ ہم ایمان لائے۔ پروردگار ہم نے انہیں پہچان لیا،

Presented by Ziaraat.Com

ہم جب دنیا میں جائیں گے جسمِ انسانی میں ہم انہیں اپنا رہبر اپنا رہنما مانیں گے اور ان کی اطاعت کریں گے تو جہ ہے نا آپ کی وعدہ ہو رہا ہے قرآن میں عہدِ الست کی آیت موجود ہے مولانا تشریف فرما ہیں تفصیل سننا چاہیں تو آپ ان سے حوالہ لے لیجئے گا، یہ بتا دیں گے کہ آیت کہاں ہے اور اس کی تفصیل کیا ہے سب نے پکار کر کہا پہچان لیا تو اب آپ یہ قسم کھا کر بتائیے جب عہد حسینؑ کے انسانوں نے یہ آواز دی تھی کہ ہم نے اپنے امام کو پہچان لیا تو ان تمام روحوں میں یزید کی روح تھی یا نہیں، شمر کی روح تھی یا نہیں، ابنِ سعد کی روح تھی یا نہیں، حرملہ کی روح تھی یا نہیں، ابنِ زیاد کی روح تھی یا نہیں سب نے پکارا کہ پہچان لیا تو وہ جو ارادے کا مالک ہے علم کا مالک ہے وہ یہ دیکھ رہا تھا سب نے بلیٰ کہا ہے لیکن وہ سب کے چہرے بھی پہچان رہا تھا وہ قاتلوں کے چہرے بھی پہچان رہا تھا قیامت تک کے حسینؑ کے قاتلوں کو پہچان رہا تھا تو چونکہ ارادہ اُس کا تھا تو اُس کے ارادے میں یہ بھی تھا یہ نہیں مانے گا، حسینؑ کو کہہ تو رہا ہے مگر قتل یہ کرے گا، کربلا میں جمع یہ ہوں گے، یہ حسینؑ کے قاتل بنیں گے تو جب یہ کہہ رہے تھے کہ ہم حسینؑ پر ایمان لائے تو اُس وقت اللہ کے ارادے میں کیا تھا یہ بتائیے بھئی یہاں تک تو آپ کو لانا تھا اللہ کے ارادے میں کیا تھا اُس کے ارادے میں کربلا تھی تو کربلا نئی نہیں ہے تاریخِ کربلا ۶۱ ہجری سے نہیں شروع ہو رہی ہے ارادۂ الٰہی، علمِ الٰہی میں کربلا ہے، عالمِ الست ہے وہ یزید کو دیکھ رہا ہے، اس سے قیمتی جملہ ابھی میں کہوں گا آپ بہت حیران ہو جائیں گے اس جملے کو سن کر وہ دیکھ رہا ہے اگر اب آپ عالمِ ذر میں پہنچ سکتے ہیں تو پہنچئے اور پہنچ کر پروردگار سے کہئے تو نے

Presented by Ziaraat.Com

پہچان لیا تھا یزید یہ ہے ابنِ زیاد یہ ہے ابنِ سعد یہ ہے تو ان کو پیدا ہی غلط کیا، کیا تیرے علم میں نہیں ہے کہ یہ کیا کرنے والے ہیں ان کو نہ پیدا کر، ان کی روحوں کو مار دے تو کیا جواب دے گا پروردگار میں عادل ہوں، عادل کی تعریف آپ کو معلوم ہے عادل کے معنی یہ نہیں کہ اس کرسی کے اوپر بیٹھ جاؤ اور یہ فیصلہ کر دیا کرو کہ میں جج ہوں یہ مجرم ہے اس کو سزا ہوگئی پچیس (۲۵) سال کی، سزا دیکر اس کو جیل میں ڈال دو اس کو پھانسی دے دو یہ عدالت نہیں ہے عدالت کی ایک تعریف ہے، آنے لگے بیعت کرنے والے اور ٹوٹ ٹوٹ کر علیؑ کی بیعت کرنے لگے انہی بیعت کرنے والوں میں علیؑ کا قاتل مجمعے میں موجود تھا، بیعت کر کے جا رہا تھا علیؑ کہہ رہے تھے یہ ہے میرا قاتل، ایک بار اصحاب نے کہا یا علیؑ اسے قتل کر دیں، تو تلواریں نکل آئیں، کہا ٹھہرو جرم سے پہلے مجرم کو سزا نہیں دی جاتی، میرا جملہ سنئے گا، ابھی تو اس نے جرم نہیں کیا، کس بات کی سزا دے دیں، کیسے مار دیں، میرا جملہ سنئے گا، اللہ کا مزاجِ عدل اور علیؑ کا مزاجِ عدل دونوں برابر ہیں، مزاجِ الٰہی پہ چلنے والوں کا مقابلہ دنیا کے مادی انسانوں کے مزاجوں سے کیسے کیا جائے گا علیؑ وہ عادل ہیں جو اپنے قاتل کو پہچانتے ہیں اور جرم سے پہلے سزا نہیں دیتے، اس لئے کہ یہ عدلِ الٰہی ہے تو اگر یہ عدلِ الٰہی ہے ہاں یزید بھی پیدا ہو اور ابنِ سعد بھی پیدا ہو، ابنِ زیاد بھی پیدا ہو ہاں معلوم ہے کہ ابراہیمؑ سے ٹکرائے گا نمرود پیدا ہو ہمیں معلوم ہے فرعون موسیٰؑ سے ٹکرائے گا پیدا ہو ہمیں معلوم ہے ابوجہل ابوسفیان ابولہب ہمارے نبیؐ سے ٹکرائیں گے پیدا ہوں، ارادۂ الٰہی ہے ارادہ ہمارا ہے علم ہمارا ہے جبھی تو کہا تھا فرشتوں نے کیا کہا تھا کچھ کہا تھا اللہ سے کس

Presented by Ziaraat.Com

کو بنا رہا ہے جو خوں ریزی کرے گا کیا کہا تھا اللہ نے جو ہم جانتے ہیں وہ تم نہیں جانتے یہ جملہ یہاں لا کر رکھ دیجئے جہاں پہ میں تقریر کر رہا ہوں اگر یہاں کوئی اعتراض کرے یہ کیوں پیدا ہوے؟ تو یہی جواب آئے گا جو ہم جانتے ہیں وہ تم نہیں جانتے جو علمِ الٰہی میں ہے وہ آپ کیسے جانیں گے، وہ دنیا کا بندہ کیسے جانے گا علمِ الٰہی میں کیا ہے پیدا ہوں گے تو جب پیدا ہوں گے تو ارادے میں کچھ ہوگا تو کیا ارادہ ہے ہمارا ارادہ یہ ہے کہ ہم ان سب کو پیدا کریں گے تو پروردگار یہ تو قتل کر دیں گے حسینؑ کو، تو کہا ہم نے بھی تو کوئی ارادہ کیا ہے یہ قتل کر دیں گے میرا یہ جملہ یاد رکھئے گا کہ حسینؑ سے پہلے کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ مرنے کے بعد کیسے جیا جاتا ہے تو اُس وقت پروردگار نے ایک ارادہ کیا موت بھی ہم ہی دیتے ہیں، زندگی بھی ہم ہی دیتے ہیں اور ہم انوکھے کام دکھاتے ہیں، وہ انوکھے کام دکھاتا ہے تصورِ انسانی میں یہی تو تھا جب تک باپ نہ ہو بیٹا پیدا نہیں ہوتا، بھئی ہمارے ذہن کے ساتھ چلئے یعنی آپ نے کچھ فارمولے (formula) یعنی کلیہ یا قاعدے بنائے ہوئے ہیں یعنی فطرت کے خلاف کوئی بات ہو جائے تو آپ کہیں گے جناب ایسا ہو ہی نہیں سکتا فلاں کام یوں ہوتا ہے اب ایسا نہیں ہوسکتا اس لئے بہت سے لوگ معجزات پر ایمان نہیں لاتے تو یہ کیسے ہوسکتا ہے سورج پلٹ آئے اس لئے کہ سورج تو نکلتا ہے نکل رہا ہے صدیوں سے نکل رہا ہے ایک ہی راستے سے آرہا ہے تو جو نکال رہا ہے وہ راستہ نہیں بدل سکتا تو سمجھ رہے ہیں آپ تو موت دیتا ہے وہ موت کا اختیار کس کے پاس ہے پروردگار کے پاس ہے آج کے انسان کیا دعویٰ کر رہے ہیں کہ ہم اس کو کلاشنکوف سے مار دیں ہم مار رہے

Presented by Ziaraat.Com

ہیں یعنی خدائی کا دعویٰ ہو رہا ہے موت پروردگار دیتا ہے یا موت انسان دیتے ہیں اللہ کے مقابل پر کچھ لوگ آ گئے ہیں دنیا میں ہم مار رہے ہیں یہی دعویٰ تو کیا تھا نمرود اور فرعون نے جب موسیٰؑ نے کہا تھا جب ابراہیمؑ نے کہا تھا ہمارا پروردگار زندگی دیتا ہے موت دیتا ہے تو زندگی اور موت دے کر دکھا دی تو کرتا کیا فارمولا (formula) کیسے پلٹا جائے؟ جس کو پھانسی ہونے والی تھی نمرود نے اُس کو آزاد کر دیا کہا کل اس کو مارنا تھا آزاد کر دیا اور ایک صحابی جو پاس بیٹھا تھا اُس کو گھونسا مار اقتل کر دیا کہا ہم نے زندگی بھی دے دی، موت بھی دے دی، تو یہ جب گھونسا مارا اُس نے اور مارا یہ اللہ نے مارا یا نمرود نے مارا، تو اللہ نے الگ کیا معاملے کو کہا موت جو ہم دیتے ہیں وہ طبعی ہوتی ہے، اور جو انسان موت دیتا ہے اس کے ذمے دار ہم نہیں ہیں قتل ہمارے ذمے نہیں ہے اس لئے دنیا کا سب سے بڑا جرم ہم نے قتل کو قرار دیا ہے اور قتل کا جرم کبھی معاف نہیں ہوگا۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں شاید اللہ یزید کو معاف کر دے نہ قاتل معاف ہوگا نہ یزید معاف ہوگا اس لئے کہ قتل معاف نہیں ہوگا اس لئے کہ یہ اللہ کی ٹکر پر موت دی جا رہی ہے قتل کرنے والا خدائی نظام ہاتھ میں لے کر کسی کو قتل کر رہا ہے یہ موت اللہ نے نہیں دی یہ غلط ہے، اگر کوئی کہے کہ زندگی میں یہ قتل لکھا تھا اللہ کی طرف سے نہیں نہیں نہیں اللہ نہیں چاہتا تھا کہ حسینؑ کو ستاون برس کی عمر میں قتل کر دیا جائے یہ ارادہ یزید نے کیا تھا یہ الگ بات ہے کہ عالمِ ذر میں جب اللہ نے یزید کی روح کو دیکھا اور اُس نے جب یہ کہا یہ تیرا امام ہے تو یزید کی روح نے یہ طے کیا کہ ہم اسے قتل کر دیں گے۔ اللہ اپنے علم سے جان گیا کہ یہ قتل کر دے گا ہم اگر چاہیں تو حسینؑ کی موت کو

Presented by Ziaraat.Com

روک سکتے ہیں اور اس کا ایک یہ طریقہ ہے کہ ہم یزید کو پیدا نہ ہونے دیں سمجھ رہے ہیں آپ آج! جو لوگ بندوقیں لے کر دوسروں کو مار دیتے ہیں تو اللہ کو معلوم ہے یہ بے گناہ لوگوں کو مار دیں گے تو بطنِ مادر ہی میں قاتل ضائع ہو جائیں کیا اللہ ایسا کر سکتا ہے؟ کر سکتا ہے جب وہ عیسیٰؑ کو بغیر باپ کے پیدا کر سکتا ہے فطرت کے خلاف تو وہ بھی پیدا نہیں کر سکتا اور نہ معلوم کتنے لوگ پیدا نہیں ہوتے، مولائے کائنات تشریف فرما تھے، پہلو میں امام حسنؑ تشریف فرما تھے اور سوال کیا گیا مولائے کائنات سے کہ اگر کوئی شتر مرغ کے انڈے حالتِ احرام میں کھالے تو کفارہ کیا ہے، تو آپ نے فرمایا یہ بھی کوئی مشکل مسئلہ ہے میرے بیٹے حسنؑ سے دریافت کرلو، امام حسنؑ نے فرمایا کہ جتنے انڈے کھائے اتنی بھیڑیں یا گائیں جن کے بطن میں بچے ہوں، جب وہ پیدا ہو جائیں اُنہیں خانۂ کعبہ کی طرف لے جاؤ اور قربانی کرو، تو علیؑ مسکرائے کہا بہت سے بچے حمل میں ضائع بھی تو ہو جاتے ہیں حسنؑ نے دیکھا مولا بتا رہے ہیں کہ میرے پاس علم کیا ہے تو حسنؑ نے بھی مسکرا کر کہا بابا بہت سے انڈے بھی تو گندے نکل جاتے ہیں کچھ سمجھے آپ! تو یہ انتظام کس کا ہے اشارہ کر رہا ہوں، انتظام تو اُس کا ہے پھر اشارہ کر دوں اب چونکہ یہ گفتگو ہوگئی ہے تو آغاز اور شروعات سمجھا دوں کہ کہاں سے پروردگار اپنے ارادے میں تبدیلی کر سکتا ہے یا نہیں مطلب ہم تھوڑی دیر کے لئے سوچ لیں فرض کر لیں۔ یزید مر گیا اس کا چودہ سال کا بیٹا ہے اسے بلا کر تخت پر بٹھا دیا کہا آپ بادشاہ ہیں یہ ساری سلطنت آپ کی ہے واقعہ میں کئی بار پڑھ چکا ہوں اس نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا جو تاریخ میں موجود ہے اس نے کہا یہ تخت مجھ کو نہیں

Presented by Ziaraat.Com

چاہئے، کیونکہ اس کے پائے خونِ حسینؑ میں ڈوبے ہوئے ہیں، حسینؑ کے ساتھ جو کچھ میرے باپ نے کیا اس کی سزا اُس کو ملے گی اور حسینؑ کے باپ کے ساتھ جو میرے دادا نے کیا اس کی سزا میرے دادا کو ملے گی، پوتا دادا کو بُرا کہہ رہا ہے ہم اگر کہہ دیں تو لوگ بُرا مان جاتے ہیں، خطبہ دے کے ایک جملہ یہ ہے کام کا جو دلیل میں آیا ہے خطبہ دے کر وہ گھر میں آیا ماں نے پورا خطبہ سنا کہا اے کاش! جب تو شکم میں تھا کاش اس وقت تو لہو بن کر بہہ گیا ہوتا تو نے تو بنی اُمیہ کی ناک کٹوا دی کچھ سمجھے؟ ایک اور صاحب نے اس سے پہلے خطبہ دیا تھا خطبہ دے کے جو اُترے تو جانے کیا مصائب ہوئے کہ جملہ یہ کہا کاش میں چڑیا ہوتا درخت پر اُڑ رہا ہوتا تو میں اس تخت پہ نہ بیٹھتا دوسرا جملہ کاش میں اونٹ کی مینگنی ہوتا کچھ سمجھ رہے ہیں اشرف المخلوقات سے کون سی زبان یہ کہلوا رہی ہے چڑیا ہوتے، لہو بن کر بہہ جاتے یہ بہت احتیاط کا جملہ کہا ہے، اُس نے کچھ اور کہا ہے تاریخ میں بھی کچھ لکھا ہوا ہے منبر پہ نہیں کہہ سکتے حالانکہ تاریخ کی بات منبر پہ کہہ سکتے ہیں، لیکن ہم بہت احتیاط سے پڑھتے ہیں اپنی اُردو میں، سمجھا رہے ہیں آپ سمجھتے ہیں ہماری اُردو کہ کس جگہ ہم نے کون سا جملہ بدلا ہے سمجھانے کے لئے تہذیب کی وجہ سے اشرف المخلوقات کہے کاش میں اونٹ کی مینگنی تو یہ ساری خواہشات، اشرف، جنہیں بلند بنایا گیا ہے اور وہ یہ خواہش کرے تو جب وہ خود یہ خواہش کرے تو وہ کون سی منزل آجاتی ہے جہاں انسان انسانیت سے گرا ہوا خود کو ذلیل محسوس کرنے لگتا ہے تو پھر ایسا انسان پروردگار کی نظر میں کیا لگ رہا ہوگا اور پھر وہ پیدا ہو رہا ہے تو اپنے بندے کے دفاع کے لئے ارادے میں کچھ رکھا ہوا ہے تو پہلی

Presented by Ziaraat.Com

بار اللہ نے یہ ارادہ کیا کہ تم جو موت دو گے وہ موت نہیں کہلائے گی ہم اس موت کو زندگی میں بدل دیں گے ہم تمہیں نہیں ماریں گے۔ پیدا ہو گیا تخت مل گیا حکومت مل گئی سب کچھ مل گیا یہاں تک کہ خط بھی مل گیا اور حسینؑ سے سوالِ بیعت بھی کر دیا اور حسینؑ گھر سے چل بھی دیئے لیکن پروردگار یزید کو کچھ نہیں کہہ رہا اب یہ ہے اُس کا ارادہ سمجھ رہے ہیں آپ حسینؑ کربلا کیوں گئے جب معلوم تھا کہ شہید ہو جائیں گے اب اعتراض کا جواب یہاں دے رہا ہوں اگر میری تمہید آپ سمجھ گئے اس کا جواب صرف یہ ہے حسینؑ نہیں جا رہے صرف یہ ارادۂ الٰہی ہے آپ سمجھئے کیا ہے ارادۂ الٰہی، یہ مرضی نہیں ہے کہ یزید قتل کر دے بلکہ اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ حسینؑ کو قیامت تک کی زندگی عطا کرے یزید سے ہمدردی نہیں ہے اُسے اپنے بنائے ہوئے امام سے محبت ہے، یہ قتل کرے گا ہم زندگی عطا کریں گے، ایسی زندگی جو کسی کو نہ ملی ہوگی اور اگر کوئی تمہاری راہ میں چل کر اس طرح شہید ہوگا تو وہ بھی زندہ ہو جائے گا اعلان ہم قرآن میں کئے دیتے ہیں وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ (آلِ عمران:۱۶۹) ہماری راہ میں مر جانے والوں کو مردہ نہ سمجھو وہ رزق پا رہے ہیں زندگی کی دلیل ہے رزق پانا اس لئے اعلان کیا گیا رزق مل رہا ہے حسینؑ رزق مل رہا ہے دال روٹی نہیں مرغن غذائیں نہیں شہیدوں کو کیا مل رہا ہے آپ مرنے والے کے لئے پلاؤ اور زردے پہ نذر کرتے ہیں، پلاؤ زردہ وہاں پہنچ کر نہیں کھا رہا کہ لو آ گیا پلاؤ زردہ، وہ گریہ ہوتا ہے غمِ حسینؑ میں اور وہ رزق بن کر مردے تک پہنچتا ہے مجلس ہوئی ہے تبرک بٹا ہے کھایا بندوں نے غمِ حسینؑ بن کر مرنے

Presented by Ziaraat.Com

والے تک پہنچا یہ ہے حسینؑ کی زندگی تو کیا ہے اللہ کا ارادہ، ہمارا ارادہ یہ ہے نمرود نہیں مرے گا، فرعون کو نہیں ماریں گے۔ یزید کو نہیں ماریں گے سب پیدا ہوں گے، لیکن ہمارا ارادہ یہ ہے کہ ہم اپنے بندوں کی پہچان کروا دیں گے کہ تم نے ہم سے غداری کی یہاں تم نے ہاں کہا اور وہاں جا کر تم نے اپنے ارادے کو بدل دیا ہمارا ارادہ بدلتا نہیں، ہم اپنے ارادے کو بدلتے نہیں ہم نے بھی اپنے علم میں یہ طے کر لیا کہ حسینؑ کو کیا بنائیں گے تو جو حسینؑ کو بنائیں گے تو دنیا بڑی حیران ہوتی ہے اتنے فضائل حسن و حسینؑ کے یہ فضائل ارادہ الٰہی میں ہے یہ علمِ الٰہی میں ہیں اگر آپ سمجھ گئے تو کاش میری باریک بات کو آپ سمجھ جائیں یہ مَلک جُھولا جُھلانے کیوں آتا ہے یہ چکی پیسنے کیوں آتا ہے یہ ادھر اُدھر فرشتے کیوں چلتے ہیں یہ بتا رہا ہے پروردگار کل تک تو رعایا صف میں یزید تھا آج تُو بادشاہ بنا ہے تُو کیا تو حسینؑ کو رعایا میں رکھے گا نہیں سمجھے آپ بھی سمجھیں تو! خود بادشاہ بنا ہے تیرے اجداد نے بادشاہ بنایا ہے، سقیفہ والوں نے بادشاہ بنایا ہے، حسینؑ کو ہم نے بادشاہ بنایا ہے یہ تمہارے تخت کا محتاج نہیں ہے حسینؑ یہ اس گھر کا شہزادہ ہے کہ جہاں کا ولی جہاں کا نبیؑ جہاں کا سردارِ انبیاءؑ معراج میں معراج کے تخت پر بیٹھتا ہے حسینؑ تختِ معراج کے وارث ہیں سدرہ کے وارث ہیں قابَ قوسین کے تخت پر ہیں حسینؑ اور خادم شام اور عرب کے بَدو نہیں ہیں تمہارے خادم جو زَر خرید ہیں تم نے پیسے سے خریدے ہیں اور بنا لیا ملازم آسمان کے فرشتوں کا سردار اِن کا ملازم ہے، اس لئے اتنا اہتمام ہوا کہ حسینؑ عالمِ نور سے جب اس دنیا میں تشریف لائیں تو دنیا کو معلوم ہو وہاں کا شہزادہ پیدا کیسے ہوتا ہے۔ اس کے لئے ایک اہتمام ہوا

Presented by Ziaraat.Com

اور اہتمام کی شان یہ تھی ہم جب تک آ نہ جائیں فاطمہؑ ہمارا انتظار کرنا اور آ گئے اور جب آئے کہا بچے کو میرے پاس لاؤ بچے کو نبیؐ کی گود میں دیا گیا علیؑ سامنے اور مسکرا کر کہا علیؑ بچے کا کچھ نام رکھا یعنی اختیار ہے علیؑ کو کہ نام رکھ سکتے ہیں نبیؐ کا کہنا بتا رہا ہے لیکن علیؑ نے کہا آپ کے ہوتے ہوئے ہم آپ پر سبقت کیسے کر سکتے ہیں۔ جواب یہ آنا تھا اس لئے یہ گفتگو دونوں بھائیوں میں ہو رہی ہے کہ نبیؐ نے کہا علی تم مجھ پر سبقت نہیں کر سکتے میں اپنے پروردگار پر سبقت نہیں کر سکتا اور اب جبریلؑ آئے کہا حکمِ الٰہی یہ ہے بچے کا نام حسینؑ رکھ دیجیے اور پوری کائنات میں اس سے پہلے یہ لفظ وجود میں نہیں آیا تھا کسی نے کائنات میں یہ نام نہیں رکھا نام خود یہ بتا رہا ہے یہاں کا نام نہیں ہے وہاں سے آیا ہے، ہم قدیم الاحسان ہیں اس لئے ہم نے ان کا نام حسینؑ رکھ دیا اور پڑھ ڈالیے سب کی سوانح حیات، بڑے بڑے بادشاہوں راجاؤں کی اولادیں کس طرح پلی ہیں؟ کیسے جھولے تھے؟ کیسی کنیزیں تھیں؟ کیسی دایا تھی؟ کیسے غلام تھے؟ کیسی دودھ پلانے والیاں تھیں، پروردگار نے ساری ذمہ داری اپنے سر لے لی، میری کنیز خاص، میرے ولی کا بیٹا میرے نبیؐ کا نواسہ حسینؑ ہماری نگرانی میں پلیں گے اب ملائکہ میں بحث ہے کون جائے کون جائے، جبریل تم جاؤ میکائیل تم جاؤ، میں کہا کرتا ہوں اکثر کہ انسان ادھر سے اُدھر جائے تو اُسے معراج ملتی ہے، ہمارے نبیؐ اِدھر سے اُدھر ہوئے تو انہیں معراج ہوئی جبریلؑ سید الملائکہ تھے، جب اُدھر سے اِدھر بچے کو کھلانے کے لئے آئے تو یہ جبریلؑ کی معراج تھی یہ میکائیل کی معراج تھی اس لئے ہر مَلک یہ چاہتا تھا کہ جُھولا جُھلانے ہم جائیں لوریاں جتنی پڑھی

Presented by Ziaraat.Com

گئی ہیں وہ جبریلؑ نے پڑھی ہیں اگر فاطمہؑ چکی چلاتے چلاتے تھک گئی ہیں اور جھولا رُک گیا ہے چکی بھی چلا رہی ہیں اور ڈور ہاتھ میں ہے، دو کام ایک ساتھ کر رہی ہیں اور تھکن کا یہ عالم ہے چکی پہ فاطمہؑ نے سر رکھ دیا ہے اور نیند آ گئی ہے تو جنت کی ہوائیں بھیجی گئی ہیں ملائکہ کو حکم ہوا کہ اس سے پہلے کہ حسینؑ کا جھولا رُک جائے اور بچہ رو دے اور ماں کی آنکھ کھل جائے جاؤ جبریلؑ جاؤ، کنیز دیکھ کر گھبرا گئی چکی بھی خود چل رہی ہے اور جھولا بھی خود چل رہا ہے تو نبیؐ مسکرا کر کہتے ہیں جبریل اور میکائیل آئے ہوئے ہیں وہ حسینؑ کو لوری سنا رہے ہیں جھولے کی ڈوری وہ کھینچ رہے ہیں، اب سمجھے آپ یہ ناز حسینؑ کے کیوں اُٹھائے گئے اس لئے کہ پروردگار یہ کہے گا ہمیں بڑا کام لینا ہے اس بچے سے، چالیس سال کی عمر میں اللہ نے اپنے نبیؐ سے وعدہ لیا ہے دے سکتا ہے کوئی اور چالیس برس میں، نبوت کا بار دوش پر کب اُٹھایا نبیؐ نے کامل عمر ہوتی ہے چالیس برس۔ واقعہ حسینؑ وعدہ کی بنیاد کیا ہے پروردگار حسینؑ کو چالیس کا تو ہونے دے کہا نہیں ہم یہ بتانا چاہتے ہیں یہ عام بچہ نہیں ہے، ہم پانچویں برس وعدہ لیں گے اپنے کام کا وعدہ ہم حسینؑ سے پانچویں برس میں لیں گے۔ وعدہ تو حسینؑ کر کے آئے ہیں اب کیسا وعدہ پروردگار وعدہ تو وہاں ہو چکا ہے بات چیت تو وہاں ہو چکی ہے عالمِ انوار میں یہاں اب دوبارہ کیوں وعدہ؟ کہا وعدہ اس لئے کہ وعدے کے گواہ سب اکٹھا ہو چکے ہیں تو ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ جو گواہ بنیں گے اس وعدے کے وہ اس میں کتنے حصے دار بننا چاہتے ہیں اس میں حسینؑ کو کیا چاہئے اس میں فاطمہؑ کو کیا چاہیئے بس یہ جملہ آپ کے لئے بہت قیمتی ہے اس وعدے میں علیؑ کو کیا چاہیئے

Presented by Ziaraat.Com

نبیؐ کو کیا، نہ نبیؐ کو کچھ چاہیے نہ علیؑ کو کچھ چاہیئے، نہ فاطمہؑ کو کچھ چاہئے نہ حسینؑ کو کچھ چاہئے نہ حسن کو کچھ چاہئے انعام کس کو ملنے والا ہے کچھ سمجھ رہے ہیں میں کھل کے اس لئے نہیں پڑھ رہا کہ محضر پر پوری ایک تقریر ہوگی میں اشارے دے رہا ہوں تفصیلات بعد میں آتی جائیں گی وعدہ کیا ہوا ہے؟ حسینؑ سے کچھ وعدہ ہوا ہے ایسا ایسا کچھ ہوگا تمہیں منظور ہے تو کیا کچھ حسینؑ کو اس وعدے میں لینا ہے کوئی انعام ملے والا ہے فاطمہؑ کو کوئی انعام ملے؟ نہیں اللہ صرف اس وعدے میں یہ بتانا چاہتا ہے کہ یہ سارا کریڈٹ (Credit) ایک قوم کو ملنے والا ہے۔ کیا کہا ہے میں نے اور کیا بیٹھے ہیں آپ، قوم اپنی عظمت سمجھے انعام کیا چاہیئے حسینؑ کو حسینؑ کو ایک کام کرنا ہے، نہیں حسینؑ کو ایک قوم بنانی ہے جب میں اس منزل تک آتا ہوں تو میرے جو پرانے سننے والے ہیں ان پر اعتماد ہوتا ہے لیکن نئے سننے والوں پر اعتماد اس لئے نہیں ہوتا کہ وہ سمجھتے ہیں ہم اتنے بڑے ہیں، ہماری اتنی فضیلت ہے ابھی میں ملیر میں جو مجلس پڑھتا ہوں یہاں سے جا کر آخری انہوں نے بتایا آپ وہ کام کر رہے ہیں جو انبیاء کا کام تھا لیکن وہاں کے سامعین بڑے سمجھدار ہیں۔ میں نے قسم کھا کر بتایا ایک ایک نبیؑ کے کام سے آپ کا کام ملا کے بتاتا جاؤں گا یہ سمجھ میں بات آگئی حالانکہ آسان سی بات ہے نوحؑ کا کیا کام تھا ارے نوحؑ نام ہے نوحہ پڑھتے تھے، آپ بھی نوحہ پڑھتے ہیں جو کام نوحؑ کرتے تھے وہ آپ کر رہے ہیں، نوحؑ روتے تھے آپ بھی روتے ہیں، یعقوبؑ روتے تھے آپ بھی روتے ہیں، ابراہیمؑ آگ پر چلے آپ بھی چلتے ہیں جو کام نوحؑ نے ابراہیمؑ نے یعقوبؑ نے عیسیٰؑ نے کیا وہ کام آپ بھی کر رہے ہیں یہ

Presented by Ziaraat.Com

انبیاء کا کام ہے یا نہیں۔ بعض لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتا کوئی چھوٹی موٹی قوم سمجھا ہے اب اگر کافر کہنا ہے تو نوحؑ کو کافر کہو ابراہیمؑ کو کہو یعقوبؑ کو کہو کام تو سارے انبیاءؑ والے ہیں تو انبیاءؑ کو تو کہا ہے نا تب ہی تو ہم کو کہہ رہے ہیں ورنہ اتنی ہمت پیدا کیسے ہوئی، ارے کیا کہا تھا نوحؑ کو کشتی بنا رہے تھے کہا دیوانہ ہوگیا نبیؐ کاغذ قلم مانگ رہے تھے کہا ہذیان ہوگیا، نبیؐ پہ کون کون سے الزام نہیں لگے، اگر قوم پر الزام لگ گئے تو بڑی پریشانی کی بات ہے جب کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے، کوئی بڑا کام کرتا ہے تو الزام بھی بڑے لگتے ہیں، پتھر بھی بڑے آتے ہیں تو الزام سے ڈرا نہیں کرتے کام کرنے والے پتھروں سے ڈرا نہیں کرتے بڑا کام کرنے والے اس لئے کہ انبیاء کا کام کر رہے ہیں تو سیرت بھی انبیاء کی ہوتی ہے یہ پتھر کھاتے جائیں گے نوحہ پڑھتے جائیں گے یہ پتھر کھاتے جائیں گے آگ پر چلتے جائیں گے یہ پتھر کھاتے جائیں گے، یعقوبؑ کی طرح روتے جائیں گے، بھئی قوم انعام ہے کس کو انعام ہے؟ اپنے چاہنے والوں کو اللہ نے انعام میں ایک قوم دی، نہیں سمجھے آپ، کام کا اعلان ہوا میں تھک رہا ہوں آپ کو سمجھانے میں، کھلے میں مجلس پڑھنے کا فائدہ بھی ہے نقصان بھی ہے، آرام سے سننے والے کھل کھل کے سنتے ہیں پڑھنے والے کے لئے پسینہ خون بن جاتا ہے تو خدا کے لئے منطق اور فلسفہ میں سمجھ رہا ہوں کہ کچھ دیر لگ رہی ہے آپ کو بات سمجھنے میں لیکن بھائی کسی چھوٹے موٹے کی تو سوانح حیات ہے نہیں کسی مُلک کے سفیر کسی مُلک کے وزیر اعظم کی سوانح حیات تو پڑھ نہیں رہا ہوں میں تو کائنات کے شہزادے کی سوانح حیات پڑھ رہا ہوں جو سمجھنا چاہے اپنے معیارِ سماعت کو

Presented by Ziaraat.Com

اتنا اونچا کریں کہ یہاں تب آ جائے تو میں سمجھا سکوں گا میں کیا کہہ رہا ہوں
میں یہ کہہ رہا ہوں وعدہ کرنے والوں میں کون کون ہے سب سے افضل نبیؐ
ہے، اس کی کنیزِ خاص ہے دنیا کا سب سے بڑا ولی علیؑ ہے دو شہزادے ہیں
وعدہ ہو رہا ہے جو کام ہونے جا رہا ہے اس کام کے انعام میں کیا ملے گا، جنت
ملے گی انعام میں تو پروردگار دے گا انعام کہا نہیں جو تم مانگو کام کا وعدہ کر لیا
ٹھیک ہے ہم نے مان لیا تم سچے لوگ ہو تم لوگ کام کر کے دکھاؤ گے انعام
مانگو آخری حصہ ہے یہ میری تقریر کا میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے آپ لوگ سمجھ
رہے ہیں یا نہیں وعدہ ہو گیا کربلا ہوگی اب تم پانچوں مل کر اختیار دیتا ہوں،
انعام مانگو سورۂ دہر میں جنت مل، چکی کوثر مل چکا، شفاعت مل چکی، اختیار مل
چکا، کائنات مل چکی فرشتے خادم ہیں، حوریں خادم ہیں باقی کیا بچا ہے؟ سارا
انعام تو مل چکا ہے اب مانگیں تو کیا مانگیں تو ایک بار چاروں نے مل کر اس کی
طرف دیکھا جو پانچ میں ایک تھی کہا اختیار تم کو دیا نبیؐ نے کہا زہراؑ اختیار تم کو
دیا علیؑ نے کہا اختیار تم کو دیا حسنؑ اور حسینؑ نے کہا اختیار اب زہراؑ جو کہہ دیں
وہی انعام، زہراؑ نے کہا پروردگار انعام مانگ رہی ہوں میرے حسینؑ پر روئے
گا کون، انعام مانگا ہے زہراؑ نے یہ زہراؑ کا انعام ہے زہراؑ نے مانگا ہے خدا نے
دیا ہے، اب تم کہتے رہو بدعت سمجھ گئے جنّت سے بڑا انعام ہے رونا، آفتاب
و مہتاب سے بڑا انعام ہے رونا، فرشتوں سے بڑا انعام ہے رونا، عبادتوں
سے بڑا انعام ہے رونا اگر انعام بڑا نہ ہوتا تو زہراؑ کہتیں نمازیں دے دے،
روزے دے دے، حج دے عمرہ دے آج مانگو کیا مانگنا ہے زہراؑ نے کہا
روئے گا کون؟ انعام ملنے والا ہے کام بڑا ہے جب کام بڑا ہے تو انعام کتنا بڑا

Presented by Ziaraat.Com

ہوگا تو کیا کہا اللہ نے کیا کہا ہم ایک قوم پیدا کریں گے نہیں سمجھے واپس جایئے ارادۂ الٰہی میں قوم تھی جب آدم نہیں بنے تھے کچھ کہہ دیا آپ آج پیدا نہیں ہوئے تھے آپ اُس وقت پیدا ہو چکے تھے جب سے علم الٰہی ہے تو جتنی عمر حسینؑ کی ہے، اتنی ہی عمر حسینؑ کے چاہنے والوں کی بھی ہے۔ پھر دوسرا جملہ دوں اور جب تک حسینؑ کو جینا ہے تب تک حسینؑ والوں کو بھی جینا ہے، کیوں امام تنہا نہیں ہوتا امام کہتا ہے میں بھی کامیاب قوم بھی کامیاب۔ تو یہ وہ امام ہے جو قوم کو ساتھ لے کر چلتا ہے عالمِ ذر سے چلا تھا تو قوم ساتھ تھی، مدینے میں پیدا ہوئے تو قوم تھی غیب میں ہے تو کیا ہوا پیدا کریں گے یعنی تمہاری قوموں سے اس کا واسطہ نہیں اور اس قوم کا کام کیا ہے رونا، رونا سستا نہیں ہے جس چیز کو پروردگار نے خود پسند کیا ہو اس کی قیمت نہیں ہوتی اور اس کی قیمت آپ کو سمجھا دوں کئی بار میں نے آپ سے یہ بات کہی ہے جو شے آنکھوں سے گر جائے وہ ذلیل ہو جاتی ہے فلاں صاحب میری آنکھ سے گر گئے فلاں چیز گھٹیا ہے میری نگاہ سے گر گئی میں اُسے نہیں پسند کرتا نظر سے گر گئی جو شے نظر سے گر جائے ذلیل ہو جاتی ہے لیکن آنسو آنکھ سے گرا موتی بنا یہ واحد چیز ہے جو آنکھ سے گر کر قیمتی بنتی ہے ابھی لوگ آنسو کے فلسفے کو نہیں سمجھے کل کی تقریر میں آپ کو سمجھاؤں گا رونا کیوں؟ رونے کی وجہ رونے کی قیمت اور کیوں ارادۂ الٰہی میں اللہ نے یہ رکھا کہ حسینؑ کو رویا کرو، بڑے ظلم ہوئے ہیں، زکریاؑ پر یحییٰؑ کو دیکھئے بڑے ظلم ہوئے ہیں کیوں اللہ نے یہ اعلان نہیں کیا کہ ان انبیاءؑ کا ماتم ہو ایک قوم بنائی جائے جو زکریاؑ کو روئے، جو یحییٰؑ کو روئے عیسائیوں کی نظر میں عیسیٰؑ بھی صلیب پر چڑھا دیئے گئے بہت سے

Presented by Ziaraat.Com

انبیاء کو ستر ہزار انبیاء اس طرح شہید کئے گئے کہ ان کی ہڈیوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے جسم کے ٹکڑے کر کر کے صحرا ں پھینک دیئے گئے لیکن شہید ہونے والے نبیؑ کے لئے کوئی قوم خلق نہیں کی گئی کہ اس کی یادگار منائے بہت سخت مقام تھا حسینؑ کے لئے کہ حسینؑ پر نظرِ الٰہی تھی کہ بچپن گزرے تو یوں گزرے ہماری نگرانی میں، بچپن پڑھیں گے حسینؑ کا، جوانی پڑھیں گے حسینؑ کی، حسینؑ کی شادیاں پڑھیں گے، بچوں کی ولادتیں پڑھیں گے۔ ستاون سال کی تصویر پوری اس عشرے میں آپ کے سامنے لا کر رکھیں گے لوگ اکثر پوچھتے ہیں کہ حسینؑ کی سوانح حیات تو اصل میں اٹھائیس رجب سے شروع ہوئی ارے یہ تو ستاون سال کا آخری سال ہے جہاں سے آپ بات کر رہے ہیں یہ تو اُس کی زندگی کا آخری سال ہے تو جب آخری سال سے سوانح حیات شروع ہو رہی ہے اور وہی چودہ سو برس سے ختم نہیں ہوئی تو اگر ستاون سال پڑھے جائیں تو قیامت تک کا وقت چاہئے زندگی کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے حسینؑ کا، حسینؑ کی ایک ایک سانس قیمتی ہے اور خدا کی قسم حسینؑ ایک ایک سانس لے رہے ہیں اور ہر سانس کی اگر میں فضیلت پڑھوں تو آپ سرشار ہو جائیں گے حسینؑ اُٹھیں تو عبادت حسینؑ بیٹھیں تو عبادت اس لئے اُم المومنین عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسولؐ کو کہتے سنا کہ اگر میرے یہ دونوں بچے کھڑے ہو جائیں تو امام بیٹھ جائیں تو امام۔ یہی بی بی فرماتی ہیں، میں کوشش کرتا ہوں کہ میری تقریر میں کبھی کسی کے خلاف کوئی بات نہ ہو میں احتیاط سے باتیں کرتا ہوں اس لئے کہ میرے سننے والے ہر مکتبہ فکر کے لوگ ہوتے ہیں اور میں سب کا احترام کرتے ہوئے اپنی تقریر کو بڑے

Presented by Ziaraat.Com

احتیاط کے ساتھ اپنی منزلوں تک لاتا ہوں اس لئے میں ہر مسلمان سے مخاطب ہوں کہ یہ بی بی ساٹھ ہزار حدیثیں بیان کر رہی ہے اور صحیح بخاری خود گواہ ہے کہ حضرت عائشہ کی کتنی حدیثیں تھیں اور ہر مسلمان ان کی حدیثوں پر ایمان لاتا ہے تو جو حدیثیں ہم سنا رہے ہیں کیا اس پر آپ ایمان نہیں لائیں گے بی بی فرماتی ہیں کہ حسنؑ سر کے بالوں سے لے کر ناف تک اپنے نانا سے مشابہ ہے بی بی فرماتی ہیں سچی بی بی ہیں مسلمانوں کی نظر میں یہ فرماتی ہیں کہ ناف سے لے کر پیر تک حسینؑ اپنے نانا کے مشابہ ہیں بی بی سے پوچھا گیا کس نے کہا، کہا رسولؐ نے فرمایا ہے۔ رسولؐ کی حدیثیں تو بیان کرتی ہیں بی بی جو رسولؐ نے بیان کیا وہی تو کہا ہے تو سچے ہونے میں کیا فرق ہے لیکن سوچ صرف یہ ہے کہ تھے، سب دیکھ رہے تھے، کہنے کی کیا ضرورت تھی کہا اس لئے کہ حدیث بن جائے اور بات سمجھ میں آ جائے کہ سر کے بالوں سے ناف تک حسنؑ مجھ سے مشابہ ہیں اور ناف سے پیر تک حسینؑ مجھ سے مشابہ یعنی سر کے بالوں سے ناف تک حسنؑ محمدؐ ہیں ناف سے پیروں تک حسینؑ محمدؐ ہیں کچھ سمجھے اوپری حصے میں ہاتھ ہوتے ہیں نچلے حصے میں پیر ہوتے ہیں نبیؐ نے حدیث میں حُسن نہیں سمجھایا دنیا والوں کو یہ بات سمجھائی کہ یہ ہاتھ جو ہیں حسنؑ کے میرے ہاتھ ہیں یہ پیر جو ہیں حسینؑ کے وہ میرے پیر ہیں اب اگر حسنؑ کا ہاتھ کچھ لکھ دے تو سمجھنا میں نے لکھا اور اگر حسینؑ کے پیر کربلا چلے جائیں تو سمجھنا میں گیا ہوں کربلا حسینؑ نہیں گئے ہیں یہ نبیؐ کے قدم کربلا جا رہے ہیں اور حسنؑ صلح نامہ لکھ رہے ہیں تو سمجھو میں لکھ رہا ہوں صلح حسنؑ نبیؐ کی صلح ہے حسینؑ کی لڑائی محمدؐ کی لڑائی، بس اس منزل تک لانا تھا اسی لئے محدث دہلوی

Presented by Ziaraat.Com

نے سرالشہادتین جو ان کی مشہور کتاب ہے اہلِ سنت والجماعت کے ایک بڑے عالم ہیں محدث دہلوی اور انہوں نے یہ لکھا عجیب وغریب فکر پیش کی اور انہوں نے کہا کہ ہمارے نبیؐ تمام انبیاءؑ میں سب سے افضل ہیں اس لئے دنیا میں سب سے بڑی فضیلت ہے شہادت اور ہمارے نبیؐ کو اللہ شہادت عطا کرتا لیکن اس لئے شہادت نہ دی کہ اُمت بدنام ہو سکتی ہے اب کچھ سمجھ میں آیا اگر کسی عظیم ہستی کو اگر اُمت شہادت دے دے تو اُمت قیامت تک کے لئے منہ کالا کروا لیتی ہے یہ محدث دہلوی کہہ رہے ہیں۔ اب ہے نا بڑی بات، غیر اگر مار دے تو ٹھیک ہے یا یہودیوں نے قتل کر دیا یا عیسائیوں نے لیکن اُمت نے قتل کیا تو بدنامی تھی تو اللہ نے یہ نہیں چاہا کہ ہمارا نبیؐ سردارِ انبیاء ہے اس کے گلے پر مسلمانوں کی تلوار چلے، شہادت کی فضیلت اللہ کس طرح عطا کرتا تو اب کہتے ہیں محدث دہلوی کہ اللہ یہ چاہتا تھا کہ اپنے نبیؐ کو شہادت بھی عطا کروں اور یہ فرماتے ہیں اسلام میں اللہ کی نظر میں شہادت کی دو قسمیں ہیں، شہادت دو طریقے سے ہوتی ہے سمجھ رہے ہیں آپ حضرات، محدث دہلوی کہتے ہیں شہادت کی دو قسمیں ہیں ایک ہے شہادتِ جہری اور ایک ہے شہادتِ جلی، ایک ہے ظاہری شہادت ایک ہے غیب میں یعنی شہادت ایک دکھائی دیتی ہے ایک نہیں دکھائی دیتی اور یہ دو طریقے ہیں ظاہری شہادت تلوار سے ہوتی ہے کہ گلا کاٹ دیا گیا، جہری شہادت زہر سے ہوتی ہے کہ زہر پلا دیا گیا اور کوئی شہادت پا گیا دونوں کی قسموں کی شہادت کو ملایا جائے تب مکمل شہادت بنتی ہے سمجھ رہے ہیں نا؟ اللہ یہ چاہتا تھا کہ اپنے نبیؐ کو مکمل شہادت دے اس لئے اس نے اپنے نبیؐ کی شہادت کو دو حصوں میں

Presented by Ziaraat.Com

تقسیم کر کے ایک حصہ حسن کو اور ایک حسینؑ کو دے دیا، حسینؑ کی شہادت نبیؐ کی شہادت ہے، اب یہ عشرہ عشرہ محمدؐ اور حسینؑ ہے اگر عشرے کا نام رکھنا ہے تو یہ نام رکھو عشرۂ محمدؐ اور حسینؑ کیا نام ہے اس عشرے کا عشرۂ محمدؐ اور حسینؑ ان دس دنوں میں صرف دو شہادتیں ہوئی ہیں یا محمدؐ کی یا حسینؑ کی عالم وقت کہہ رہا ہے عالمِ سوادِ اعظم محدث دہلوی اپنی کتاب میں کہہ رہا ہے۔ یہ محدث دہلوی کی گفتگو تھی اب میں اس میں اپنی گفتگو کا اضافہ کر رہا ہوں، انھوں نے کہا شہادت کی دو قسمیں ہیں اور دو حصّوں میں شہادت تقسیم ہو گئی لیکن صورتحال نظر بھی تو آئے کہ کس طرح تقسیم ہوئی دیکھئے میں کیسے اضافہ کر رہا ہوں ابنِ ملجم کی تلوار زہر میں بجھائی گئی علیؑ کی شہادت جہری بھی ہے اور جلی بھی جسمِ علیؑ میں زہر پھیل چکا تھا تلوار ابن ملجم کی زہر میں بجھی تھی دونوں بیٹوں نے باپ کی شہادت کا حصہ وراثت میں لیا ہے یہاں شہادت وراثتوں میں چلتی ہے۔ قیامت تک شہادت زہر سے چلے گی، امام حسینؑ کی سوانح حیات پڑھنے میں ایک یہ بھی آپ کو ملے بڑی مبارک بات ہے دونوں شہزادوں کا ساتھ ساتھ ذکر ہوتا ہے کم از کم بچپن سے جوانی تک فضیلتوں میں دونوں برابر ہیں ہر فضیلت میں دونوں شہزادے ساتھ ساتھ ہیں، اس لئے کئی دن تک بڑے شہزادے کا نام ساتھ ساتھ آئے گا اور اللہ نے چاہا کہ ایسا ہو کہ دونوں بھائیوں کا ذکر بار بار ہو اس لئے کہ کبھی ایسا نہ ہوا کہ کوئی اکیلا کاندھے پر بیٹھ گیا ہو جب بٹھایا دونوں کو برابر سے دونوں کاندھوں پر بٹھایا چادر میں داخل ہوں تو دونوں، مباہلے میں جائیں تو دونوں، سورہ دہر میں شامل ہوں تو دونوں لیکن عجیب بات ہے کہ جب حسنؑ کی شہادت ہوئی اور بھائی بھائی کے گلے

Presented by Ziaraat.Com

سے لپٹ گیا اور حسینؑ تڑپ تڑپ کے رونے لگے آپ کو معلوم ہے بڑے
بھائی نے کیا کہا حسینؑ اتنا تڑپ کے تم رو رہے ہو کہا بھیا آپ کا عالم نہیں
دیکھا جاتا کہا حسینؑ میرے حال پر تم اتنا تڑپ گئے میں تو اس لئے رو رہا
ہوں کہ میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ کربلا میں تم پر جو ظلم ہوں گے، ظلم مجھ پر تو کچھ
بھی نہیں ہوئے حسینؑ، کچھ غور کیا نبیؐ دنیا سے جائیں تو حسینؑ کو روتے ہوئے
فاطمہؑ دنیا سے جائیں تو حسینؑ کو روتے ہوئے علیؑ جائیں تو حسینؑ کو روتے ہوئے
حسنؑ دنیا سے جائیں، آپ رو رہے ہیں، سیرتِ نبیؐ پہ چل رہے ہیں سیرتِ
علیؑ پر چل رہے ہیں، سیرتِ فاطمہؑ پہ چل رہے ہیں سیرت حسنؑ پہ، پانچوں لمحے
سنا دوں آپ کو روئیں گے آپ زبان سے بات نکل گئی جب زبان سے بات
نکل جاتی ہے تو پھر دلیل نہیں ہوتی آخری وقت نبیؐ کا تھا سب سے آخر میں
چھوٹے نواسے سے ملے آپ کو پتہ ہے جیسے ہی آواز دی حسینؑ میرے پاس آؤ
یہ وہ وقت ہے جب نبیؐ کی روح پرواز کر رہی ہے وصال کا وقت ہے آواز دے
کر کہا حسینؑ ذرا آؤ تو نواسہ دوڑتا ہوا آیا جیسے مسجد میں دوڑتے ہوئے نانا سے
لپٹتے تھے جیسے ہی لپٹے گرے اپنے آپ کو نانا پہ گرایا ہمیشہ عادت تھی کہ مُنہ پہ مُنہ
رکھ دیتے تھے، اب جو دوڑ کے نانا کے پاس پہنچے تو منہ پہ منہ رکھ دیا لیکن تاریخ
میں پہلی بار ایسا ہوا کہ جیسے ہی حسینؑ نے نانا کے منہ پہ منہ رکھا، آج نانا نے منہ
نہیں پکڑا ہمیشہ دونوں ہاتھوں سے ایسے پکڑ کے رخساروں پر پیار کرتے تھے
آج کا راوی یہ کہتا ہے کہ یہ ہوا کہ جیسے ہی حسینؑ نے منہ پہ منہ رکھا نبیؐ نے
دونوں ہاتھوں سے حسینؑ کا سر پکڑ لیا اور بے اختیار ایک جملہ کہا حسینؑ کیا وقت
ہوگا کہ جب یہ تیرا سر کٹ کر تیری بہن کے سامنے دربار میں پیش ہوگا (جزاک

Presented by Ziaraat.Com

اللہ) آپ کو حسینؑ کا ذکر سننے کا حق ہے اللہ آپ کو غم نہ دے ہم ابھی آپ کو زیادہ نہیں رُلائیں گے اس لئے کہ مصائب تو پانچ محرم کے بعد شروع ہوتے ہیں لیکن خواتین کی فرمائش ہے خواتین کی فرمائش یہ ہوتی ہے کہ مصائب دل کھول کے پڑھیے اور پھر ہم مجبور ہو جاتے ہیں۔ ورنہ ہم مصائب بہت مختصر پڑھتے ہیں بس پانچ جملے آپ کو سنائے دیتے ہیں کہ حسینؑ کیا وقت ہوگا تاریخ میں یہ لکھا بڑی بڑی تاریخ کی کتابوں میں یہ ہے کہ یہ جملہ کہا کہ حسینؑ میں اپنی آنکھ سے دیکھ رہا ہوں کہ تیرا یہ کٹا ہوا سر طشت میں تیری بہن کے سامنے حاکم کو پیش کیا جا رہا ہے میں دیکھ رہا ہوں نانا کہہ رہے ہیں۔ زندہ شہادت ہے اب دوسرا لمحہ سناتا ہوں آپ کو سب کا نام لیا اب دوسرا لمحہ سناتا ہوں وقت تھا وہ کہ فاطمہؑ حجرے میں جانے والی تھیں حجرے میں اور بس وہ لمحہ قریب تھا جب روحِ بتولؑ جنّت الفردوس کی طرف پرواز کر جائے حجرے میں جاتے جاتے اسماء سے کہا کہ حجرے میں عبادت کے لئے جا رہی ہوں لیکن ایک لمحے کے لئے رکیں دیکھا سامنے زینبؑ کھڑی تھیں ایک بار زینبؑ کو قریب بلایا سب سے پہلے زینبؑ کے بکھرے ہوئے بالوں کو سمیٹا دونوں طرف سے سر کے بال سنوارے، چھوٹی بچی زینبؑ پانچ سال کی، ماں نے دونوں طرف سے بال برابر کئے اور ایک جملہ کہا، کہا زینبؑ اے زینبؑ میں نہیں ہوں گی علیؑ نہ ہوں گے، حسنؑ نہ ہوں گے عجیب جملہ کہا اتنی چھوٹی بچی سے اے زینبؑ حسینؑ کو تیرے حوالے کیا ذرا سوچئے دوسرا جملہ عجیب جو کہا ہے مجھ سے پڑھا نہیں جاتا میر انیس نے اسے مرثیے میں نظم کر دیا ہے جملہ یہ کہا زینبؑ ہم نے کبھی حسینؑ کو دھوپ میں نہیں نکالا پھر اس کے بعد جملہ یہ کہا کہ جب حسینؑ حجرے سے باہر نکلتے تھے تو میری نظر حسینؑ کے قدموں

Presented by Ziaraat.Com

پر رہتی تھی کہ کہیں حسینؑ گر نہ جائیں، میری نظر حسینؑ کے قدموں پہ رہتی تھی، اب یہ زینبؑ کو کیا سمجھایا ہے ماں نے ایک جملہ یہ کہا ہے ہم نے کبھی حسینؑ کو دھوپ میں نہیں نکالا تو جب زینبؑ نے گیارہ محرم کو دھوپ میں بھائی کا لاشہ دیکھا ماں سے فریاد کی، تیسرا لمحہ، ضربت علیؑ کے سر پر لگ چکی تھی اکیس کی شب تھی شام کا وقت تھا کہ ایک بار افطار کے وقت سارے بنی ہاشم کے لوگوں کو بلا کر علیؑ نے کہا میرے سامنے افطار کرو لیکن جب سارے بنی ہاشم سارے بیٹے افطار کے لئے بیٹھے تو حسینؑ سے کہا میرے پہلو میں آؤ حسینؑ تم میرے پاس آؤ علیؑ کے بیٹے بازو سنبھالے ہوئے ہیں ایک بار جب حسینؑ قریب آ گئے شاید تقریر کے آخری جملے ہوں ایک بار علیؑ نے اپنا ہاتھ حسینؑ کی گردن میں ڈالا اب حسینؑ جوان ہیں علیؑ کی شہادت کے وقت گلے میں ہاتھ ڈالا اور اتنا لپٹایا کہ حسینؑ کا سر علیؑ کے سینے سے لگ گیا اتنا قریب کر لیا، دستر خوان پر بھرا ہوا پانی کا کوزہ رکھا تھا دوسرے ہاتھ سے کوزہ اُٹھایا اور اُٹھا کر آہستہ آہستہ کانپتے ہاتھوں سے حسینؑ کے ہونٹوں کے قریب لائے اور ایک جملہ کہا کہ کربلا کے پیاسے آخری بار علیؑ کے ہاتھ سے پانی پی لے، ارے علیؑ دیکھ رہے تھے کہ حسینؑ کہہ رہے ہیں میں پیاسا ہوں میں پیاسا ہوں، اللہ آپ کو کوئی غم نہ دے سوا غم حسینؑ کے دل سے دعائیں نکلتی ہیں آپ کے لئے اللہ آپ سب کو سلامت رکھے زیارات سے آپ کو مشرف فرمائے حج سے آپ کو مشرف فرمائے، اللہ آپ کو طویل عمر عطا فرمائے بحقِ حسینؑ تمام عزاداروں کا تحفظ فرما پروردگار اور یہ آلِ عبا کے تمام منتظمین کو اس سے زیادہ حوصلہ عطا فرما اس سے بڑی توفیق عطا فرما پروردگار جو بیمار ہیں انہیں شفا عطا فرما امام زمانہؑ کا ظہور فرما تعجیل فرما۔ (آمین)

Presented by Ziaraat.Com

تیسری مجلس
حسینؑ کی نسلی برتری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے درود وسلام محمدؐ وآلِ محمدؐ کے لئے

۱۴۲۱ھ ہجری کے عشرۂ محرّم کی اس عزا خانے میں تیسری تقریر آپ حضرات سماعت فرما رہے ہیں۔ یہاں کی مجالس کا عنوان ''حیاتِ حسینؑ ابنِ علیؑ'' قرار پایا اور ہم اسی موضوع پر مسلسل گفتگو کر رہے ہیں۔ حیاتِ حسینؑ پر ہزاروں کتابیں لکھی گئیں عربی، فارسی، اُردو، انگریزی اور دیگر زبانوں میں، جتنی زبانیں بھی دنیا میں رائج ہیں ہر زبان میں آپ کے اِس امام کی سوانح حیات چھپی ہوئی مل جائے گی۔ بچوں کو پڑھائی بھی جاتی ہیں۔ بچپن میں حالات بچے پڑھ لیتے ہیں، مجلسوں میں سُن لیتے ہیں، بزرگوں نے بھی بہت سی کتابیں آپ کے حالاتِ زندگی سے متعلق پڑھ رکھی ہیں ایسا نہیں کہ کسی نے سوانح حیات نہیں پڑھی یا کوئی نئی بات بیان کی جارہی ہے کوئی بہت انوکھا مضمون ہے کوئی ایسا دعویٰ نہیں ہے بات صرف یہ ہے کہ جو کچھ پڑھا گیا جو کچھ سنا گیا اُس میں آپ کے حافظے کو تازہ کرتے ہوئے کچھ روایات میں معرفت کے گوشوں کی تلاش ہے۔ موضوع نیا نہیں ہے اور یہ بات میں سمجھتا ہوں کہ پڑھے لکھے حضرات جہاں موجود ہوں وہاں اگر ایسی فکری بات کہہ

Presented by Ziaraat.Com

دی جائے تو اُس میں کوئی ہرج نہیں ہے کہ جو کتابیں اُردو میں چھپتی ہیں کسی بھی امام کے سوانح حیات کی تو عام طور سے جب آپ اُن کو پڑھیں گے تو آپ کو یہ اندازہ ہوگا کہ لکھنے والا صرف روایتوں کو جمع کر دیتا ہے فلاں سَن میں یہ واقعہ ہوا فلاں سَن میں یہ واقعہ ہوا اس طرح بچپن گزرا اس طرح سے جوانی گزری اس طرح شہادت ہوئی۔ شہادت کے بعد یہ حالات اور یہ اثرات ہوئے۔ یہ دور سائنس کا دور جو ہے وہ تجزیے کا دور کہلاتا ہے کمپیوٹر جہاں ترقی کر کے اس منزل تک آ گیا کہ جہاں آپ کی کسی بھی بات پر فوراً سوال کیا جاسکتا ہے تو وہاں فوراً ایک بہترین جواب کی ضرورت پڑ جاتی ہے تو اس عشرے میں کوشش یہ ہے کہ اگر چودہ صدیوں میں علوم نے ترقی کی ہے اور اُن روایتوں کو جنہیں آپ نے سُن رکھا ہے اگر وہ تجزیے کی روشنی میں نکھاری نہیں گئی ہیں اور اُن کا جائزہ نہیں لیا گیا ہے اور اُنہیں سائنس کی روشنی میں نہیں دیکھا گیا ہے اُنہیں عہدِ حاضر میں نہیں پرکھا گیا ہے اگر کوئی سوال ہو جائے کسی غیر مذہب والے سے تو ایسا نہ ہو کہ ہمارے بچے ہمارے جوان کمپیوٹر پر اُس کا جواب نہ دے سکیں۔ ہم اُن جوابات کی تلاش کر رہے ہیں کہ یہ تشنگی نہ محسوس ہو کہ یہ روایت ہم نے پڑھی تو تھی لیکن ایک نئے علوم کو پڑھنے والا اس میں یہ اعتراض کا گوشہ نکال رہا ہے اور ہمارے پاس اس کا جواب نہیں ہے۔ تو ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہمارے وہ امام جن کے لئے ہم زندہ ہیں جن کے لئے ہم محرم منا رہے ہیں جن کے غم کے سہارے ہم زندہ ہیں، جس امام نے ہمیں عزت عطا کی ہے، اُسی امام کی سوانح حیات میں کوئی اعتراض کر بیٹھے اور ہمارے پاس جواب نہ ہو تو ہم اپنے جوانوں اور بچوں

Presented by Ziaraat.Com

کے ذہنوں کو اتنا پختہ کر دینا چاہتے ہیں کہ اگر اُن کو جواب کتاب میں نہ ملے تو اُن کی عقل حسینؑ کی محبت میں اتنی غرق ہو کہ وہ جواب اُن کی عقل خود جواب دے اور عقل کی معرفت اُنہیں وہ جواب دلا دے جو کتابوں میں موجود نہیں ہے، دیکھئے روایتوں کی کوئی کمی نہیں۔ امام حسینؑ ایک ہستی ہیں یہ چھوٹی باتیں میں تمہید میں بتا دوں پھر میں اپنے موضوع کو شروع کروں اور یہ ضروری باتیں ہیں، پہلی تقریر میں بھی یہ بات کہہ چکا ہوں کہ دنیا میں جتنا لٹریچر آج لکھا گیا ہے تو تمام غیر اقوام کا یہ فیصلہ ہے، یورپ اور امریکہ کے دانشوروں کا کہ صرف دو ہستیوں کے لئے سب سے زیادہ لکھا گیا ایک حضرت عیسیٰؑ کے لئے اور ایک امام حسینؑ کے لئے یعنی ان دو ہستیوں کے لئے سب سے زیادہ لٹریچر لکھا گیا ہے اور اس سے زیادہ کسی کے لئے کتابیں نہیں لکھی گئیں لیکن میں نے جملہ یہ کہا تھا کہ ہوسکتا ہے حضرت عیسیٰؑ اور امامِ حسینؑ پر جو کچھ لکھا گیا ہو وہ برابر ہو لیکن ایک مقام پر آ کر امامِ حسینؑ کا لٹریچر (Literature) حضرت عیسیٰؑ سے کئی گنا زیادہ ہو جاتا ہے اور وہ ہے شاعری کا لٹریچر۔ جتنے مرثیے، جتنے نوحے، جتنے سلام حسینؑ کے لئے کہے گئے ہیں دنیا میں عیسیٰؑ کیا کسی کے لئے نہیں کہے گئے اس مقام پر امام حسینؑ کے مقابل کوئی ہستی نہیں ٹھہرتی تو جہاں ہر لکھنے والے نے یہ کوشش کی کہ ہم حسینؑ کے بارے میں کچھ لکھیں کوئی محدث ہو، کوئی مفسر ہو، کوئی مؤرخ ہو، کسی مکتبہ فکر سے ہو، اسلام کے کسی بھی فرقے سے ہو صوفی ہو، سُنّی ہو، اہلِ حدیث ہو، شیعہ ہو کوئی بھی ہو ہر ایک نے امامِ حسینؑ پر کوئی نہ کوئی کتاب لکھی ہے اور چودہ صدیوں میں جتنے راوی گزرے ہیں جس جس نے روایتوں کو جمع کیا ہے

Presented by Ziaraat.Com

اُن سب کی روایتیں جو جس کو جو بھی روایت پسند آئی وہ اُس نے اپنی کتاب میں شامل کرلی ہے لیکن ضرورت یہ ہے کہ ہر روایت کو ہم قبول نہ کرلیں۔ اس لئے کہ ہمارے پاس ایک علم علمِ رجال ہے۔ رِجال کا علم یہ بتاتا ہے کہ جو راوی روایت بیان کررہا ہے یہ راوی سچا ہے یا جھوٹا ہے۔ اگر یہ ثابت ہوگیا کہ راوی جھوٹا ہے تو پھر اُس کی روایت قابلِ اعتبار نہیں ہے یہ فیصلہ ہے ایک علماء کا تو اب جہاں راوی ہی جھوٹا ہو تو روایت کیسے سچی ہوسکتی ہے۔ اب یہ ہوسکتا ہے اُس نے روایت سنی ہو کسی سے لفظ بدل گئے ہوں اور چار لفظ اگر بدل جائیں تو گفتگو کچھ کی کچھ ہوجاتی ہے۔ دوسری بات یہ تھی کہ بعدِ کربلا بنی اُمیہ نے اتنا پروپیگنڈہ کیا تھا حسینؑ کے خلاف اور کوشش کی تھی کہ جھوٹی روایتیں گڑھی جائیں تاکہ حسینیت جو بڑھ رہی ہے اس سیلاب کو سمندر کی موجوں کو کسی طرح سے روک دیا جائے لیکن بنی اُمیّہ خود تو تباہ ہو گئے حسینیت کے سفر کو روک نہ سکے اور بادشاہوں کی دولتوں نے اُن جھوٹی روایتوں کو کسی بھی معیار پر پرکھ کر ٹھکرادیا اور اُن کی کوئی قیمت قرار نہ پائی۔ تو اکثر ایسا ہوا کہ اُن روایتوں میں سے بعض روایتیں بظاہر اچھی لگیں اور لکھنے والوں کو اُن کا ادراک وہاں تک نہیں پہنچا وہ یہ سمجھے کہ یہ روایت مستند ہے اور اچھی ہے۔ انہوں نے امامِ حسینؑ کی سوانحِ حیات میں اُس روایت کو شامل کرلیا۔ تو وہ اُس کی باریکی کو نہ سمجھے بعد میں جب تجزیہ کیا گیا تو سمجھ میں آیا کہ روایت تو مدح کی ہے لیکن اِس میں کوئی ایسا پہلو بھی نکل رہا ہے کہ کچھ معصوم کی توہین بھی ہورہی ہے تو یہ پرکھنے والے ہر ایک نہیں ہوتے۔ سب الگ الگ ہوتے ہیں عالم الگ ہوتا ہے، محدث الگ ہوتا ہے، واعظ الگ ہوتا ہے

Presented by Ziaraat.Com

اور محقق الگ ہوتا ہے، محقق کا کام یہ ہے کہ وہ اُس روایت کا تجزیہ کر کے بتائے کہ اس میں اتنے پوائنٹس (Points) ہیں کہ آپ ان کو پرکھئے، تو ہمارے ہاں ایک علم روایت ہے ایک علم درایت ہے، روایت کا علم یہ بتاتا ہے کہ واقعہ موجود ہے لکھا گیا ہے۔ درایت کا علم یہ بتاتا ہے کہ اب اس روایت کو پرکھئے روایت کا وجود ہے اس کو بڑا یقینی مانا گیا ہے کہ روایت تو کتاب میں لکھی ہے۔ دیکھئے اس کے اوپر بڑا اصرار ہوتا ہے صاحب موجود تو ہے کتاب میں آپ کہہ رہے ہیں غلط ہے تو درایت کا علم یہ بتاتا ہے کہ ہاں ہے تو لیکن اس کے ہر گوشے کو پہلے پرکھئے تو یہ دیکھئے کہ اس میں کتنے پوائنٹس مداح کے نکل رہے ہیں اور کتنے قبح کے نکل رہے ہیں اگر اس میں معصوم کی توہین ہو رہی ہے اور وقارِ معصوم گھٹ رہا ہے تو روایت کو واپس کر دیجئے یہ تو ایک عالم اسلام کا مسئلہ ہے۔ جب معصوم سے پوچھا گیا کہ ایسی کوئی روایت ہو کہ جو ہمارے سمجھ میں نہ آئے اور کچھ لوگ بیٹھ کر اُس پہ اعتراض کر دیں؟ تو معصوم نے کہا کہ بعض ہماری بیان کی ہوئی ایسی روایتیں ہیں کہ بعض زمانوں میں تمہاری سمجھ میں نہیں آئیں گی۔ جب زمانہ آگے بڑھے گا تو وہی روایت تمہارے سمجھ میں آ جائے گی تو جس عہد میں تمہارے سمجھ میں نہ آئے تو تم روایت کو جھوٹا نہ کہنا، چونکہ نام ہمارا پڑا ہوا ہے تو جھوٹا نہ کہنا تو ہماری روایت کو ہماری طرف واپس کر دینا۔ بس تم استعمال نہ کرنا، کہنا ہم اس روایت کو استعمال نہیں کرتے۔ ہم نہیں پڑھتے ہم کتاب میں نہیں لکھتے ہم نے اس روایت کو امام کی طرف واپس کیا۔ مثال کے لئے آیت اللہ خوئی سے ایک مسئلہ پوچھا گیا تھا فتویٰ تھا تو دیکھئے جو عالم ہمارا فتویٰ دیتا ہے وہ جب

Presented by Ziaraat.Com

استدلال کرتا ہے اور فتویٰ دیتا ہے تو معصوم کی حدیث سے استنباط کرتا ہے، اُس کی روشنی میں فتویٰ دیتا ہے اپنی مرضی سے فتویٰ نہیں دیتا، معصوم سے اِذن لیتا ہے اور اُس روایت کو تلاش کرتا ہے کہ اس کا جواب معصوم کی کسی حدیث میں ہے جو یہ مسئلہ پوچھا گیا ہے تو اُصولِ کافی میں ایک حدیث تھی بہت مشہور تو ساتویں امام، امام موسیٰ کاظمؑ کی کہ ہر مسلمان پر پانچوں وقت کی سترہ رکعتیں واجب ہیں تو بہت سے محدثین نے اس روایت کا مذاق اُڑایا کہ یہ نئی بات کیا کہہ دی یہ تو ہے ہی پانچ وقت، نماز پڑھنا ہے اور سترہ رکعتیں ہوتی ہیں تو یہ حدیث کیا ہوئی ؟ تو گویا وہ حدیث اُس عہد میں سمجھ میں نہیں آئی۔ آیت اللہ خوئی کے پاس ایک فتویٰ آیا اُس میں ہم مثلاً عرب سے چلے تو نماز صبح کا وقت تھا تو ہم نے صبح کی نماز پڑھ لی۔ ڈیڑھ گھنٹے کا سفر تھا جیسے ہی ہم مصر میں اُترے تو اب وہاں صبح کا وقت آیا تھا دو گھنٹے بعد اور جماعت لگ رہی تھی تو اب بتایئے ایسے موقع پر کہ جب ہم صبح کی نماز پڑھ کر چلے ہیں اور یہاں صبح کا وقت اب آیا ہے تو ہم صبح کی نماز دوبارہ پڑھیں یا قضا کر دیں؟ تو آیت اللہ خوئی نے فرمایا کہ ساتویں امام فرماتے ہیں کہ ہر مسلمان پر پانچ وقت کی سترہ رکعت واجب ہیں اگر آپ دو رکعت اور پڑھ لیں گے تو کتنی ہو جائیں گی؟ اُنیس ہو جائیں گی نا، واجب تو سترہ ہیں اگر خود کہہ دیتے کہ نہ پڑھئے تو لوگ کہتے کہ دیکھئے نماز سے روک رہے ہیں یعنی دو رکعت کا ثواب گھٹائے جا رہے ہیں تو سمجھ گئے میری بات آپ! تو روایت پر درایت اس طرح سے ہوتا ہے ایک روابت کیا بلکہ کئی روایتیں ایسی ہیں کہ امامِ حسینؑ کی سوانحِ حیات میں کہ جو سب کی سب قابلِ قبول نہیں ہیں آج کے اس عہد میں ہمارے تمام

Presented by Ziaraat.Com

شیعہ اور سنی علماء نے بھی امامِ حسینؑ اور امام حسنؑ کی ولادت کے موقع پر اس روایت پر بہت زور دیا، پہلے میں آپ کو روایت سناؤں گا، پھر میں درایت کروں گا پھر اس کا فیصلہ میں آپ کے ذہن پر چھوڑ دوں گا، پھر آپ کو خود اندازہ ہو جائے گا کہ روایت جھوٹی اور سچی کیسے پرکھی جاتی ہے؟ ایک روایت کہ بچوں کی بڑوں کی سوانح حیات جو بھی آپ کو ملے تو پڑھئے گا۔ یہ واقعہ آپ کو ملے گا کہ جب امام حسنؑ کی ولادت قریب آئی تو رسولؐ خدا جنگ پہ جارہے تھے تو آپؐ نے فرمایا، فاطمہؑ بچہ جب پیدا ہو تو جب تک میں آ نہ جاؤں اس بچے کو دودھ نہ پلانا۔ رسولِؐ خدا واپس آئے تو کہا بچے کو لاؤ تو کہا فاطمہؑ دودھ تو نہیں پلایا کہا بابا ہم نے آپ کا بہت انتظار کیا لیکن بچہ بہت رویا بھوکا تھا مجھ سے برداشت نہ ہوا میں نے دودھ پلا دیا۔ بات ختم ہوئی رسولؐ نے فرمایا فاطمہؑ یہ تم نے کیا کیا؟ اب نسلِ حسنؑ سے امامت ختم ہو گئی اب حسنؑ کی نسل میں کوئی امام نہیں آئے گا۔ اگر تم پہلے دودھ نہیں پلاتیں میں اپنا شیر اسے چُسا دیتا تو اُس کی نسل میں امامت آ جاتی۔ پھر امام حسینؑ کی ولادت کا وقت آیا پھر اُس وقت بھی رسولؐ جنگ پہ جا رہے تھے۔ جب چلنے لگے تو پھر فرمایا فاطمہؑ جب تک میں نہ آ جاؤں بچے کو دودھ نہ پلانا تو جنابِ فاطمہؑ فرماتی ہیں کہ میں نے انتظار کیا بہت روئے حسینؑ لیکن میں نے رسولِؐ خدا کا انتظار کیا۔ جب وہ آ گئے تو کہا کہ بچے کو لاؤ۔ میں بچے کو لے گئی کہا دودھ تو نہیں پلایا کہا نہیں کہا اب لاؤ بچے کو گود میں لیا اور زبان چُسانا شروع کیا اور اس کے بعد کہا فاطمہؑ اب اس کی نسل میں امامت چلے گی۔ دو جملوں کا اور اضافہ کیا راوی نے ایک اور راوی ہے اُس نے ایک اور اضافہ کیا کہ جب امامِ حسنؑ کو

Presented by Ziaraat.Com

کو دودھ پلایا فاطمہؑ نے تو اُس وقت رسولؐ نے فرمایا یہ کیا کیا تم نے دودھ پلا دیا اب حسنؑ لڑ نہ سکیں گے شجاعت ختم ہوگئی۔ جب حسینؑ کے لئے بات ہوئی تو کہا کہ اچھا ہوا تم نے دودھ نہیں پلایا اب میرا شیر (لعابِ دہن) حسینؑ نے چوسا ہے اب یہ جنگ بھی کریں گے اور ان میں شجاعت بھی آ گئی دوسرے راوی نے اُس میں اور اضافہ کیا بجائے روایت کو سدھارنے کے ہر راوی روایت کو بگاڑتا چلا گیا روایت آپ نے سن لی اور شیعوں نے بھی لکھا ہے اس کو اور سنیوں نے بھی لکھا، اُردو اور فارسی کی جتنی بھی کتابیں ہیں سب میں یہ روایت موجود ہے۔ اب روایت آپ نے سن لی درایت میں کرتا ہوں پہلی بات تو یہ کہ جب حسنؑ پیدا ہوئے تو اس زمانے میں کوئی لڑائی ہوئی ہی نہیں جنگِ اُحد ہو چکی تھی جب پیدا ہوئے۔ اُحد کے بعد جو لڑائی ہوئی ہے وہ خندق ہے بڑی لڑائی۔ جب خندق ہو چکی تو حسینؑ پیدا ہوئے یعنی جب دونوں بچے پیدا ہو رہے ہیں اُس وقت کوئی لڑائی نہیں ہو رہی ہے۔ دونوں کی ولادت کے وقت لڑائی ہو چکی ہے تب پیدا ہوئے ہیں گویا ان کے آنے سے لڑائیاں رُکی ہیں۔ دیکھیے روایت کے شروع سے درایت کر رہا ہوں ایک تو کوئی لڑائی مل ہی نہیں رہی بچوں کی ولادت کے وقت تو یہاں سے راوی کی کمزوری ظاہر ہوئی کہ اُس کی نظر تاریخِ اسلام پہ نہیں تھی اور ہجری سن کے واقعات بھی اس کی نظر میں ترتیب سے نہیں ہیں، ولادت اور جنگوں کے زمانے کا تعین نہیں کرسکا۔ اسی کو کہتے ہیں تجزیہ اس موضوع پر عشرہ چل رہا ہے ورنہ سوانحِ حیات تو سب جانتے ہیں یہ سوانحِ حیات پڑھیئے تو سمجھ کے پڑھیئے اور یہ فیصلہ آپ اپنی عقل سے کرسکیں کہ یہ صحیح ہے یا غلط۔ اب اس میں دوسری خامی درایت

Presented by Ziaraat.Com

کے ذریعے روایت میں۔ اب ہم آگے بڑھتے ہیں۔ ہمارے ہاں ایک عقیدہ ہے عصمت، عصمت کے معنی ہیں ان سے خطا کا امکان ہی نہیں۔ خطا ان کے قریب آ ہی نہیں سکتی۔ ایک معصوم ایک معصومہ سے یہ کہے کہ یہ کام نہ کرنا۔ یعنی رسولؐ بیٹی سے یہ کہہ دیں کہ دودھ نہیں پلانا تو یہ کیسے ہوسکتا ہے فاطمہؑ باپ کے خلافِ حکم دودھ پلا دیں۔ معصومہ ہیں، تعظیم کے لئے اُٹھتے ہیں جب یہ آتی ہیں تو کھڑے ہو جاتے ہیں باپ جو کہتا ہے وہ کرتی ہیں جو یہ کہتی ہیں وہ باپ کرتا ہے تاریخ میں ہم نے یہ نہیں دیکھا کہ انہوں نے کہا ہو اور انہوں نے نہیں کیا ہو۔ ایسا کبھی ہوا ہی نہیں، معصوم کی سیرت میں یہ نہیں ہوتا کہ معصوم کسی بات کو معصوم سے کہہ دے یہ نہیں کرنا ہے اور خلافِ حکم عمل کرے، عدل بھی ختم ہوا، عصمت بھی ختم ہوئی، ایسا نہیں ہوسکتا ہے کہ بیٹی کو باپ یہ کہے کہ یہ کام نہیں کرنا اور بیٹی کہے کہ میں مجبور ہوگئی تھی۔ اب یہاں سے دوسری منزل پر روایت ردّ ہوئی۔ اب تیسری منزل مدح کر رہا ہے راوی بتانا یہ چاہ رہا ہے کہ نانا نواسوں کو اتنا چاہتا تھا کہ اپنی زبان چوسا کر پالا تو ایسا پوائنٹ (point) رکھا ہے کہ پڑھنے والا یہ نہ کہہ سکے کہ یہ روایت غلط ہے۔ بے شک نانا نے اپنی زبان چُسا کر حسینؑ کی پرورش کی لیکن حسینؑ نے ماں کا دودھ بھی پیا ہے۔ میر انیس کہتے ہیں:۔

وہ احمدؐ و بتولؑ و علیؑ کی محبتیں　　وہ خُلدِ بہشت وہ جنّت کی نعمتیں
وہ پرورش، وہ چین، وہ بچپن کی راحتیں　　وہ فاطمہؑ کے دودھ کی دھاروں کی لذتیں

موسم تھا کچھ دِنوں تو بزرگوں کے پیار کا
اک دن مزہ تھا خنجرِ قاتل کی دھار کا

Presented by Ziaraat.Com

اس راوی نے یہ لکھ دیا کہ نانا نواسوں سے اتنی محبت کرتا تھا کہ زبان چُسائی، روایت لے لیجئے یہ نہیں سوچا کہ راوی بڑی چالاکی کے ساتھ شبیر فاطمہؑ کی توہین کر رہا ہے۔ دیکھئے سمجھئے گا میری بات کو تیسرا پوائنٹ اور چوتھا پوائنٹ دیکھئے گا بڑی باریکی کے ساتھ راوی نے حسینؑ کو تو بڑھایا شجاعت بھی ہے امامت بھی چلے گی لیکن ہمارے ایک امام کو گھٹا دیا، حسینؑ سے، کہ نہ اُن میں امامت چلی ہے نہ شجاعت ہے، اس لئے کہ ہماری فکر یہ ہے کہ علیؑ سے مہدیؑ تک شجاعت میں سب برابر ہیں۔ دیکھئے ہمارے عقیدے کو متزلزل کیا ہے اس روایت میں یہ کہہ کر اب حسنؑ لڑ نہ سکیں گے ہر امام کا کام الگ۔ الگ ہے اگر ذوالفقار سب کو مل جائے اور سب سے کہہ دیا جائے کہ ایک نہیں بارہ کربلا ئیں بنا دو تو یہ بنا بھی دیں گے، اگر تلوار دے دی جائے اور سب سے یہ کہہ دیا جائے باری باری کہ ہر ایک خیبر کی لڑائی لڑے تو تلک تو تلک ہیں خود پروردگار یہ پیغام بھیجے محمدؐ کو کہ تمہارے بارہ جانشینوں کی خیبر کی لڑائی دیکھی فیصلہ ناممکن ہے کہ کون کم رہا کون زیادہ رہا؟ سمجھ رہے ہیں نا؟ اپنے عقائد کو بھی ہمیں مستحکم کرنا ہے ان مجالس کے ذریعے تو ایسا نہ ہو کہ ہمارا ذہن بہک جائے تو ان راویوں سے ان کم عقل محدثین سے بہتر تو میر انیسؔ تھے، میر انیسؔ لاکھ درجے بہتر تھے جنہوں نے حسینؑ کی تاریخ لکھی اور ایسی لکھی کوئی نہ لکھ سکا۔ جنگ دکھائی قیامت کی امام حسینؑ کی۔ یوں لڑے یوں اور عرش سے پروردگار کی آواز آئی میر انیسؔ فرما رہے ہیں اور چوتھا مصرع یہ دیا کہ

دکھلا دی ماں کے دودھ کی تاثیر مرحبا

کچھ سمجھئے یہاں انیسؔ کو کہنا چاہیے تھا کہ رسولؐ کے لعابِ دہن کا اثر دکھایا،

Presented by Ziaraat.Com

نہیں حقیقت یہ ہے کہ کربلا نام ہے فاطمہؑ کے دودھ پلانے کی تاثیر کا یہ جو بازوؤں میں طاقت آئی ہے اور یہ آخری پوائنٹ پیش کر رہا ہوں۔ دنگ ہو جائیں گے اس پوری روایت میں نہ توہینِ فاطمہؑ کرنا تھا راوی کو نہ توہین حسنؑ کرنا تھی نہ توہین حسینؑ کرنا تھی۔ اصل میں راوی توہینِ محمدؐ کرنا چاہتا تھا، آپ کا ذہن وہاں تک پہنچا یا نہیں؟ اصل میں راوی توہینِ محمدؐ کرنا چاہتا تھا، فاطمہؑ کس کی بیٹی ہیں؟ محمدؐ کی، حسنؑ اور حسینؑ کس کے بیٹے ہیں، فاطمہؑ کے، ایک شخص آیا مولا علیؑ کے پاس اور کہنے لگا آپ سے بڑا بہادر عرب میں کوئی نہیں گزرا، کہا کیا بکتا ہے؟ عرب میں محمدؐ سے بہادر کوئی انسان نہیں گزرا، اب میں پھر انیسؔ کو دہراتا ہوں تاکہ آپ کی سمجھ میں بات آ جائے تو پوری دنیا پکار کر کہہ دیتی کہ محمدؐ بڑے بہادر ہیں کسی کی سمجھ میں نہ آتا کسی نے محمدؐ کو خیبر اُکھاڑتے دیکھا نہ عمر ابنِ عبدود کو مارتے دیکھا نہ مرحب کو مارتے دیکھا نہ کبھی لڑتے دیکھا گواہی کون دیتا؟ تو جس کو دیکھا نہیں؟ آپ نے یوسفؑ کو دیکھا ہے، آپ نے علی اکبرؑ کو دیکھا ہے، نہیں دیکھا، لیکن یوسفؑ جیسا حسین یہ کہہ دے کہ علی اکبرؑ بہت خوبصورت ہیں تو آپ یہ کہیں گے بھئی اب گواہی آ گئی اب میں میر انیسؔ کا ایک شعر پڑھ رہا ہوں۔

تعریف کریں خاص تو ہے کام کی تعریف
کب مانتے ہیں اہلِ سخن عام کی تعریف

گواہی یہ گواہی ہے کہ ایک دانشور ایک دانشور کی گواہی دے، عوام کچھ بھی کہتی رہے ایک بہادر ایک بہادر کو بہادر کہے تو وہ بہادر ہے۔ ایک عالم دوسرے عالم کو عالم کہے تو وہ عالم ہے پوری دنیا پکار کر کہتی کہ محمدؐ بہادر ہیں فاتح

Presented by Ziaraat.Com

خیبر، فاتح حنین، فاتح بدر، جس کی لڑائیاں دنیا دیکھے ہوئے تھی اُس نے کہا کہ مجھ سے بڑا بہادر میرا بھائی محمدؐ تھا تو اب یقین ہے ہمیں کہ محمدؐ علیؑ سے زیادہ بہادر تھے اس لئے کہ علیؑ نے کہا ہے تو جب محمدؐ علیؑ سے زیادہ بہادر ہیں تو محمدؐ کی بیٹی کو محمدؐ جیسا بہادر ہونا چاہئے کہ دودھ کا اثر یہ ہونا چاہئے کہ جب اُس کے بچے پیدا ہوں تو محمدؐ جیسے بہادر ہوں اور وہ بہادری علیؑ سے زیادہ ہو، راوی نے توہینِ محمدؐ کی ہے۔ فاطمہؑ کے دودھ کے اثر گھٹا کے بہت سے لوگ نہیں سمجھے۔ تو ہم کیا کریں؟ دیکھئے علیؑ کے بیٹے ہیں بہادری باپ سے ملی ہے لیکن بہادری کا تعلق دودھ سے ہوتا ہے، دیکھئے بہادری کا تعلق بہادر باپ سے نہیں ہوتا۔ بہت آسان زبان میں سمجھاتا ہوں، شجاعت باپ سے نہیں ملتی حسنؑ و حسینؑ اگر شجاع ہیں تو اس لئے شجاع ہیں کہ فاطمہؑ کے بیٹے ہیں اور فاطمہؑ محمدؐ کی بیٹی ہیں، ڈریئے گا نہیں ٹھیک ہے کہ فاتح خیبر کے بیٹے ہیں لیکن اگر علیؑ خود گواہی دیں اب گواہی دلوا رہا ہوں علیؑ سے کہ بہادری ماں کی طرف سے ہے کہ بھائی عقیلؑ ایک بہادر قبیلے کی عورت لاؤ تا کہ ایسا بیٹا پیدا ہو جو شجاع ہو، مولا علیؑ جیسا بہادر یہ کہے اُس کو تو یہ کہنا چاہئے کہ میں اتنا بہادر ہوں اتنا شجاع ہوں ستاسی لڑائیاں میں نے لڑیں پورا عرب تو میں نے کاٹ کر پھینک دیا۔ میرا جو بیٹا پیدا ہوگا وہ علیؑ ہوگا۔ اٹھارہ بیٹے تھے نا علیؑ کے لیکن اُن اٹھارہ بیٹوں میں حسنؑ اور حسینؑ کو چھوڑ کر اطمینان ہے علیؑ کو یہ تو فاطمہؑ کے بیٹے ہیں یہ تو ہیں بہادر، اب جو بیویاں آئیں گی وہ معصوم گھرانے سے نہیں آئیں گی تو ایسی ماں تلاش کرو کہ پھر ایسا بیٹا ہو کہ اُس کی شجاعت عباسؑ کی شجاعت حسینؑ کی شجاعت کے ساتھ ساتھ رکھ دی جائے، بھائی عقیلؑ ایسی عورت تلاش کرو تو

Presented by Ziaraat.Com

مشہور تھا کہ باپ بہادر ہو اب میں تشریح کر رہا ہوں باپ بہادر ہو، بڑے واقعات لکھے ہیں یہ وزیر صاحب بیٹھے ہیں خود ان کے شجرے میں یہ باہرہ کا شجرہ ہے اس میں بڑا عجیب مسئلہ ہے ایک شجاعت کا پہلو آ گیا کہ بیٹے نے ماں سے جا کے کہا کہ یہ ہوا کیا؟ یہ میری شجاعت میں کمی کیسے آ گئی؟ تو ماں نے کہا ہاں بیٹا ہوا یہ کہ جب تم پیدا ہوئے تو ایک دن میں ہٹ گئی تھی تمہارے پاس سے تم روئے تو دایا نے تمہیں اپنا دودھ پلا دیا۔ اتنی دیر میں میری نظر پڑ گئی بس اُس میں شاید دو قطرے تمہارے منہ میں گئے تھے کہ میں نے تمہیں دایا سے چھین لیا اور تمہیں اُلٹا کر دیا اور وہ دودھ منہ سے نکل گیا۔ اُس میں کا شاید کوئی ذرہ تمہارے حلق میں اُتر گیا ہو۔ اگر تم نے سیدانی کا دودھ پیا ہوتا، ایسے میں کتنے واقعات سنا دوں آپ کو ارے میں جانور کے سنا دوں اور عربوں کی زبانی سنا دوں باپ سے نہیں ہوتا مسئلہ، میں کچھ سمجھا کے ایک منزل تک لے جاؤں گا آپ کو اب موضوع چھڑ گیا یہ تو اب تمہید میں یہ بات ہو جائے عرب کی تاریخ میں یہ ہے کہ عرب گھوڑوں کا شجرہ لکھتے تھے گھوڑا لینے آئے سوداگر آیا انہوں نے کہا اس کا رجسٹر کہاں ہے؟ کہا رجسٹر بھرے ہوئے تھے بڑے بڑے انہوں نے کہا کہ دیکھ لو کہا یہ گھوڑی پسند آئی ہے یہ خریدنا ہے یا یہ گھوڑا خریدنا ہے؟ یہ گھوڑا ہمیں پسند آیا ہے کم عمر بھی ہے اور اچھا ہے نسل اچھی ہے دیکھئے وہ پہچان رہا ہے نسل اچھی ہے نسل باپ سے چلتی ہے نا! کہہ رہا ہے نسل اچھی ہے۔ کہا ہم یہ خریدنا چاہتے ہیں لیکن ذرا شجرہ دکھا دو اُس نے جلدی جلدی شجرہ دکھایا کہ اس کا باپ یہ ہے وہ لوگ گھوڑوں کے نام رکھتے تھے وہ لکھے ہوتے تھے کہ اس کا نام یہ ہے اس کے

Presented by Ziaraat.Com

باپ کا نام یہ ہے اس کے دادا کا نام یہ ہے سات پُشت تک دیکھ لیا کرتے تھے دیکھئے حالات لکھے ہوئے تھے کہ کس لڑائی میں لڑا اس کا دادا؟ کہاں گیا اس کا باپ؟ وہ کیسے لڑا؟ کون کون سی جنگوں میں یہ گئے؟ سب لکھا ہوتا تھا اب بھی لکھا ہے۔ کہئے گا تو کسی دن سنا بھی دیں گے اس لئے کہ امام حسینؑ کی سوانح حیات میں ایک وفادار گھوڑا بھی ہے۔ کسی دن اُس کا ذکر ہوگا تو وہ سب بھی بیان ہو جائے گا۔ اُس نے شجرہ دیکھا قیمت دی اور لے کر چل دیا۔ گھوڑے پر بیٹھ کر چلا پسند آ گیا تھا۔ راستے میں بارش ہو گئی۔ کہتے ہیں فردوسی نے ایک لفظ ایجاد کیا ہے کہ میدانِ جنگ میں گھوڑے کی خوبی یہ ہے کہ اُس کی جتنی چالیں ہیں وہ سب چالیں میدانِ جنگ میں دکھائے گا، کاوہ ہے، کوہی ہے، مختلف قسمیں ہیں چالوں کی اور جیسے جیسے دشمن حملہ کرتا جاتا ہے گھوڑا پینترا بدلتا جاتا ہے۔ سوار کے اشارے کو وہ جانتا ہے یعنی بار بار لجام کو کھینچا نہیں جاتا۔ بلکہ سایہ جو پڑتا ہے تلوار کا زمین پر گھوڑا اُس سائے کو دیکھتا جاتا ہے اور یہ سمجھتا جاتا ہے کہ سوار اب مجھے کدھر موڑنا چاہتا ہے گھوڑے سے زیادہ بات آگے نکلتی چلی جائے گی۔ یہی میرے ساتھ مسئلہ ہے کہ بات کو سمجھانے کے چکر میں گہرائی میں ڈوبتا چلا جاتا ہوں۔ میں موضوع سے ہٹنا چاہ رہا ہوں اپنے اصل موضوع کی طرف آنا چاہ رہا ہوں گھوڑے سے زیادہ عقل مند جانور کوئی نہیں ہے اس لئے اُس کو فرس کہتے ہیں فرس لفظ نکلا ہے فراست سے فراست سے بڑا لفظ عقل کے لئے نہیں ہے، فرس کی جمع ہے فارس، ایران کو اس لئے فارس کہتے ہیں کہ وہاں کے لوگ گھوڑے کی طرح عقل مند ہوتے ہیں اور فارسی میں فارس اُس کو کہتے ہیں جو گھوڑے پر بیٹھے سوار تو

Presented by Ziaraat.Com

وہ عقل مند بھی ہو، سلمان فارسی اس لئے مشہور ہیں فارس سے اُسی سے فرس ہے اور اسی لئے میر انیسؔ نے کہا۔

بخدا فارسِ میدانِ تہوّر تھا حرؑ

یہ فارس کا لفظ یہاں پر استعمال کیا وہ بہادری جو بہادری فراست اور عقل مندی کے ساتھ ہو تو گھوڑے سے زیادہ ذہین جانور کوئی نہیں ہوتا اُس میں خامی کیا ہے؟ یعنی ہر چال اُس کی ٹھیک ہے لیکن لڑتے لڑتے میدانِ جنگ میں آگے کے دونوں گھٹنے جھک جائیں یعنی خم کھا جائیں، دوڑتے دوڑتے گھوڑے کے آگے کے دونوں گھٹنے جھک جائیں تو اُسے کہتے ہیں سکنّدری کھانا۔ اگر کوئی گھوڑا سکنّدری کھا جائے تو اُسے قتل کر دیا جاتا تھا۔ پھر اُسے استعمال نہیں کیا جاتا تھا یہ گھوڑے کی سب سے بڑی خرابی عرب میں کہلاتی تھی کہ اس نے گھٹنے ٹیک دیئے، محاورہ یہاں تک آیا، لیجئے صاحب اُنہوں نے گھٹنے ٹیک دیئے محاورہ بن گیا۔ آیا گھوڑے سے محاورہ اور استعمال انسانوں کے لئے ہو رہا ہے۔ تو آپ نے کہا گھٹنے ٹیکے مثل اُس گھوڑے کے جو سکنّدری کھا چکا ہے آپ بھی اُس طرح سکنّدری کھا گئے۔ آپ واجب القتل ہو گئے گھٹنے ٹیکے بیٹھے ہیں۔ اب کہاں کہاں کس نے میدانِ جنگ میں گھٹنے ٹیکے ہیں یہ تو سب آپ اخبار میں جانتے ہیں اور کس کو کہاں کہاں گھٹنے ٹیکنے پڑیں گے؟ گھٹنے ٹیکوانے تو کلنٹن نکلے ہوئے ہیں۔ سکندری کھانا پڑ رہی ہے بہت سے لوگوں کو بڑی بڑی پاور اُس پاور میں بھی ہارس پاور بھی ہے، گھوڑے ہی سے آتی ہے۔ پاور کے لئے جو سب سے بڑا لفظ ہے وہ گھوڑے ہی سے ہے۔ سمجھ رہے ہیں نا آپ؟ وہ گھوڑا لے کر چلا بارش ہو گئی تو کیچڑ ہو گئی۔ بہت قاعدے

Presented by Ziaraat.Com

سے دوڑتا ہوا آیا لیکن جب بارش ہوئی اور کیچڑ ہوگئی تو اُس کے آگے کے گھٹنے جھک گئے اور وہ سکندری کھا گیا وہیں سے واپس ہوا اور واپس آ کر اُس نے سوداگر سے کہا کیوں بھئی یہ تو سکندری کھا گیا گھوڑا۔ کہا تو تم نے شجرہ نہیں دیکھا تھا؟ کہا ہم نے تو اس کے باپ دادا کو دیکھا تھا کہا تم نے اس کی ماں اور دادی کا شجرہ کیوں نہیں دیکھا یہ ہماری غلطی ہے یا تمہاری غلطی ہے؟ لکھا ہوا تو تھا اب تم نے خود ہی نہیں پڑھا۔ اب پڑھو، اب اُس نے نام دیکھنا شروع کیا، اس کی دادی کون تھی اس کی پردادی کون تھی؟ دیکھتا جا رہا ہے، جب سب دیکھ لیا سب ساتویں نمبر پہ پیچھے اس کی دادی پر پہنچا سات دادیاں پیچھے وہاں لکھا تھا کہ یہ ایک دن میدانِ جنگ میں سکندری کھا گئی تھی۔ سات پشتوں کے بعد پوتے میں وہ اثر آیا تو باپ سے اثر نہیں آیا خوبی بھی ماں کی طرف سے آتی ہے اور خامی بھی ماں کی طرف سے آتی ہے، جب کنعان پہاڑ پہ چڑھا تو اللہ نے کہا یہ تمہارا اہل نہیں ہے کیا مطلب ہے یعنی یہ تمہارا اہل اس لئے نہیں ہے کہ اس کا ماں خائن ہے اس لئے اس کو اہلِ بیت میں شامل نہیں کیا جا سکتا جس ماں میں خامی ہوتی ہے وہ انبیاء کے خاندان سے نکال دی جاتی ہے یا بیٹا دیا ہی نہیں جاتا۔ ماں کے دودھ کو کامل ہونا چاہئے یہ پیغام ہے تمام بچوں کے نام۔ اونگی بونگی عورت سے شادی کر کے فخر نہ کریں۔ صاحب ہم لندن سے لائے، ہم امریکہ سے لائے، ارے جی ہم نے مسلمان کر لیا تو کیا کارنامہ کیا اب اولاد ہوگی تو پتہ چلے گا سات پشتوں تک تو تم بیٹھے نہیں ہوگے کہ آگے کیا ہوا؟ تم تو اپنا عہد دیکھ رہے ہو اپنا زمانہ دیکھ رہے ہو۔ علیؑ نے اسی لئے اعلان کیا تھا۔ اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کیا علیؑ کو نہیں

Presented by Ziaraat.Com

معلوم تھا کہ کون سا بہادر قبیلہ ہے؟ اور کس قبیلے میں کون سی عورت ایسی ہوگی کہ جس سے بچہ پیدا ہوگا، تو عباسؑ جیسا بچہ پیدا ہوگا۔ یہ بڑے بھائی عقیلؑ سے کہنے کی کیا ضرورت تھی؟ زمانے کو بتانا تھا خود عقیلؑ کو بتانا تھا کہ دیکھو میں کربلا کے لئے ایک بہادر بیٹا پیدا کر رہا ہوں، اب تم بھی تیاری کرو عقیلؑ سمجھ گئے تو تیاری کی کہا آپ نے عباسؑ کو تیاری کروائی میں مسلمؑ کو تیار کرتا ہوں، یہ اشارہ تھا سمبل (symbol) تھا امامت کے لئے۔ آپ نے دیکھا روایت کہاں پہنچی؟ تو جب فاطمہؑ کلابیہ کا بیٹا عباسؑ جیسا ہو اس سے قیمتی جملہ میں اس وقت دے سکتا ہوں تو فاطمہؑ کا حسنؑ کیسا ہوگا؟ دیکھئے عباسؑ سے بڑے حسینؑ ہیں حسینؑ سے بڑے حسنؑ ہیں اور تاریخ میں ہے کہ تین بھائی حسنؑ حسینؑ محمد حنفیہؒ تو واقعہ یوں لکھا ہے اور روایت کی سچائی خود آپ کے سامنے آ جائے گی اور اب میں یہ روایت پڑھتا ہوں تو آپ کا فوراً اس روایت پر ایمان آ جائے گا لوگ کہتے ہیں کہ محمد حنفیہؒ جس بزم میں بیٹھے ہوتے تھے وہاں کسی کی مجال نہیں تھی کہ زبان کھول سکے وہ رُعب تھا محمد حنفیہؒ کا۔ سمجھ رہے ہیں نا آپ؟ جس محفل میں محمد حنفیہؒ بیٹھے ہوں، وہاں کسی کی ہمت نہیں تھی کہ گفتگو کر سکے، سب سر کو جھکائے رہتے اور جس محفل میں حسنؑ بیٹھے ہوں اور وہاں پر حسینؑ بیٹھے ہوں اور محمد حنفیہؒ بیٹھے ہوں تو مجال نہیں تھی کہ حسنؑ کے سامنے حسینؑ کچھ بول سکیں یہ ہیں حسنؑ یہ ہمارا عقیدہ ہے اس لئے کہ پہلے امام علیؑ دوسرے امام حسنؑ اور تیسرے امام حسینؑ، یہ ٹھیک ہے کہ ہر فضیلت میں دونوں کو برابر کر دیا گیا لیکن جہاں تہذیب اور ادب کا معاملہ آیا وہاں حسینؑ نے بتایا دیکھو ہم اپنے بڑے بھائی کا کتنا ادب کرتے ہیں صرف ادب نہیں تھا یہ پیار بھی تھا یہ

Presented by Ziaraat.Com

محبت بھی تھی وہ محمد حنفیہؓ کی محبت وہ عباسؑ کی محبت یہ حسینؑ کی اپنے بڑے بھائی حسنؑ سے محبت کیوں؟ اس لیے کہ حسنؑ حسینؑ کے بھی امام ہیں، بھئی حسینؑ کا پہلا امام کون؟ علیؑ دوسرے امام حسنؑ تو آپ نے دیکھا کہ اس روایت میں کیا کیا راوی نے ؟ امامِ حسنؑ کے پلّے کو گھٹا یا اب ایک پوائنٹ رہ گیا اُس کو ادا کروں۔ ورنہ آپ کے ذہن میں تشنگی رہ جائے گی۔ راوی نے رسولؐ سے یہ کہلوایا کہ حسنؑ کی نسل میں امامت ختم ہو گئی۔ امامت امام حسنؑ سے بھی چلی حسینؑ سے بھی چلی اور حسنؑ سے زیادہ چلی اور حسینؑ سے کم چلی آپ کہیں گے یہ کیسا دعویٰ؟ آپ خود دیکھئے کیا ہوا؟ امام حسنؑ کی بیٹی فاطمہؑ بنت حسنؑ امامِ حسینؑ کا بیٹا علیؑ ابن الحسینؑ دونوں کی شادی ہوئی تو پانچویں امام پیدا ہوئے۔ امامت آگے بڑھی اب جملہ میں نے کیا کہہ دیا تھا کہ حسنؑ کی طرف سے امامت زیادہ چلی۔ دیکھئے حسنؑ کی بیٹی ہے فاطمہؑ حسینؑ کا بیٹا ہے علیؑ یہ تاریخ کے دوسرے علیؑ اور فاطمہؑ ہیں۔ وہاں بھی علیؑ اور فاطمہؑ سے امامت چلی یہاں بھی علیؑ اور فاطمہؑ سے امامت چلی تو وہاں فاطمہؑ کے بچوں کو جو امامت مل رہی ہے وہ رسولؐ سے مل رہی ہے تو وہ پلہ زیادہ ہے رسولؐ کا پلہ بھاری ہو گا علیؑ کے مقابلے میں اب، نہیں سمجھ رہے ہیں آپ، وہاں نبوت ہے یہاں امامت ہے۔ بچے ننھیال اور ددھیال دونوں طرف سے امامت پا رہے ہیں نا حسنؑ اور حسینؑ تو محمد باقرؑ امامت کیسے پا رہے ہیں، ننھیال سے بھی ددھیال سے بھی تو ننھیال کا حصہ اس خاندان میں زیادہ وزنی ہوتا ہے یہی تو اتنی دیر سے کیا سمجھا رہے ہیں آپ کو، اسی لئے اچھا ننھیال تلاش کیا جاتا ہے۔ اسی لئے جتنے بُرے ننھیال تھے اللہ نے نہیں چاہا کہ وہ ننھیال باقی رہیں، ننھیال اولاد سے

Presented by Ziaraat.Com

باقی رہتے ہیں نام سے باقی نہیں رہتے تو کیا کسی بیان کی ضرورت ہے کہ حسینؑ کا نھیال کیا ہے اور ددھیال کیا ہے؟ جب ماں فاطمہؑ، باپ علیؑ، نانا رسولؐ اکرم تو پھر کیا ضرورت ہے شجرہ پوچھنے کی؟ اس ٹکر کا شجرہ عالم اسلام میں کس کا ہوسکتا ہے؟ نانی خدیجہؑ تو شجرہ ایک دن رسولؐ نے کہا ہاں ہاں شجرہ دنیا جانتی ہے لیکن آج ہم شجرہ بتا بھی دیں بچے گھر سے نکلے نانا کے پاس سے باہر نکلے رات اندھیری تھی بجلی چمک رہی تھی بادل گرج رہے تھے، اندھیرا بہت زیادہ تھا بجائے ماں کے اپنے گھر جانے کے مدینے کی دوسری شاہراہ پہ ہو لئے جب بہت دور نکل گئے اندھیرے میں کچھ نظر نہ آیا تھک گئے تھے ایک باغ میں لیٹ گئے وہاں نیند آ گئی ادھر جیسے ہی سوئے ادھر اللہ نے کہا جبریلؑ اور میکائیل سے بچے سو رہے ہیں ہوا سے کہو کہ تھم تھم کے چلے تقریر ختم ہو رہی ہے۔ ہوا سے کہو آہستہ آہستہ چلے بچے سو رہے ہیں اور تمام فرشتوں سے کہو اپنے منہ میں گلدستہ لے کر جائیں اور بچوں کے اوپر پھولوں کا سایہ کر دیں جب تک کہ نانا نہیں پہنچ جاتے کافی دیر ہوئی تو ماں نے سلمانؑ سے پوچھوایا کہ جاؤ بہت دیر ہو گئی بچے اب تک نہیں آئے یہاں رسولؐ آرام کے لئے لیٹ چکے تھے سلمانؑ نے کہا کہ بچے اب تک نہیں آئے رسولؐ اُٹھ کے بیٹھ گئے کہا بچے تو گئے اپنے گھر، اب ماں اور نانا دونوں پریشان بے اختیار رسولؐ باہر نکلے میر نفیسؔ نے اس واقعے کو نظم کرتے کرتے ایک بیت دے دی۔

نکل ہے رسولؐ جاتے ہیں پیاروں کو ڈھونڈنے
نکلا ہے آفتاب ستاروں کو ڈھونڈنے

چلے رسولؐ اور اب جب رسولؐ چلے تو اژدہام ساتھ رسول اتنی رات کو کہیں

Presented by Ziaraat.Com

جا رہے ہیں تو ساتھ میں جا رہے ہیں۔ اُس حدیقۂ بنی نجار میں جو بنی نجار کا باغ حدیقہ یعنی باغ وہاں تک رسولؐ چلے گئے کہتے یہ ہیں کہ رسولؐ جب چلے تو اندھیری رات تھی تو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے جو ایسے کیا تو اُس میں سے روشنی نکلنے لگی تو جدھر جدھر رسولؐ ہاتھ کو لے جاتے روشنی اُدھر اُدھر ہو جاتی اور رسولؐ اُس نور میں نور کو ڈھونڈنے لگے بچوں تک پہنچ گئے۔ اصحاب کہنے لگے یا رسولؐ اللہ لایئے حسنؑ کو ہمیں دے دیجئے ہم اُٹھالیں حسینؑ کو ہم اُٹھالیں کہا کوئی قریب نہ آئے۔ دونوں بچوں کو ہم ہی اُٹھائیں گے ایک طرف سے حسنؑ کو لیا گود میں دوسری طرف سے حسینؑ کو لیا گود میں اور دونوں کو لے کر چلے اب یوں جو لے کر چلے تو آگے حسنؑ اور حسینؑ ہیں گویا دو علم ہاتھ میں ہیں رسولؐ نے دو علم اُٹھائے ہیں ایک سبز علم ہے ایک سرخ علم اور اصحاب کا جلوس پیچھے پیچھے آ رہا ہے۔ جلوس نکالنا بدعت نہیں ہے جلوس ہوتا ہی حسنؑ حسینؑ کا ہے۔ شاہراہ پہ جلوس نکلوا کے رسولؐ نے دکھا دیا۔ بچے مل گئے گھر میں پہنچا دیئے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ مسجد میں پہنچے صحن میں گئے بچوں کو سامنے بٹھایا اصحاب چاروں طرف بیٹھ گئے اب آواز دی کہا اے میرے پیارے اصحاب ہم تمہیں راز کی باتیں بتائیں، کہا حضورؐ بتایئے، کہا ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ بتاؤ اس روئے زمین پر باپ کے اعتبار سے افضل ترین کون ہے؟ یا رسولؐ اللہ آپ بتایئے میرے دونوں بچے حسنؑ اور حسینؑ ان کا باپ علیؑ ہے دیکھئے شجرہ بتا رہے ہیں نا! تقریر خاتمے پر آ گئی کیا، ہم تمہیں بتائیں کہ ماں کے اعتبار سے اس روئے زمین پر کون افضل ہے؟ سب نے کہا آپ بتایئے، کہا حسنؑ اور حسینؑ ان کی ماں فاطمہ سَیِّدۃُ النساء العالمینؑ ہے کہا ہم تمہیں بتائیں

Presented by Ziaraat.Com

کہ نانا کے اعتبار سے افضل کون ہے؟ ہاں رسول اللہؐ بتایئے کہا حسنؑ اور حسینؑ۔ ان کا نانا میں ہوں۔ اب یہاں پہ رُک جانا چاہیے تھی بات رُکی نہیں ہے پورا شجرہ بتائیں گے، اے میرے اصحاب میں بتاؤں کہ دادا کے اعتبار سے اس روئے زمین پر افضل ترین کون ہے؟ کہا فرمایئے کہا میرے شہزادے حسنؑ اور حسینؑ ان کا دادا ابو طالبؑ، ہے اب کوئی بولے کافر ہے روایت تو آ گئی اب درآیت کر کے بتا دو کہ روایت جھوٹی ہے روایت تو حضرت عائشہ سے ہے، جھوٹی ہو کیسے ہو سکتی ہے۔ صدیقہ نے سنائی ہے ایک بار آواز دی کہا ہم بتائیں کہ نانی کے اعتبار سے روئے زمین پر فضیلت کس کو حاصل ہے؟ کہا ہاں فرمایئے کہا میرے راج دلارے حسنؑ اور حسینؑ ان کی نانی خدیجہؑ کبریٰ ہیں پتہ چلا کہ عالمِ اسلام میں نہ تو خدیجہؑ جیسی نانی آئی ہے اور نہ ابو طالبؑ جیسا دادا کسی کو ملا دیکھئے رسولؐ افضل ترین کہہ رہے ہیں اُس کے بعد کہتے ہیں کہ اے اصحاب کیا میں بتاؤں کہ اس روئے زمین پر چچا کے اعتبار سے افضل ترین کون ہے؟ کہا بتایئے کہا حسنؑ اور حسینؑ کے چچا عقیلؑ اور جعفرؑ ہیں جعفرؑ کا رُتبہ کیا کہنا، افضل ترین، کہا ہم تمہیں کیا بتائیں کہ پھوپھی کے اعتبار سے افضل ترین کون ہے؟ بتایئے کہا اُمِ ہانی حسنؑ اور حسینؑ کی پھوپھی ہیں، روایت اب رُکی، اب ذرا غور کیجئے گا شجرہ جب کسی کا بتایا جاتا ہے تو دو چیزیں ساتھ ساتھ چلتی ہیں یہ باپ ہے یہ ماں ہیں یہ دادا یہ نانا کچھ سوچ رہے ہیں آپ! تقریر میری ختم ہو رہی ہے اب زیادہ نہیں سمجھاؤں گا۔ سمجھانے کو بہت کچھ ہے وقت نہیں ہے میرے پاس جب شجرہ بتایا جاتا ہے تو کیسے؟ دو طرف کا شجرہ بتایا جاتا ہے۔ یہ باپ ہے، یہ ماں ہے، یہ دادا ہے یہ

دادی ہے، یہ نانا ہے، یہ نانی ہیں، یہ چچا ہے یہ ماموں ہیں، یہ پھوپھی ہیں، پھوپھی پہ بات رُک گئی کیوں؟ یہاں ماموں تو ہیں نہیں، اُمِ ہانی پھوپھی تو اگر رسولؐ کی کوئی اور بیٹی ہوتی تو یہ حسنؑ اور حسینؑ کی خالہ ہوتیں جزاک اللہ۔ اب بتایئے کہ حسینؑ کی سوانح حیاتِ مبارکہ پر اِس رُخ سے کسی نے تجزیہ کیا؟ کہ اسلام کی بہت سی ایسی بحثیں جو تاریخ میں غلط فہمیاں پیدا کر رہی ہیں وہ حسینؑ کے صدقے میں حل ہو رہی ہیں۔ چار بیٹیاں نہیں صرف ایک بیٹی تھی۔ اگر کوئی بیٹی ہوتی تو حسینؑ اُمِ سلمٰیؑ کو ساتھ رکھ کر کہتے ہیں نانی جو ساتھ رہتی ہیں تو کوئی خالہ بھی تو گھر میں ہوتی۔ پھوپھی موجود ہیں، حسینؑ کی نانیاں موجود ہیں گھر میں ہم نے نہیں سنا کہ اس گھرانے میں کوئی خالہ بھی تھیں حسینؑ کی۔ اگر اور بیٹیاں ہوتیں تو انہیں حسنؑ اور حسینؑ خالہ کہتے تو خالہ تھی ہی نہیں اس لئے کہ فاطمہؑ اکلوتی بیٹی تھیں اور اگر تھیں بھی تو اولاد بھی تو ہوگی اور اولاد ہوگی تو وہ حسینؑ کے خالہ زاد بھائی اور بہن ہوتے تو اکسٹھ ہجری میں تو ہوں گے تو سب کربلا جا رہے ہیں یہ لوگ کیوں نہیں جا رہے؟ کربلا میں کوئی امامِ حسینؑ کا خالہ زاد بھائی ملا کسی کو؟ چچا زاد بھائی تو آئے ہیں مسلمؑ ابنِ عقیلؓ تو رسولؐ نے شجرہ یہیں تک کا تو بتایا تھا۔ بس ہوگئی جناب تقریر چونکہ عقیلؓ کا ذِکر کیا تو مُسلمؑ کو آنا تھا۔ اگر ماموں یا خالہ ہوتیں تو اُس کی اولاد کو بھی کربلا میں آنا تھا لیکن رسولؐ کی زبان رُکی ہے کہ اب نہ خالہ ہیں نہ شجرہ ہے خالہ یا ماموں کا، اب آپ بنا لیں نبیؐ کے داماد بہت سے داماد بنا لیں، آپ بناتے رہیں داماد، لیکن کربلا میں کسی کا حصہ نہیں ہے۔ کربلا میں ابو طالبؑ کی اولاد کا حصہ ہے جعفرِ طیارؓ کی اولاد آئی ہے مُسلم بن عقیلؓ کی اولاد آئی ہے اور ایک نہیں دس بیٹے۔ عقیلؓ کے

Presented by Ziaraat.Com

دس بیٹے اور آٹھ پوتے سعید بن عقیلؑ کا بیٹا بھی ہے کربلا میں چھوٹا سا جعفر بن عقیلؑ کا بیٹا بھی ہے۔ محمد بن عقیلؑ کا بیٹا بھی ہے۔ لیکن نجانے کیا مسلمؑ کے بیٹوں نے قربانی دی کہ مسلمؑ اور بچے دونوں تاریخ میں سب سے آگے بڑھ گئے۔ قربانی عظیم اور عجیب قربانی ہے اللہ سب کو زیارت کروائے یہ فرات کے کنارے دو گنبدوں والا روضہ جو بنا ہے آپ دیکھ کر آئے ہیں۔ بس اس کے دروازے میں آپ داخل ہوئے پھر آپ کے آنسو کوئی روک نہیں سکتا۔ ضریح تک پہنچتے ہوئے آپ میں ہمت نہیں رہ پاتی اس لئے کہ یہ وہ بچے ہیں جو رات کی تاریکی میں کوفے میں باپ سے بچھڑ گئے۔ چھوٹے چھوٹے بچے بس آج تین محرم ہوگئی دیکھتے ہی دیکھتے دن گزرتے چلے جائیں گے اور آپ یہ ہی کہتے جائیں گے ہائے رونے کی حسرت رہ گئی تو اب جتنے بھی قطرے اب گر جائیں جس ذکر پر بھی مبارک ہے، یہ غم مبارک ہیں آپ کے آنسو جو فاطمہؑ کے رومال تک یہ آنسو پہنچ جاتے ہیں دو بچے اور پیار بھرے انداز میں یہ عالم ہو گیا کہ نعلین ٹوٹ گئیں راستہ چلتے چلتے سر کے عمامے گر گئے بال اُلجھ گئے سر پہ گرد بیٹھ گئی مہینوں گزر گئے سال گزر گیا جسم کا کرتا چھٹ گیا اور یہ عالم کہ بعض وقت یہ ہوتا تھا کہ چلتے چلتے جب چھوٹا بھائی پیچھے رہ جاتا تو بڑا بھائی سمجھ جاتا اور بیٹھ کے کانٹے نکالنے لگ جاتا اور کبھی چھوٹا بھائی کہتا بھائی آپ کے پاؤں میں زیادہ کانٹے ہیں اور چھوٹا بھائی بڑے بھائی کے کانٹے نکالنے لگتا چھپ چھپ کے جنگلوں میں کہاں رہیں کہاں جائیں کیا کریں بس آپس میں یہی کہتے تھے بقول میر انیسؔ

Presented by Ziaraat.Com

ایک ایک لعین کوفے میں دشمن ہے ہمارا　　اک دوست تھا ہانی سو وہ دنیا سے سدھارا
بیٹھیں کہیں چھپ کر نہیں اتنا بھی سہارا　　غربت میں ہمیں باپ کے مرجانے نے مارا

غربت میں کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا
شمعیں بھی جلاؤ تو اُجالا نہیں ہوتا

ہم سا بھی زمانے میں نہ ہوگا کوئی مجبور　　تیجا تو کریں باپ کا اتنا نہیں مقدور
وارد ہیں وہاں رحم کا جس جا نہیں دستور　　ماں دُور، پدر دُور، چچا دُور وطن دُور

کس سے کہیں سِن چھوٹے ہیں اور رنج بڑے ہیں
بابا کے تو مرنے سے تباہی میں پڑے ہیں

ایک دوسرے سے یہی کہتے ہوئے بڑھتے ہوئے چلے جاتے تھے رات کو سوئیں کہاں خطرہ ہے دشمن کا ایک رات ایک منزل ایسی آئی کہ فرات کا کنارہ جب آیا کہیں بھی کوئی ایسی جگہ نہ تھی کہ چھپ کے بیٹھ جائیں تو بھائی سے بھائی کہنے لگا اگر ہم فرات کے کنارے سو گئے تو یہ راستہ ہے لوگ صبح کو پانی بھرنے آئیں گے ہم کو پکڑ کے ابنِ زیاد کے پاس لے جائیں گے۔ ہم ماں کے پاس کیسے پہنچیں گے۔ اماں ہمارا انتظار کر رہی ہوں گی کیا کریں؟ بھائی نے بھائی سے کہا کہ یہ جو درخت ہے سامنے ہم اس کی شاخوں پر سو جائیں دونوں بھائی چڑھ گئے اور دونوں بھائی بانہوں میں بانہوں کو ڈال کر پتوں کے درمیان لیٹ گئے لیکن نیند نہیں آئی ذرا سا بھی پتا کھڑکتا تو چونک جاتے یہاں تک کہ صبح ہوگئی اور داروغۂ زندان مشکور کے گھر کی کنیز پانی بھرنے آئی جب وہ اپنا برتن لے کر فرات میں پانی بھرنے لگی اور جھک کر اُس نے چاہا کہ پانی بھرے تو اُس نے ایک بار فرات کی لہروں میں دو چمکتے ہوئے چاند دیکھے تو وہ

Presented by Ziaraat.Com

بڑی حیران ہوئی کہ رات تو ختم ہوگئی اب تو سورج نکل رہا ہے یہ دو چاند کہاں سے نظر آ رہے ہیں؟ ایک بار اُس نے گھبرا کر درخت کی طرف دیکھا اب جو دیکھا کہ دو خوفزدہ بچے اسی کی طرف دیکھ رہے ہیں زیادہ نہیں پڑھوں گا بس دو چار جملے اس روایت کو میں زیادہ نہیں پڑھ سکتا مجھ میں ہمت نہیں ہے۔ خدا آپ کو اس روضے پہ لے جائے جب آپ وہاں پہنچیں گے تو اکثر ایسا ہوتا ہے خدام ضریح کھول دیتا ہے جب میں گیا تو نہیں معلوم مجھ پہ کیا کرم ہوا کہ ضریح کا دروازہ کھل گیا ناصر رضا میرے ساتھ تھے ہم لوگ ضریح کے اندر داخل ہو گئے دو ننھی ننھی قبریں ایک محمدؑ کی ایک ابرہیمؑ۔ بس دو چار جملے کنیز نے ایک بار دیکھا کہا اتنے خوب صورت بچے نہیں دیکھے، ڈرے ہوئے کیوں ہو گھبراؤ نہ نیچے اتر آؤ ہم تمہارے ہمدرد ہیں ہم سمجھ گئے تم مسافر ہو پریشان ہو کہا ہماری شکایت تو نہیں کرے گی؟ کہا نہیں نہیں تم کون ہو؟ کہا ہم آل محمدؐ کے گھرانے کے ہیں بس یہ سنتا تھا کنیز پیروں کو چومنے لگی کہنے لگی اچھا ہوا تم نے بتا دیا ہماری جو مالکہ ہے نا وہ بھی فاطمہؑ سے بہت محبت کرتی ہے ہم تمہیں لے کر چلیں گے تو ہماری مالکہ بہت خوش ہو جائے گی یہ حارث کی زوجہ ہے جو اس کنیز کی مالکہ ہے بچوں کو لے کر آئی اب جو گھر میں لے کر آئی تو مالکہ نے کہا کہ پانی نہیں لائی؟ کہا بی بی پانی کیسا آپ کے گھر تو دولت آئی ہے۔ آپ کے گھر تو نعمت آئی ہے دیکھئے تو ہم دو چاند کے ٹکڑے لائے ہیں کہا یہ کون بچے ہیں اتنے خوب صورت؟ مگر ان کے سروں پر مٹی پڑی ہوئی ہے، پیر ان کے مٹی میں بھرے ہوئے ہیں۔ کہا بی بی آپ کو نہیں معلوم یہ فاطمہؑ کے گھر کے بچے ہیں یہ محمدؐ کے گھرانے کے بچے ہیں کہا کس کے بچے ہیں؟ کہا

Presented by Ziaraat.Com

وہ مظلوم کوفہ جو مارا گیا مسلمؑ یہ اُس کے بچے ہیں، یہ سننا تھا کہ مالکہ قدموں سے لپٹ گئی پہلے کام یہ کیا کنیز سے کہا کہ ذرا ننھے ننھے کپڑے لا، ان کے کپڑے بدلوا پہلے ان کے سر کی مٹی کو صاف کر پانی لا کے ان کا سر دھو دے۔ بچوں کو سجا دیا۔ آنکھوں میں سرمہ لگا دیا یہ کہا کہ ہم خدمت کرنا چاہتے ہیں اور ایک حجرہ خالی کر کے بچوں کو سلا دیا۔ آدھی رات ہوئی تو حارث گھبرایا ہوا آیا، خُود اُتار کے ایک طرف پھینکا، تلوار ایک طرف رکھی، کہا کم بخت کہاں سے آتا ہے کہاں کا ارادہ ہے، کہا ابنِ زیاد کہتا ہے، مسلمؑ کے بچے کہاں ہیں؟ ہم رات بھر ڈھونڈتے رہتے ہیں لیکن بچے نہیں ملتے۔ یہاں تک کہ آدھی رات گزری جب صبح آئی تو اُس نے دیکھا کہ اُس کی زوجہ بار بار ایک حجرے کی طرف جاتی ہے کھانا لے کے کبھی پانی لے کر۔ اُس نے کہا کہ تو بار بار اُس حجرے کی طرف جاتی ہے کون ہے یہاں کس کے لئے پانی لے جاتی ہے کھانا کس کے لئے لے جاتی ہے؟ کہا تجھ سے کیا مطلب؟ تو اپنا آرام کر کہا نہیں میں دیکھوں گا کہ کون ہے؟ بس مالکہ روکتی رہ گئی حارث اُس حجرے کی طرف بڑھ گیا، اب میرے پاس روایت کے جملے نہیں ہیں جو میں بیان کروں۔ مرزا دبیرؔ نے عجیب بات کہی کہ جب وہ گیا اور حارث نے بچوں کو دیکھا تو بے اختیار کہا سارے زمانے میں تلاش کر رہا تھا اور تم یہاں ہو۔ ہمارا انعام رُکا ہوا تھا۔ اُس کے بعد کیا ہوا بس مرزا دبیرؔ کی ایک بیت پڑھے دیتا ہوں اس لئے روایت کے جو جملے ہیں وہ پڑھنے کی مجھ میں ہمت نہیں ہے۔

ڈر گئے سہم گئے ہائے وہ مسلمؑ کے پیارے
یا علیؑ کہنے پہ ظالم نے طمانچے مارے

Presented by Ziaraat.Com

اب اس سے زیادہ میں کیا پڑھوں؟ بچوں کی مشکیں باندھ کر فرات کے کنارے آیا جہاں سے بچے چلے تھے وہیں آیا صبح کا وقت تھا فجر کا تلوار نکالی بچوں نے کہا ہمیں مار ڈالے گا؟ جب چلا تھا تو مالکہ قدموں سے لپٹی جاتی تھی اور کہتی کہ خدا کے لئے چھوڑ دے ان بچوں کو بچوں پہ رحم کر بڑی فریاد کی اُس نے لیکن بچوں کو کھینچتا ہوا فرات کے کنارے لایا۔ ایک جملہ بس ایک جملے کی زحمت دینا چاہتا ہوں اور میں نے آپ کی زحمتوں کو تمام کیا آپ نے بڑا گریہ کیا۔ جزاک اللہ، یہ جملے سنیں گے تو آپ بہت روئیں گے اور جب یہ جملہ یاد آیا تو مسلمؑ کے لاڈلے شہزادے مظلوم کے دلارے آپ کو بہت یاد آئیں گے کبھی شبِ جمعہ آپ رونا چاہیں تو یہ جملے یاد کر لیجئے گا آپ رو پڑیں گے آپ کا دل خود مجلس کرنے لگے گا۔ بس وہ جملہ سنانا چاہتا ہوں۔ ایک بار بچوں نے کہا ایسا کر ہماری زلفیں کاٹ لے۔ اُس زمانے میں یہ قاعدہ تھا کہ بازار میں جب غلام بکتے تھے تو اُن کی زلفیں کاٹ دیتے تھے اگر زلفیں ہوتیں تھیں تو لوگ کہتے تھے کہ کسی امیر گھرانے شاہی خاندان کا بچہ چُرا کے لایا ہے۔ اس لئے زلفیں کاٹ دی جاتی تھیں یہ پہچان تھی بکنے والے غلاموں کی کہ زلفیں کٹی ہوں بچوں نے کہا زلفیں کاٹ دے اور بازار میں لے جا کے فروخت کر دے۔ کیوں ہمیں قتل کرتا ہے۔ بچوں کی بس یہ تمنا ہے کہ کسی طور پر اماں سے مل جائیں۔ اگر ہم قتل ہو گئے تو ماں پر کیا گزرے گی۔ اس لئے چاہتے ہیں بازار میں بک جائیں، غلام بن کر سہی ماں تک مدینے پہنچ جائیں بچوں کو نہیں خبر کہ ماں مدینے میں نہیں ہے۔ ارے کتنے بے کس بچے ہیں انہیں خبر ہی نہیں کہ کربلا میں ماں پر کیا گزری؟ اتنے معصوم بچے ہیں۔ بس ایک جملے کی

Presented by Ziaraat.Com

زحمت ہے، بس وہی جملہ میں اُس جملے کے قریب آ رہا ہوں، کہا ہمیں قتل نا کر، جب تلوار اُٹھاتا تو بڑا کہتا پہلے مجھے چھوٹا کہتا پہلے مجھے۔ دونوں بھائی لپٹ گئے کہا اچھا ایسا کر ہم دونوں لپٹے ہوئے ہیں دونوں کی گردنیں ساتھ میں کاٹ دے۔ کیونکہ ہم سے نہیں دیکھا جائے گا کہ ایک بھائی دوسرے بھائی کے سامنے قتل ہو جائے، لیکن ملعون نے طے کیا ہوا تھا کہ ایک بھائی کو دوسرے بھائی کے سامنے قتل کرے گا۔ لیکن جب سر کاٹا تو سر کو تو زلفوں سے پکڑ کر اپنے پاس رکھا مگر لاشے کو فرات میں پھینکا ابھی وہ جملہ میں نے کہا نہیں آخری جملہ تاریخ میں یہ ہے کہ ایک بھائی کا لاشہ فرات میں رُکا رہا جب دوسرا لاشہ بھی فرات میں پہنچا تو دونوں لاشے بانہوں سے لپٹے اور لپٹ کر لہروں کے ساتھ چلے لاشے تو چلے گئے، دونوں کے سر فخر کے ساتھ حارث ابنِ زیاد کے دربار میں لے گیا اور تکبیر کا نعرہ بلند کیا۔ ابنِ زیاد ملعون نے کہا کیا بات ہے؟ کہا وہ جو تو نے کہا تھا کہ بچوں کو تلاش کر کے لاؤ، بچے ہمیں مل گئے تو کہا بچوں کو لایا نہیں؟ کہا بچوں کو تو نہیں لایا قتل کر دیا یہ رہے بچوں کے سر کہتے ہیں کہ دربار میں جیسے ہی بچوں کے سر نظر آئے سارے درباری دھاڑیں مار مار کر رونے لگے اور ابن زیاد جیسا ظالم پیروں کے بل تخت پر کھڑا ہو گیا کہا یہ کیا کیا؟ اب سمجھئے گا! کیا ستم ہوا ہے ابنِ زیاد جیسا ظالم کہنے لگا یہ کیا کر دیا تو نے؟ زندہ کیوں نہیں لایا کیوں مارا؟ اُس نے کہا جلاد کو بلاؤ اس نے معصوم بچوں کو کیوں مارا؟ جس جگہ پر ان بچوں کو حارث نے مارا ہے وہیں لے جا کے جلاد اس حارث کے ٹکڑے کر دے۔ آخری جملہ کہنا چاہ رہا ہوں۔ خدا کے لئے مجھے معاف کیجئے گا لیکن آخری جملہ میں کبھی کبھی پڑھتا ہوں جو آج میں پڑھنا

Presented by Ziaraat.Com

چاہتا ہوں آل عباؑ میں خواتین بہت شدت سے آتی ہیں اُن کے لئے، یہ جملہ اُن کے لئے ہے۔ اب آپ بھی سن لیں اس جملے کو جلاد حارث کو لے کر چلا ابنِ زیاد کا حکم تھا وہیں مارنا اس کو جہاں بچوں کو اس نے قتل کیا۔ جلاد حارث کو لے کر آیا اور وہاں قتل کرنا چاہتا تھا لیکن فرات کے کنارے جب آیا تو دیکھا ایک خون کا نالہ بہہ رہا ہے دیکھئے آخری جملہ میں نے نہیں کہا ایک خون کا نالہ بہہ رہا ہے اور ایک بار کھڑے ہو کر اُس خون کے نالے کو وہ دیکھنے لگا کہنے لگا حارث یہ تو بتا یہ خون بہہ رہا ہے اس میں پیروں کے نشان کیسے بنے ہوئے ہیں؟ کہا یہ مت پوچھو، کہا بتا کیا ہوا؟ بس آخری جملہ حارث کہنے لگا جب میں نے گلا کاٹا تو دونوں بچوں کے لاشے تڑپتے ہوئے پیر رگڑتے ہوئے خون میں بہت دور تک گئے یہ بچوں کے پیروں کے تڑپنے کے نشان ہیں ماتم حسینؑ حسینؑ حسینؑ!

Presented by Ziaraat.Com

چوتھی مجلس

حسینؑ کا ظہورِ نور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے درود و سلام محمدؐ و آلِ محمدؐ کے لئے

سنہ ۱۴۲۱ھ کے عشرۂ محرم کی امام بارگاہِ آلِ عبؑا میں آپ حضرات چوتھی تقریر سماعت فرما رہے ہیں۔ موضوع ہے "امام عالی مقام کی سوانح حیات" جیسا کہ میں نے آغاز میں ہی معصوم کے نام کی صفات بیان کی تھیں یہ نام علم الٰہی میں تھے اور ان ناموں کو اس سے پہلے کسی نے استعمال نہیں کیا نہ کسی کا نام عرب میں یا دنیا میں کہیں بھی کسی نبیؑ کے خاندان میں کسی کا رکھا گیا۔ یہ ضرور ہے کہ اللہ نے جبریلؑ امین سے کہا کہ میرے حبیبؐ سے یہ کہو کہ دو بیٹے ہارونؑ کے تھے ایک کا نام شبرؑ تھا ایک کا نام شبیرؑ تھا انہی کے ناموں پر دونوں کے نام رکھے جائیں لیکن عبرانی میں جو شبرؑ کے معنی ہیں عربی میں وہ معنی ہیں حسنؑ اور جو شبیرؑ کے معنی ہیں عبرانی سے عربی میں جو ہیں وہ حسینؑ تو چونکہ نام کا ترجمہ حسنؑ اور حسینؑ ہوا اور اصل نام شبر اور شبیرؑ ہے اس لئے ہمارے دونوں شہزادوں کو شبرؑ و شبیرؑ بھی کہتے ہیں اور حسنؑ اور حسینؑ بھی کہتے ہیں۔ صلوٰۃ، پڑھئے گا چونکہ حدیث رسولؐ یہ تھی کہ یا علیؑ تم میرے لئے اسی طرح ہو جیسے موسیٰؑ کے لئے ہارونؑ تھے تو جب شبیہ کامل

Presented by Ziaraat.Com

ہوگی تو اس طرح ہوگی کہ جیسے ہارونؑ کے بچے موسیٰؑ کے بچے کہلائے۔ اسی لئے کہ موسیٰؑ کے ہاں اولاد نہیں تھی۔ موسیٰؑ کو بھی اللہ نے صرف ایک بیٹی دی تھی لیکن یہاں مسئلہ یہ تھا کہ دونوں سگے بھائی تھے۔ اس لئے موسیٰؑ کی بیٹی کی اولاد موسیٰؑ کی اولاد نہ بن سکی۔ اس لئے ہارونؑ کی ہی اولاد موسیٰؑ کی اولاد اور بعدِ موسیٰؑ وارث قرار پائی۔ اللہ جو مثالیں بیان کر چکتا ہے اُن مثالوں کو بار بار بیان کرتا ہے تاکہ انسانوں کے ذہنوں میں محفوظ رہے اور ہم تاریخ انبیاء میں یہ بات پاتے ہیں کہ انبیاءِ ماسبق کے خاندانوں میں جو باتیں گزریں اُس کی شبیہ اگر ہم کہیں پاتے ہیں تو وہ آلِ محمدؐ کے گھرانے میں پاتے ہیں۔ اُمت کے کسی اور گھرانے میں وہ باتیں نہیں ملتیں۔ اس لئے انبیاء کا گھرانا ہی یہ ہے تو سلسلے میں وراثت میں جہاں نبوتیں ولایتیں آ رہی ہوں۔ اُس گھرانے کا کیا کہنا اور اُس گھرانے کے مقابل کائنات کا کوئی اور گھرانا کیسے آ سکتا ہے؟ یہ کائنات کا افضل ترین گھرانا ہے اور یہاں کی ہر بات اللہ کی پسندیدہ بات ہے جب کسی بچے کا نام رکھا جاتا ہے، جب اُس کی ولادت ہوتی ہے تو وہ اُس بچے کی سوانح حیات کا اہم ترین باب ہوتا ہے اور جب ہم امامِ حسینؑ کی سوانحِ حیات بیان کر رہے ہوں تو ظاہر ہے کہ وِلادت کا لمحہ اور نام رکھنے کی رسم سب سے اہم ہوگی اور میں بارہا پڑھ چکا کہ کس طرح نام رکھا گیا لیکن چونکہ میں بار بار کئی تقریروں میں حسینؑ کے معنی بتا چکا تو اس وقت آگے بڑھ جاؤں تمہید میں یہ کہہ کر کہ اس نام کی ایک خصوصیت اس نام کی ایک عظمت ایسی ہے جو ذہن انسانی کو حیران کر دیتی ہے یعنی تمام ناموں کے مقابل ایک صفت ایسی ہے کہ سارے ناموں کو آپ سامنے رکھیں تو اس نام میں ایک اہمیت قدرت نے رکھی اور وہ اہمیت یہ رکھی کہ یہ چار نام علمِ الٰہی میں تھے اور اِن کا

Presented by Ziaraat.Com

ظہور نہیں ہوا تھا۔ محمدؐ، علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ بعد میں یہ سنت قرار پائی کہ انہی ناموں کو معصومینؑ میں دہرایا گیا۔ یہی نام پھر بار بار رکھے گئے کیوں کہ عظیم نام تھے اس لئے یادگار کے طور پر انہی ناموں کو دہرایا گیا۔ اب آپ یہ دیکھئے کہ معصومینؑ میں یہ نام کس طرح دہرائے گئے؟ محمدؐ، علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ۔ اب بعدِ حسینؑ جو بیٹا پیدا ہوا اُس کا نام علیؑ رکھا گیا۔ حسینؑ کے بعد جو بیٹا علیؑ کے یہاں پیدا ہوا اُس کا نام محمدؐ رکھا گیا، یہ سب خطابات اور القابات ہیں اور ذہن میں رکھا کیجئے اصل نام یعنی ہمارے مولا علیؑ کے سو نام ہیں ہر امام کے سمجھئے اتنے اتنے نام ہیں اور ہر ہستی جو صفت پاتی تھی اسی صفت سے انہیں پکارا جانے لگا حالانکہ وہ نام پہلے سے علمِ الٰہی میں ہوتا تھا اور قرآن میں موجود بہت سے ایسے نام ہیں جن سے ہم نا آشنا ہیں کہ حسنؑ کے اور نام کیا ہیں؟ حسینؑ کے اور نام کیا ہیں؟ لیکن بے شمار نام ہیں اسی طرح بعد کے آئمہ کے بھی ہیں تو چوتھے امام کو ہم کبھی زین العابدین کے نام سے یاد کرتے ہیں کبھی سیدِ سجاد کے نام سے ظاہر کرتے ہیں، کبھی سید الساجدین کے نام سے یاد کرتے ہیں تو یہ سب القابات و خطابات ہیں جو جو صفات زمانے والے پاتے گئے اُس اُس نام سے پکارتے گئے، لیکن اللہ بتاتا گیا کہ ہاں ان کا سجدہ ہاں ان کی عبادت تو یہ عبادت کرنے والوں کی زینت بن گئے۔ یہ سجدہ کرنے والوں کے سردار بن گئے لیکن نام علیؑ ہے اسی طرح پانچویں امام کا نام محمدؐ ہے باقرؑ خطاب ہے۔ اب اُس کے بعد دو نئے نام خاندانِ معصومینؑ میں ظہور کرتے ہیں جو اس سے پہلے معصومین میں نہیں رکھے گئے اور وہ دو نام ہیں پانچویں امام کے بعد چھٹے امام کا نام جعفر، یہ نیا نام ہے لیکن جعفرؑ کے ساتھ لفظِ صادق کو لازمہ قرار دیا گیا۔ اس لئے کہ اس کے بعد جتنے بھی جعفر آئیں، میر جعفر

Presented by Ziaraat.Com

تک بھی جعفرآتے رہے ہیں تو جب ان کا نام لینا تو صادق ضرور کہنا، یہ لازمہ ہو گیا، چھٹے امام کے بعد جو نام رکھا گیا وہ پھر نام تھا موسیٰؑ لیکن لازمہ قرار دیا کہ ان کے نام کیساتھ کاظم ضرور کہنا۔ اس لیئے کہ موسیٰؑ گزر چکے ہیں اور موسیٰؑ کو اپنی ہیبت کی وجہ سے بار بار غصہ آتا تھا موسیٰؑ کو اتنا غصہ آتا تھا کہ جب اللہ موسیٰؑ کو فرعون کے دربار میں بھیجنے لگا تو اللہ نے وحی کی اور تاکید کی جا تو رہے ہو ہاتھ میں عصا بھی ہے غصہ نہ آ جائے، ذرا فرعون سے نرمی سے بات کرنا یعنی اللہ میاں بھی چاہتے تھے موسیٰؑ کے غصے کو کنٹرول کرنا اُن کی ہیبت اور مزاج سے اللہ بھی واقف تھا تو موسیٰؑ کی ہیبت زمانے میں بیٹھی ہوئی تھی تو معصوم کے گھرانے میں جب موسیٰؑ آیا تو اللہ نے کہہ دیا اپنے پیغمبر سے تو پھر اسے کاظم کہنا اسے موسیٰؑ کی طرح بات بات پہ غصہ نہیں آئے گا۔ کاظم کے معنی ہیں غصے کو ضبط کرنے والا اس لیئے یہ موسیٰ کاظم کہلائے گئے۔ اُس کے بعد جو امام آئے پھر اُن کا نام علیؑ رکھا گیا خطاب رضاؑ ہے نام علیؑ ہے آٹھویں امام کا۔ پھر جب نویں امام آئے اُن کا نام محمدؐ رکھا گیا نام محمدؐ ہے خطاب تقیؑ ہے۔ دسویں امام آئے تو اُن کا نام علیؑ رکھا گیا لیکن خطاب نقی ہے۔ پھر گیارہویں امام آئے تو ابھی تک وہ نام دہرایا نہیں گیا تھا پنجتن کا یعنی حسنؑ ابھی تک ایک محمد ہوتا ایک علیؑ ہوتا اب حسنؑ کا نام پہلی بار گیارہویں امام کا رکھا گیا حسنؑ نام حسنؑ ہے خطاب یا لقب عسکریؑ ہے اور پھر اس کے بعد جو امام آیا اُس کا نام پھر سے محمد رکھا گیا۔ آخری امام کا نام محمد ہے تو آپ نے دیکھا علیؑ محمدؐ، علیؑ محمدؐ کتنے علیؑ کتنے محمدؐ، علیؑ سے علیؑ تک اور محمدؐ سے محمد تک درمیان میں علیؑ اور محمدؐ کے علاوہ ایک جعفرؑ اور ایک موسیٰؑ اور ایک حسنؑ لیکن معصومین میں نام حسینؑ کو دہرایا نہیں گیا۔ یہ ہے ایک واحد صفت حسینؑ کی کہ چودہ معصوم میں حسینؑ ایک ہیں حسنؑ

Presented by Ziaraat.Com

دو ہیں علیؑ کئی ہیں محمدؐ کئی ہیں مگر حسینؑ ایک ہے۔ اس کے معنی ہیں کہ علم الٰہی میں یہ بات تھی کہ حسینؑ کے لئے بہت سی چیزیں لازم ہیں کیوں کہ اگر دوسرا حسینؑ ہوتو پھر دوسری زینب بھی ہو۔ اگر دوسرا حسینؑ تو دوسری کربلا بھی ہو اس لئے حسینؑ کو پروردگار نے اپنی طرح واحد رکھا ایک حسینؑ رہے تو زمانے میں پھر اب ایک ہی حسینؑ رہے گا اور اس جملے پر آپ کو خوش ہونا چاہئے کہ جب حسینؑ ایک ہے پھر کربلا بھی ایک رہے گی تو پھر مصرعہ جو ہر کا غلط ہو گیا۔

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

جب حسینؑ ایک ہیں تو دوسری کربلا نہیں ہوسکتی تو پھر اللہ نے نہیں چاہا کہ اس نام کو معصومینؑ میں دُہرایا جائے ہاں اولادِ معصومین جب چاہیں اس نام کو رکھیں تو تجزیہ کرنے والوں نے دانشوروں نے بتایا کہ جتنے دُنیا میں مسلمان ہیں اسلامی ناموں میں جتنے نام اب تک رکھے جاچکے ہیں جتنے نام رکھے گئے ہیں پیغمبروں پر آئمہؑ پر اصحاب پر سب سے زیادہ جو نام مسلمانوں نے اپنے بچوں کے جو رکھے ہیں وہ حسینؑ پر رکھے گئے اور کہا گیا ہے کہ ہر تیسرے مسلمان کا نام حسینؑ پر ہوتا ہے چاہے وہ سنی ہو شیعہ ہو وہابی ہو اہلِ حدیث ہو بریلوی ہو لیکن حسینؑ نام رکھنا ہر ایک فخر سمجھتا ہے محمد حسینؑ غلام حسینؑ یعنی نام کچھ بھی رکھے ساتھ میں وہ حسینؑ لگا کر خوش ہو جاتا ہے اگر باپ نہ بھی رکھنا چاہے تو ماں کا اصرار ہوتا ہے کہ ہم نے منت مانی تھی کہ بیٹا حسینؑ نے دیا ہے تو نام میں حسینؑ لگے گا اور یہ حسینؑ کا ایک معجزہ ہے اور یہ معجزہ اس لئے ہے اس میں گھبرانے کی پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں کہ جہاں تقدیر میں بیٹا اللہ نہ لکھے تو وہاں حسینؑ تقدیر بدل کر اُسے بیٹا دے دیتے ہیں اس لئے کہ یہ تقدیروں کو بدلنے والے ہیں اب یہاں پر مرضی کی

Presented by Ziaraat.Com

بات آجاتی ہے کسی کی تقدیر میں اللہ نہیں لکھتا، نہ لکھے لیکن اگر حسینؑ کہہ دیں کہ لکھ دے یعنی مرضیٔ الٰہی حسینؑ کے نام پر فوراً ہاں میں آتی ہے یہی معجزہ ہے حسینؑ کا کہ آپ نے علم تھاما تابوت تھاما عزاخانے میں گئے آپ نے اپنی مراد بیان کی کہا آپ نے اللہ سے وسیلہ دیا حسینؑ کا اب اللہ کے ہاں سے نہیں نہیں ہے اور یہ نہیں کیوں نہیں ہے؟ اس لئے نہیں ہے کہ نہیں تو میرا حسینؑ کر چکا اب حسینؑ کے نام پر میں نہیں کہوں گا نہیں، میرے لئے حسینؑ نے ایک نہیں کی ہے اور وہ نہیں ایسی ہے کہ اگر وہ نہیں حسینؑ نہیں کرتے تو میرا دین ختم ہو جاتا اور وہ نہیں یہ تھی کہ جب سوال ہوا بیعت کا تو حسینؑ نے کہا نہیں۔ اس نہیں نے دین کو بچا لیا اس لئے اللہ نے ارادہ کیا کہ ہم حسینؑ کے نام پر نہیں نہیں کریں گے کوئی بھی مانگے کسی بھی مذہب کا کسی مکتبہ فکر کا ہو کوئی بھی مانگے ہم اُس کی دعا کو قبول کریں گے، حسینؑ سفارش کر رہے ہیں اور انسان کیا ہے پروردگار بتانا چاہتا تھا کہ ملائکہ معصوم ہوتے ہیں وہ بھی حسینؑ کی طرف دیکھ رہے ہوتے ہیں حسینؑ پیدا ہوئے تو مدینے میں چراغاں ہو گیا خوشی کا یہ عالم تھا رسولِ اکرمؐ کا جیسا کہ کل میں نے وضاحت کی کہ جب امام حسنؑ پیدا ہوئے تو پیغمبر مدینے میں موجود تھے اور جب حسینؑ پیدا ہوئے تب بھی مدینے میں موجود تھے کہیں باہر نہیں تھے۔ وقتِ ولادت جیسے ہی خبر ہوئی کہ بچے کی ولادت ہوئی نبیؐ تشریف لے آئے اور بعض روایتوں میں یہ ہے کہ اُس دن جس دن ان دونوں شہزادوں کا ظہور ہوا نبیؐ وہیں موجود تھے فاطمہؑ کے گھر میں اور کبھی علیؑ نبیؐ کو دیکھتے تھے اور کبھی نبی علیؑ کو دیکھتے تھے نور کا انتظار ہے کہ اب پانچواں حصہ آنے والا ہے نور کا۔ نور نور کا انتظار کر رہا ہے انوار رُکے ہوئے تھے کہ یہ آخری نور آئے اور نور سے نور مل جائے اس لئے بچوں کو سب

Presented by Ziaraat.Com

سے پہلے ولادت کے بعد نبیؐ کی گود میں دیا گیا حسنؑ کو بھی اور حسینؑ کو بھی۔ اس موقع پر جب کسی کی سوانح حیات لکھی جاتی ہے تو بعض چیپٹر (chepter) بڑے اہم ہوتے ہیں مثلاً ولادت کا چیپٹر بہت اہم ہوتا ہے پھر جوانی کے آغاز کا چیپٹر بڑا اہم ہوتا ہے، شادی کا چیپٹر بہت اہم ہوتا ہے لیکن یہ عجیب بات ہے کہ امامِ حسینؑ کی سوانح حیات جتنی بھی لکھی گئی ہیں اُن میں یہ سارے چیپٹر تشنہ ہیں اور ہمارا کام یہ نہیں ہے کہ ہم لکھی ہوئی کتاب کو [illegible]زر سنا دیں بلکہ جو تشنگی ہے ہم چاہتے ہیں اُن جگہوں کو ہم بھر دیں۔ آپ ذبحِ عظیم جو مشہور کتاب ہے اُردو میں اُسے پڑھیں گے تو جلدی جلدی دس پندرہ صفحوں میں جوانی اور بچپن کو لکھ کے مصنف فوراً کربلا پہنچ جاتا ہے اور پوری کتاب کو کربلا سے بھر دیتا ہے۔ حق یہی ہے کہ حسینؑ کی سوانح حیات کا سب سے بڑا حصہ کربلا ہے لیکن کم از کم اُس چیپٹر کی بھی تفصیل لکھئے کہ کیسے پیدا ہوئے؟ کیسے جشن ہوا؟ کیسے پرورش ہوئی؟ کیسے بڑے ہوئے؟ کیسے جوان ہوئے؟ جوانی کے واقعات کیا ہیں؟ شادی کیسے ہوئی؟ شادی کے وقت حالات کیا تھے؟ بچے کیسے پیدا ہوئے؟ ستاون سال کی زندگی کو آپ ایک جلد میں کتاب کیوں لکھنا چاہتے ہیں دو جلدوں میں لکھ دیجئے ایک چیپٹر وہ ہو کہ جو پیدائش سے لے کر جوانی تک کا ہو اور دوسرے میں آپ پوری کربلا لکھئے۔ کتابِ حسینؑ کو آپ کیوں جلدی ختم کرنا چاہتے ہیں۔ مختصر کیوں کرنا چاہتے ہیں، جو کتاب چودہ سو برس میں ختم نہیں ہوئی ہے اُس کو آپ چند صفحات میں کیوں سمیٹنا چاہتے ہیں اور پھر ابھی سوانح حیات رُکی کہاں ہے؟ روز معجزات ہو رہے ہیں روز واقعات ہو رہے ہیں صفحات بڑھتے جا رہے ہیں روزناموں کے کئی ہزار جلدوں میں ہے سوانح حیات لندن میں عربی، انگریزی

Presented by Ziaraat.Com

اور اُردو میں حسینی انسائیکلو پیڈیا لکھا جا رہا ہے دو سو سینتالیس جلدوں میں اور جلدیں تیار ہو چکی ہیں اب چھپنا شروع ہو رہی ہیں۔ ہندوستان میں ندوے کے اہل سنت علماء نے جو پروگرام بنایا ہے اُس میں بھی حسینی انسائیکلو پیڈیا کی جو جلدیں مقرر کی ہیں وہ دو سو ہیں تو دو سو سے کم میں تو بات ہو نہیں رہی حالانکہ میں تو دو سو پر بھی راضی نہیں ہوں۔ بات دو ہزار تک میں کہیں جا کے ختم ہو گی اس لئے کہ سنہ ۲۰۰۰ء ہے اور سوانحِ حیات کو آپ مدینے سے نہ شروع کیجئے ہمیشہ حسینؑ کی سوانح حیات خلقتِ آدمؑ سے پہلے شروع کیجئے اس لئے کہ حسینؑ کا سفر ہر نبیؑ کے سفر کے ساتھ ساتھ ہے۔ حسینؑ کشتی نوحؑ میں بھی ہیں۔ عصائے موسیٰؑ کے واقعہ کے وقت بھی حسینؑ موجود ہیں، حسینؑ قید خانے میں یوسفؑ کے ساتھ آئے ہوئے ہیں جب عیسیٰؑ صلیب پر چڑھ رہے ہیں اُس وقت بھی حسینؑ موجود ہیں ہر نبیؑ کے ساتھ ساتھ محمدؐ بھی علیؑ بھی حسنؑ بھی اور حسینؑ بھی ہیں اور آنے والی تقریروں میں بتاؤں گا کہ صرف انبیاء نہیں بلکہ سقراط جو یونان کا سب سے بڑا فلسفی ہے صرف سُقراط نہیں بلکہ چین کا سب سے بڑا دانشور کنفیوشس گزرا ہے وہ، ہندوستان کے بڑے بڑے رہنما بدھ، مہاویر، زرتشت، رام، لکشمن کوئی ایسا نہیں ہے جس نے اپنی حیات کی معراج پر حسنؑ اور حسینؑ کو نہ پکارا ہو تو یہ سب تو حسینؑ کی ولادت سے پانچ ہزار سال دس ہزار سال پہلے گزرے ہیں لیکن یہ سب حسنؑ کو بھی جانتے تھے حسینؑ کو بھی جانتے تھے ذرا آپ خود سوچئے کہ جب دنیا کا یہ عالم ہے تو عرش پہ کیا عالم ہو گا اس لئے کہ فرشتے تو حسنؑ اور حسینؑ کو خلقتِ آدمؑ سے پہلے سے پہچانتے تھے عالم بالا کے فرشتوں کے لئے حسنؑ اور حسینؑ کا نور نیا نہیں تھا۔ یہی وجہ تھی کہ خلقتِ آدمؑ سے لاکھوں برس پہلے عالم بالا میں جب

Presented by Ziaraat.Com

فرشتے عبادتوں میں مشغول تھے تو جس کا نام فطرس ہے اُس کی بھی ایک ڈیوٹی تھی، جو سجدے میں ملائکہ تھے وہ سجدے میں تھے جو رکوع میں تھے وہ رکوع میں تھے جو قنوت میں تھے وہ قنوت میں تھے اور ہزاروں برس سے وہ یہ کام کر رہے تھے۔ سجدہ ہے تو سجدہ ہے رکوع ہے تو رکوع ہے۔ سب مصروف عبادت تھے، عالمِ بالا میں ایسے میں فطرس ایک بڑا فرشتہ تھا۔ اللہ کا اسی طرح سے ایک اور بھی واقعہ اس متعلق ہے کبھی موقع آیا تو سناؤں گا کہ ایک اور فرشتہ تھا اُس کا نام دردائیل یا صلصائیل تھا لیکن اس وقت میں فطرس کا واقعہ آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں کہ فطرس عبادت کرتے کرتے اُس کے دل میں خیال آیا اور خیال یہ آیا کہ عالمِ بالا میں جتنے فرشتے عبادت کرنے والے ہیں اُن میں سب سے میں اولیٰ ہوں اور میرے جیسی عبادت کسی نے نہیں کی بس جیسے ہی یہ خیال آیا پروردگارِ عالم نے جبریلِ امیں کو حکم دیا کہ فطرس کا ایک بازو توڑ دو، اس کی یہ سزا ہے کہ اس کا ایک پر ایک بازو توڑ دو اور اس کو خلاؤں کی تاریکی میں سب سے نیچے جہاں ارض ہے وہاں کسی گہرے، اندھیرے کنوئیں میں پھینک دو۔ یہ ہے اس کی سزا یہ خیال تجھے کیسے آیا کہ تجھ سے بڑا عبادت گزار کوئی نہیں۔ دیکھئے ذرا سا سمجھئے گا فرشتہ تھا اُس نے فرشتوں کی عبادت کو دیکھا تھا دیکھ کر اپنا اور اُن کا موازنہ کیا تھا وہ حق پر تھا اُس نے دیکھا ہوگا کہ جتنے فرشتے عبادت کر رہے ہیں اُن میں میری عبادت افضل ہے لیکن سزا کیوں ملی؟ اور سزا پائے معصوم جس سے خطا نہیں ہوسکتی تو خطا تو تھی نہیں، تھا ترکِ اولیٰ یعنی اپنے کو اولیٰ سمجھ کے اولیٰ کو ترک کیا۔ ترکِ اولیٰ اور ہے خطا اور گناہ اور ہے گناہ نہیں ہے ترکِ اولیٰ ہوا ہے معصوم سے خطا نہیں ہوتی یعنی اگر اولیٰ کو ترک کردے معصوم تو یہ ہی اُس کے لئے

Presented by Ziaraat.Com

سزا کا مستوجب بن جاتا ہے اُس کے اوپر سزا واجب ہوجاتی ہے تو اللہ یہ نہیں کہتا کہ ہاں فرشتوں میں تو بڑا ہے ٹھیک ہے لیکن یہ خیال کیوں آیا، نہیں تجھ کو نہیں معلوم جب فرشتے پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اُس سے پہلے سے کچھ لوگ ہماری عبادت کررہے ہیں تو یہ تجھے کیسے خیال آگیا کہ ہم سے بڑا عرشِ اعظم پر ہم سے بڑا عبادت کرنے والا نہیں ہے؟ تو جب سزا پائی اور پھینکا گیا اور فرشتوں نے اُس کو زنجیروں میں باندھ کر خلاؤں میں پھینک دیا اور تاریک کنویں میں قید کردیا تو جب وہ سزا پارہا تھا اور پھینکا جارہا تھا خلا کی پستی کی طرف تو اُس نے جبریلؑ سے ایک سوال کیا کہا جبریلؑ تم سیّد و سردار ہو ملائکہ کے تو یہ تم ہی بتا سکتے ہو کہ کیا میری خطا معاف بھی ہوسکتی ہے جو ترکِ اولیٰ جو خطا مجھ سے ہوئی ہے یہ معاف بھی ہوسکتی ہے؟ تو جبریلؑ نے کہا کہ ہاں اللہ نے لوح پر لکھ دیا ہے کہ ہم نے ایک دن مقرر کیا ہے کہ نیک کاموں کو صلہ دیں گے اور برائیوں کی سزا دیں گے۔ کہا کیا لکھا ہے؟ کہا اُس میں لکھا ہے کہ قیامت کا دن جب آئے گا تو اُس دن فیصلہ ہوگا تو ہم نیکیوں کا صلہ دے دیں گے اور جو برائیاں کریں گے ہم اُن کو اُس کی سزا دیں گے تو بے اختیار فطرس نے کہا جبریلؑ یہ تو بتاؤ کہ ہم تو تاریکی میں ڈالے جارہے ہیں تو ہم کو کیسے معلوم ہوگا کہ آج قیامت آگئی؟ تو جبریلؑ نے کہا کہ فطرس آسمان کی طرف دیکھتے رہنا بس اب تمہارا ایک کام ہے اب تو تم گرفتار ہو اب تو کوئی کام ہے نہیں تمہارا تو تم اپنی عمر اُس میں گزار دینا کہ تم عرش کی طرف دیکھتے رہنا اور جس دن آسمان کے سارے دروازے کھل جائیں اور کروڑوں فرشتے آسمان سے اُترنے لگیں تو سمجھ لینا کہ قیامت کا دن آگیا۔ بس وہ دن ہے تمہاری بخشش کا دن اُس دن تمہارا ترکِ اولیٰ تمہاری خطا معاف ہوجائے گی۔

Presented by Ziaraat.Com

لاکھوں برس گزر گئے لاکھوں برس ایک فرشتے نے انتظار کیا آسمان کو دیکھ کر کہ کب دروازے کھلیں گے کب فرشتے اُتریں گے؟ ایک دن لاکھوں برس کے بعد فطرس نے یہ دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھلنے لگے اب آسمان کے دروازوں کو تو فرشتہ ہی پہچان سکتا ہے ہم اور آپ وہ دروازے نہیں دیکھ سکتے یا جو معراج میں جائے اُس کو نظر آئیں گے یا اگر راکٹ (rocket) وہاں تک چلے گئے ستاروں سے ہوتے ہوئے، ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں، تو اُن جہانوں کے دروازے بھی ہیں آسمانوں میں دروازے ہیں حدیثوں میں موجود ہے۔ ایک بار فطرس نے دیکھا کہ آسمانوں کے دروازے کھلنے لگے اور فرشتوں کے لشکر اُترنا شروع ہوئے اور صبح سے شام ہوگئی کہ ملائکہ کے پروں کی آواز فطرس کے کانوں سے ٹکراتی تو برسوں کے بعد اُس نے فرشتوں کے پروں کی آواز سنی تھی، اُسی سے خوش ہو رہا تھا اور بس وہ یہ دیکھتا ہے کہ فرشتے اُترتے ہیں اور کسی طرف چلے جاتے ہیں۔ ایک بار ہوتے ہوتے دن گزر رہا تھا تو اُس نے دیکھا کہ کئی کروڑ فرشتوں کو لئے ہوئے جبریلؑ امین اُترے اور بالکل فطرس کے قریب سے جب یہ قافلہ گزرنے لگا تو فطرس نے پکار کر جبریلؑ کو سلام کیا اور کہا بھائی جبریلؑ کیا قیامت آگئی؟ قیامت کا دن آگیا؟ دیکھیئے اُس کی خوشی کا کیا عالم ہوگا؟ آج تو میری خطا بخشی جائے گی آج قیامت کا دن ہے جبریلؑ نے مسکرا کر کہا نہیں ابھی تو قیامت نہیں آئی تو کہا کہ تم نے تو کہا تھا کہ عرش کے دروازے کھلیں گے اور فرشتے اُترنے لگیں گے تو کہا ہاں وہ تو قیامت کے دن کی پہچان ہے لیکن آج قیامت نہیں آئی تو کہا پھر یہ صبح سے یہ سارے فرشتے جا کہاں رہے ہیں تو کہا تمہیں معلوم نہیں تو لو ہم بتاتے ہیں کہ آج آخری پیغمبرؐ کے ہاں چھوٹا

Presented by Ziaraat.Com

نواسہ حسینؑ پیدا ہوا ہے اور آسمانوں کے دروازے کھولے گئے ہیں کہ عرش کے جتنے فرشتے ہیں وہ جائیں اور نبیؐ کو سلام کریں اور نواسے کی مبارک باد دیں۔ اب ہم جا رہے ہیں مبارک باد دینے کو۔ ایک بار فطرس نے کہا بھائی جبریلؑ یہ تو خوشی کا دن ہے ہم بھی چل سکتے ہیں کہا آ جاؤ چلو ہمارے ساتھ چلو ہم تمہیں لے کر چلتے ہیں کچھ غور کیا آپ نے؟ ایک خطا کار ہے یہاں جبریلؑ کو کیا حق ہے کہ اللہ کا پھینکا ہوا اور بغیر اللہ کے اِذن کے جبریلؑ اُسے یہاں سے لے جائے قیدی کو نکال کر لیکن جبریلؑ کو یہ معلوم ہے کہ حسینؑ کے معاملے میں اللہ کسی کو روکتا نہیں۔ بھئی آج چوتھی تقریر ہے آپ سن رہے ہیں میں نے وعدہ کیا تھا کہ آپ اپنے حاضر دماغ کے ساتھ حسینؑ کا علم غیب میں نہیں ہے حضور میں ہے تو ہر وقت آپ کا ذہن حاضر رہے تا کہ ہماری تقریر آگے بڑھتی جائے اور منزل کی بلندیوں تک پہنچے اور وہ آپ کے ذہن میں محفوظ ہو جائے۔ جبریلؑ نے کہا آؤ چلو حسینؑ کا معاملہ اگر نہ ہوتا تو جبریلؑ کی مجال نہیں تھی کہ کہتا آؤ میرے ساتھ چلو۔ فطرس نے کہا کہ میرا بازو ٹوٹا ہوا ہے۔ میں چل نہیں سکتا، جبریلؑ نے کہا میں سہارا دوں گا۔ نہیں سمجھے آپ؟ ایک بے سہارا اگر حسینؑ کا نام بھی لے تو دوسرا حسینی فوراً اُسے سہارا دیتا ہے۔ حسینیت کے علاوہ یہ انسانی ہمدردی کہیں پر بھی نہیں ملے گی۔ یہ فرشتوں میں بھی ہے جنات میں بھی ہے، یہ خوبی انسانوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ نام حسینؑ ایسا ہے کہ آپس میں محبت پیدا ہو جاتی ہے کیا یہ سارے جتنے یہاں پر بیٹھے ہیں کیا یہ آپس میں رشتہ دار ہیں؟ کیا یہ سب ایک دوسرے کو جانتے ہیں؟ لیکن یہ سب کے سب ایسے ملے بیٹھے ہیں کہ جیسے یہ ایک ہی خاندان کے افراد ہیں۔ یہ کیسے ملے بیٹھے ہیں محبت سے یہ محبت کس نے عطا کی ہے؟ اُس کا نام

Presented by Ziaraat.Com

حسینؑ ہے، سب چہرے پہچانے ہوئے ہیں۔ امام صادقؑ سے پوچھا گیا کہ مولا بہت غور سے سنیئے گا حسینؑ بھائی بہت توجہ سے بڑے کام کی بات ہے۔ مولا سے کسی راوی نے کہا کہ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اچانک کوئی چہرہ نظر آئے تو مولا اُسے دیکھ کر نفرت سی ہوتی ہے بات کرنے کو دل نہیں چاہتا اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انجانے میں کوئی نیا چہرہ نظر آئے اُس کی طرف دل کھینچنے لگتا ہے اُس سے گلے ملنے کو دل چاہتا ہے اُس سے باتیں کرنے کو دل چاہتا ہے۔ اُس کی خاطر کرنے کو دل چاہتا ہے مولا اس کا سبب کیا ہے؟ کہا عالم بالا میں جن روحوں نے حسینؑ کی محبت کا اقرار کیا ہے وہ سب ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں اور جتنے حسینؑ کے دشمن ہیں اُن سے نفرت ہو جاتی ہے۔ انجان مل جائے تو محبت ہو جاتی ہے۔ مسافرت میں اور جب یہ پتہ چل جائے کہ حسینی ہے محبت بڑھ جاتی ہے اور جب یہ معلوم ہو کہ یزیدی ہے تو ہم تو عالم بالا سے پہچانتے ہیں اُن چہروں کو ہم تو چہرے پڑھ کر پہچان لیتے ہیں حسینی ہے کہ نہیں۔ محبت حسینؑ سے پیدا ہوتی ہے اس لئے کہ محبت کا مرکز حسینؑ ہیں۔ جبریلؑ امین نے کہا ہم تمہارا بازو تھام کر لے چلیں گے لے کر چلے لیکن کہا دیکھو بارگاہ بڑی ہے ادب کا مقام ہے فطرس اب تم باہر ٹھہرو ہم جاتے ہیں مبارک باد دینے جب تک اِذن نہ مل جائے تم اندر نہیں جا سکتے نہیں سمجھے آپ؟ روضے پہ گئے ہیں جو لوگ انہیں معلوم ہے پہلے اذنِ دخول پڑھنا پڑتا ہے کیوں بھئی زائرین یہیں سے تو کاروان جاتے ہیں حسین بھائی بھی جاتے رہتے ہیں زائرین جاتے ہیں تو کیا ہوتا ہے پہلے اجازت لو پہلے عباسؑ کے روضے پہ جاؤ پہلے علمدار سے کہہ دو کہ آقا کے ہاں جا رہے ہیں پھر دروازے پر پہنچ کر ادب سے وہ زیارت کا ٹکڑا پڑھو کہ مولا دَر پہ آ گئے ہیں اب اذن دیجئے کہ ہم

Presented by Ziaraat.Com

بارگاہ میں داخل ہوں تو آج تو حسینؑ کی بارگاہ بن گئی ہے حسینؑ پیدا ہو گئے ہیں حالانکہ گھر محمدؐ کا ہے، دروازہ محمدؐ کا ہے، لیکن آج محمدؐ کا گھر دربارِ حسینؑ بن چکا ہے اس لئے فطرس باہر ٹھہر جاؤ۔ جبرئیلؑ اندر گئے ایک ایک فرشتہ گیا رسولؐ کو مبارک باددی حسینؑ کی ولادت کی جب جبرئیلؑ نے مبارک باددی تو کہا یا رسولؐ اللہ آپ کو فطرس کا واقعہ معلوم ہے؟ کہا ہماری نگاہوں کے سامنے ہوا ہے اور تم ہم ہی سے کہتے ہو کہ معلوم ہے کیا بات ہے؟ کہا وہ بھی آیا ہے اور وہ در پہ کھڑا ہے وہ صرف آپ کو مبارک باد دینا چاہتا ہے تو رسولؐ نے کہا کہ جبرئیلؑ فطرس کو بلالو کچھ سمجھے! رسولؐ نے بتادیا کہ حسینؑ کے دربار میں اگر کوئی خطا کار بھی آئے گا تو اُسے دروازے پہ روکا نہیں جائے گا۔ اللہ کی مسجد میں کافر نہیں جا سکتا، داخل نہیں ہوسکتا، سامنے مسجد ہے اور اِدھر آصف الدّولہ کا امام باڑہ۔ امام باڑے میں مسجد ہے جامع مسجد لیکن مسجد پہ لکھا ہے نہیں جاسکتے امام باڑے پہ کچھ نہیں لکھا ہندو آیا مسجد سے واپس آ گیا دروازے سے امام باڑے میں داخل ہو گیا نہیں سمجھے کچھ؟ حسینؑ کی بارگاہ وہ ہے کہ کافر آئے مشرک آئے یہودی آئے عیسائی آئے، حسینؑ کسی کو نہیں روکتے۔ اب بھی نہیں سمجھے ارے اگر اُسے کچھ مانگنا ہو مسلمانوں کی مسجد سے تو اللہ سے مانگ نہیں سکتا، تو پھر اب کیا کرے؟ حسینؑ کے در پر جائے اور کہے حسینؑ تمہارے ذریعے سے تم کہو اپنے اللہ سے۔ اب کسی دلیل کی ضرورت ہے؟ دیکھئے ہوا کا جھونکا خود خوشخبری لے کر آیا ہے کہ آپ کیسے سُن رہے ہیں۔ میں آپ کو روایت سُنا رہا ہوں معصومینؑ سے روایت ہے کہ جب ہمارا ذکر ہو رہا ہو اور ہوا کا جھونکا آئے تو سمجھ لینا کہ سواریاں آئی ہیں۔ روایت ہے مستند روایت ہے ایک درود تو پڑھئے یہ باتیں معرفت والوں کی سمجھ میں آئیں گی ہر کوئی

Presented by Ziaraat.Com

نہیں سمجھے گا پھر صلوٰۃ پڑھیے بھئی ہم کچھ دیکھ رہے ہیں ہم کچھ سمجھ رہے ہیں آپ کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا ہے ذرا بلند آواز سے درود پڑھیے۔ لمحہ وہ تھا کہ حسینؑ جھولے میں تھے اور عالم نبیؐ کا یہ تھا کہ کبھی جھولے میں لٹا دیتے کبھی اُٹھا لیتے اور جب اُٹھا لیتے تو خوشی کا یہ عالم تھا کہ لوگوں کا مجمع تھا کہ مبارک باد دینے کے لئے مدینے کی گلیاں بھر گئی تھیں اور پروں کی آوازیں فرشتوں کی مدینے والوں نے پہلی بار سنی تھیں کہ فرشتوں کے پروں کی پرواز کی آواز مدینے والوں نے سنی اور رات بھر دن بھر سات دن تک یہ جشن رہا ہے۔ مبارک باد کا اور عقیقہ یوں ہوا ہے حسینؑ کا کہ علیؑ کو حکم دیا تھا کہ جتنے جانور ملتے جائیں کٹواتے جاؤ یہ حسینؑ کا عقیقہ دعوت کرتے جاؤ دستر خوان نہ رُکے سخی آ گیا ہے دستر خوان تو اس سخی کا جاری رہے گا سب کے دستر خوان بند ہو جائیں گے رزق حسینؑ کا ہے بس دستر خوان آج سے جاری ہو گیا حسینؑ آ گئے ہیں پانی ان کا کھانا ان کا مدینے والے کھانا کھا رہے ہیں، دستر خوان بچھا ہوا ہے اور سب کے سب آ رہے ہیں۔ ایسے میں رسولؐ کا یہ حال ہے خوشی کے مارے جیسے جیسے مجمع بڑھتا ہے چہرہ خوشی سے سرخ ہوتا جاتا ہے اور جب حسینؑ کو جھولے سے اُٹھا لیتے ہیں تو گود میں لے کر خوشی میں ٹہلنے لگتے ہیں اور ایسے میں مُبارک باد لیتے ہیں جب دیکھتے ہیں کہ بالکل سو گئے ہیں تو پھر جھولے میں لٹا دیتے ہیں۔ تو یہ لمحہ وہ تھا کہ جھولے میں لیٹے تھے اور ابھی ابھی گود میں اُٹھایا تھا بس چند لمحے ہوئے تھے گود میں اُٹھایا تھا کہ ایک بار جبریلؑ نے فطرس کا ذکر کیا تھا اور نبیؐ گود میں حسینؑ کو لئے ہوئے کہتے ہیں بلاؤ فطرس کو ڈرتا ہوا سہما ہوا ترکِ اولیٰ کا خطا وار فطرس داخل ہوا اور وہیں سے آواز دی نبی اللہ میرا آپ پر سلام، مبارک ہو آپؐ کے بیٹے آپ کے نواسے کی ولادت آپ کو

Presented by Ziaraat.Com

مبارک ہو۔ نبیؐ نے مبارک باد قبول کی اب ایک جملہ اُس نے کہا کہ اس مولود کے صدقے جو آج پیدا ہوا ہے تو آج آپ کا معبود میری یہ خطا معاف کر سکتا ہے۔ بس یہ کہنا تھا کہ نبیؐ کے چہرے پر ایک جلال آیا اور کہا فطرس اپنے اس ٹوٹے بازو کو جا کر اس جھولے سے مس کر۔ اب اُسے کیا چاہئے تھا اندھے کو کیا چاہئے آنکھیں۔ دوڑتا ہوا گیا اور ہلتے ہوئے جھولے سے ایک بار اُس نے اپنے ٹوٹے ہوئے بازو کو مس کرنا شروع کیا ابھی مس کیا تھا کہ کلیاں پھوٹیں پر نکلے، دیکھتے ہی دیکھتے بازو بڑھنے لگا خوشی کے عالم میں وہ دیکھتا جاتا ہے کہ بازو اُس کا پورا ہوتا جاتا ہے۔ یاد رکھئے گا جو بازو اُس کا ٹوٹا ہے وہ نہیں ہے یہ بازو دوسرا ہے وہ بازو واپس نہیں آیا یہ ذہن میں رکھیئے گا تب تقریر سمجھ میں آئے گی نیا بازو آیا اور ایک بار خوشی کے عالم میں اُس نے دیکھا کہ لاکھوں برس کے بعد میرا بازو مجھے واپس ملا۔ ایک بار اُس نے اپنے پرانے بازو کو اُٹھایا اور قبلے کا رُخ کیا اور پھر دوسرا بازو اُٹھایا اور آہستہ آہستہ لا کر دونوں بازوؤں کو آپس میں ملایا اور ملا کر ایک بار اِدھر دیکھا ایک بار اُدھر دیکھا نبیؐ نے مسکرا کر کہا کیا دیکھتا ہے؟ ایک بار فطرس نے کہا! یا رسولؐ اللہ میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ ایک اللہ کا عطا کیا ہوا ہے ایک حسینؑ کا عطا کیا ہوا ہے، میں دونوں میں کوئی فرق نہیں پاتا۔ اللہ کے عطیے میں اور حسینؑ کے عطیے میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ عطیے دونوں ایک جگہ سے آتے ہیں اس لئے فرق نہیں ہوتا اور جس بازو پہ حسینؑ لکھ جائے اب چلا غور کیجئے گا واپس ہوا جیسے ہی واپس ہوا اور فرشتے واپس ہوئے تو کہتے ہیں کہ لاکھوں برس بعد اُس نے پرواز کی تو روایت میں آخری جملہ یہ ہے کہ جس وقت واپس ہو کر مبارک باد دے کر جھولے کو چوم کر حسینؑ کے قدم چوم کر نبیؐ کے قدم چوم کر اب جو فطرس نے پہلی

Presented by Ziaraat.Com

پرواز کی لاکھوں برس کے بعد اور جب پروں کو پھیلایا تو یہ کہتا ہوا چلا ارے میرا کیا کہنا میں آزاد کردۂ حسینؑ ہوں تو کہتے ہیں کہ جب پرواز کرتا ہوا ملائکہ کے درمیان میں پہنچا تو ملائکہ نے فطرس کو اور اُس کے پروں کو چوما اور یہ لکھا ہوا ہے معصومینؑ کی روایت سے کہ اب تک فطرس یہ کہتا ہے میں اس لئے فخر کرتا ہوں فرشتوں میں کہ آزاد کردہ حسینؑ ہوں کچھ سمجھے؟ جب کل فخر کیا تھا کہ مجھ سے بڑا عبادت گزار کوئی نہیں تو سزا پائی تھی اور آج فخر کرتا ہے کہ میں حسینیتؑ میں سب سے آگے ہوں تو حسینیتؑ میں فخر کرنے پر سزا نہیں ملتی۔ جزاک اللہ سنی تقریر آپ نے خوب سنی جو حق ہے آپ کو سننے کا آج میں نے وِلادت کے چیپٹر کو کمپلیٹ (complete) کر دیا۔ اب انشاء اللہ ہم آگے جوانی اور شادی کے چیپٹر کو آپ کے سامنے بیان کریں گے جو کتابوں میں آپ کو نہیں ملتا ہم وہ حصے پورے کرتے چلے جائیں گے۔ وہ نہیں دُہرانا ہے جو آپ بار بار پڑھ چکے ہیں۔ اب یہاں پر سائنس کا زمانہ ہے کمپیوٹر کا زمانہ ہے ایک سوال ہے اور وہ سوال سائنس کی روشنی میں حل ہو جائے تو جو سائنسی ذہن رکھتے ہیں یہ سوال اُن کے لئے تحفہ ہے۔ یہ بتایئے کہ رسولؐ نے یہ کیوں نہیں کہا کہ فطرس آ کے دوڑ کے حسینؑ سے مَس کر لے، مجھ سے مس کر لے تیرے پر نکل آئیں گے، جا وہ جھولا لکڑی کا سامنے ہے اُس سے جا کے اپنے ٹوٹے بازو کو مَس کر لے تو آج نبیؐ جھولے کی عظمت سمجھا رہے ہیں یاد رکھئے گا کل کی مجلس کے بعد یہاں جھولا برآمد ہوگا اور اسی موضوع پر میں پھر گفتگو کروں گا۔ آج میں نے موضوع شروع کیا ہے کل یہ کامل ہوگا۔ جھولے کی عظمت بتانا چاہتے تھے نبیؐ۔ نہیں ایک اور بات، جب آپ اپنے گھر میں بجلی لگواتے ہیں لائٹ لیتے ہیں لائٹ آتی پاور ہاؤس

Presented by Ziaraat.Com

پاور ہاؤس (power house) سے ہے لیکن تار ڈائریکٹ (direct) پاور ہاؤس سے نہیں آ رہا ہے۔ بلکہ ایک جگہ آپ کٹ آؤٹ لگاتے ہیں وہیں سے لائٹ کبھی کبھی فیوز (fuse) ہو جاتی ہے جب کٹ آؤٹ (cut out) نکالا تو معلوم ہوا کہ کٹ آؤٹ میں ایک باریک تار ہوتا ہے وہ جل گیا ہے تو آپ پھر ایک باریک سا تار دونوں پیچوں پر باندھ کے کٹ آؤٹ لگا دیتے ہیں لائٹ آ جاتی ہے۔ آلِ عبا جگ مگ کر رہا ہے اتنے بڑے بڑے بلب جل رہے ہیں لائٹ ہاؤس سے بجلی آ رہی ہے ایک باریک سے تار کے ذریعے یہ ہزاروں بلب روشن ہیں کیا مطلب ہے؟ تو سائنس دان یہ کہے گا آپ کو جتنی لائٹ کی ضرورت ہے اُتنی ہی دی جائے گی اگر ڈائریکٹ لائٹ ہاؤس سے فل پاور (full power) کے ساتھ لائٹ دے دی جائے تو سارے بلب پھٹ جائیں گے۔ جب وولٹیج تیز ہو جاتا ہے تو کیا ہوتا ہے بھائی؟ ارے سارے بلب خراب ہو جاتے ہیں فیوز (fuse) ہو جاتے ہیں فریج بند ہو جاتا ہے سارے ریڈیو، ٹی وی (T.V) بیکار ہو جاتے ہیں۔ وولٹیج زیادہ ہو گیا تو جتنے کی ضرورت ہے آپ کو اُتنی ہی تو دی جا رہی ہے اُس باریک سے تار سے اب آپ کو کیا سمجھانا ہے ذہین سامعین یہاں بیٹھے ہیں فطرس کو جتنی شفا کی ضرورت تھی اُتنی جھولے میں تھی اگر حسینؑ سے مس ہو جاتا تو کیا ہوتا، حسینؑ فطرس کے لئے پاور ہاؤس ہیں۔ دیکھئے اس طرح بہت مشکل ہے کہ میں آپ کو سمجھا سکوں اور بچوں کے ذہنوں کو مضبوط کر سکوں۔ جب آپ جاتے ہیں کربلا تو قبرِ حسینؑ اصل کہاں ہے؟ تہہ خانے میں ہے اُس کے اوپر ایک اور قبر کی شبیہ اُس کے اوپر ضریح ہے اُس میں لکڑی کا تابوت ہے لیکن اصل قبر کہاں ہے؟ وہ تہہ خانے میں ہے ہر معصوم کی قبر اوپر نہیں

Presented by Ziaraat.Com

ہے اور ہم جا کے کہاں لپٹتے ہیں ضریح سے۔ پتہ چلا ہمیں جتنے وولٹیج (voltage) کی ضرورت ہے اتنا دیا جا رہا ہے۔ نورانی ہیں وہ نورانی ہیں وہ ہوتا کیا ہے؟ بڑے بڑے علماء نے لکھا ہے جو پہنچ گئے نیچے زینہ اُتر کے تیسرا زینہ نہیں اُتر پاتے موت ہو جاتی ہے۔ سمجھے کچھ؟ اصل قبر عباسؑ کی اگر کوئی دیکھ لے تو پھر کوئی زندہ نہیں آتا اور عباسؑ کی قبر کے لئے اللہ نے یہ انتظام کیا ہے کہ اگر دروازہ کھل بھی جائے تو قبر جس مقام پر ہے چاروں طرف اتنا پانی ہے کہ پانی کی گہرائی نہیں معلوم تو اگر اصل قبر تک عباسؑ کی چلے جائیں تو وہاں جنازے پڑے ہوں۔ اس لئے دور سے زیارت کر کے واپس آ جاتے ہیں کہ تم مر جاؤ گے اور جو مقام جسے مقتل کہتے ہیں جو حبیب ابن مظاہرؑ کی ضریح کے اُلٹے ہاتھ کی طرف نشیب میں آپ اتریں گے جہاں حسینؑ کو قتل کیا گیا اُس مقتل کو ماربل (marble) کے لال اور سبز پتھروں سے بند کر دیا گیا ہے پہلے وہ کھلا تھا کبھی تو پتہ یہ چلا کہ جب عاشور کی رات آتی ہے تو خون اُبلنا شروع ہوتا ہے اس لئے بند کر دیا گیا ہے تاکہ لہو دیکھ کر جو مر گئے، مولا چاہتے ہیں زندہ رہیں میرے ماتم دار، ایسا نہیں ہے کہ زیارت کرنے آئیں چاہنے والے اور مر کر جائیں اس لئے اُس جگہ کو بند کر دیا کربلا زندہ ہے۔ شہید کا لہو کبھی خشک نہیں ہوتا اور فاطمہؑ کے تو دونوں لعل شہید ہوئے ہیں حسنؑ بھی شہید حسینؑ بھی شہید۔ دو بھائی سگے چچازاد بھائی میر وحیدؒ اور میر نفیسؒ، میر وحیدؒ اُنس کے بیٹے اور میر انیسؒ کے بیٹے میر نفیسؒ نے عونؑ و محمدؑ کا مرثیہ لکھا تو مطلع یہاں سے شروع کیا۔

کیا جگر بند شہنشاہ رسالت کو ملے

میر نفیسؒ نے حسنؑ اور حسینؑ کے ذکر سے عونؑ و محمدؑ کا مرثیہ شروع کیا، میر وحیدؒ

Presented by Ziaraat.Com

نے مرثیہ اس طرح شروع کیا:-

پائے کیا حضرتِ زینبؑ نے بھی نایاب پسر

ہاں حضرت زینبؑ نے نایاب پسر پائے، دو بیٹے فاطمہؑ کو اللہ نے دیئے تھے تو ثانی زہراؑ کو بھی دو بیٹے حسنؑ اور حسینؑ جیسے اللہ نے عطا کیئے، ایک کا نام عونؑ ہے دوسرے کا نام محمدؑ ہے اور حسینؑ کی سوانح حیات میں بچوں کا بڑا حصہ ہے۔ حسینؑ کے چچازاد بھائی عبداللہ ابن جعفرؑ کے بیٹے ہیں۔ بہن کے رشتے سے سگے بھانجے ہیں اُسی گھر میں پلے ہیں جہاں علی اکبرؑ پلے تھے، جہاں قاسمؑ پلے تھے وہیں عونؑ و محمدؑ بھی پلے، نور کا گھرانا بچوں نے دیکھا پھر جن کی نانی معصومہ ہو فاطمہؑ زہراؑ، جن کا نانا علیؑ فاتح خیبر ہو پھر دادا بھی بڑا فاتح تھا بچوں کا دادا جعفر طیارؑ جس نے جنگِ موتہ کو فتح کیا جس کے شانے کٹے جو شہیدوں میں افضل ترین رسولؐ کی زبان سے قرار پایا جو جنت میں زمرد کے پروں سے پرواز کرتا ہے یہ بچوں کا دادا ہے باپ اتنا سخی عبداللہ ابن جعفرؑ کہ سخاوت عرب میں مشہور تھی، ماں زینبؑ جیسی عظیم خاتونؑ۔ ابھی آپ نے مرثیہ بھی سنا عاشور کے دن جب لاشوں پر لاشے آنے لگے تو جب کوئی لاشہ آتا تو زینبؑ یہ پوچھتیں فضہ! عونؑ و محمدؑ کے لاشے ابھی تک نہیں آئے کوئی خبر آئی کیا میرے بچوں کے لاشے آ گئے؟ اور جب زینبؑ یہ کہتی ہیں تو فضہ خاموش ہو جاتی ہے ایک بار کہا فضہ ذرا میرے بچوں کو بلواؤ عونؑ و محمدؑ آئے سر جھکائے ہوئے خیمے میں آئے کہا مسلمؑ کے بچوں کی لاشیں آ گئیں اور عونؑ و محمدؑ تم دونوں اب تک میدان میں نہ گئے دونوں نے ہاتھ باندھے کہا مادر گرامی کوئی لمحہ ایسا نہیں ہے جس میں ہم نے ماموں سے اجازت نہ مانگی ہو، مگر ماموں جان جانے نہیں دیتے کہتے ہیں تم میری بہن

Presented by Ziaraat.Com

زینبؑ کی نشانی ہو اے اماں ہم تو قدموں پر بھی گر گئے مگر ماموں نے جانے کی اجازت نہیں دی۔ زینبؑ سمجھ گئیں یہ محبت ہے حسینؑ کی جو بچوں کو میدانِ جنگ میں جانے نہیں دے رہی۔ ایک بار دونوں بچوں کا ہاتھ پکڑ کے پشت پہ کر لیا گویا بچوں کو اپنے پیچھے چھپا لیا اور فضہ سے کہا ذرا میرے بھائی کو بلاؤ۔ اچانک حسینؑ خیمے میں آ گئے اور زینبؑ کے قریب آئے کہا بہن کیا بات ہے؟ بے اختیار زینبؑ نے ہاتھوں کو کھینچ کر دونوں بچوں کو آگے کیا اور دونوں بچوں کو لے کر سات بار بھائی کے گرد طواف کیا سات بار بچوں کو لے کر حسینؑ کے گرد پھریں، کہا زینبؑ یہ کیا کیا؟ کہا بھیا میں نے بابا علیؑ سے یہ سنا ہے کہ جب کوئی بہت بڑی مصیبت پڑے تو صدقہ نکال دینا اے بھیا آج فاطمہؑ کے لعل پر سب سے بڑا مصیبت کا دن ہے میں نے صدقہ نکال دیا اے بھیا جب صدقہ نکل جاتا ہے تو گھر میں صدقہ نہیں رکھا جاتا۔ ارے زینبؑ ابھی بچوں کے لڑنے کے دن نہیں ہیں، کہا نہیں بس میں نے آپ کا صدقہ نکال دیا۔ زہراؑ کے لعل پر سے بچوں کو نچھاور کر دیا، گھوڑے تیار تھے کہتے ہیں ایک بچے کو عباسؑ نے گود میں لے کر بٹھایا ایک کو حسینؑ نے گود میں لے کر سوار کیا۔ جب بچوں نے جھک کر سلام کیا تو ماں نے آواز دی اے عباسؑ یہ جعفر طیارؑ کے پوتے ہیں ذرا کھڑے ہو کر بچوں کی لڑائی دیکھنا۔ میدانِ جنگ میں دونوں نے خوب جنگ کی اور لڑتے ہوئے عمرِ سعد کے خیمے تک گئے ماں نے کہہ دیا تھا عونؑ و محمدؑ پانی کی طرف نظر نہیں ڈالنا فرات کی طرف نہ جانا میرا بھائی پیاسا ہے، لڑتے لڑتے بچے گرے بچوں نے سلام کیا تو حسینؑ نے کہا عباسؑ زینبؑ کے لعل گھوڑوں سے گر گئے، علی اکبرؑ چلے، عباسؑ چلے، حسینؑ چلے، ایک کا لاشہ عباسؑ لائے ایک لاشہ علی اکبرؑ لائے، فضہ

Presented by Ziaraat.Com

نے خیمے کا پردہ اُٹھایا کہا شہزادی کے بچوں کے لاشے آ رہے ہیں۔ بیبیاں دوڑ کے آ گئیں لیلیٰؑ آئیں ربابؑ آئیں کہا زینبؑ کو سنبھالو بچوں کے لاشے آتے ہیں تقریر کا آخری جملہ بیبیاں سمجھ رہی تھیں کہ زینبؑ ماتم کریں گی زینبؑ سینہ کوبی کریں گی۔ ایک بار جیسے ہی لاشے آئے سب نے دیکھا زینبؑ نے اپنی پیشانی زمین پہ رکھی سجدۂ شکرانہ کیا پروردگار تیرا شکر کہ بچوں کی قربانیاں قبول ہوئیں۔ ہائے زینبؑ کے لعلؑ، زینبؑ کے راج دلارےؑ، ماتم حسینؑ۔

پانچویں مجلس

حسینؑ تاریخ بناتے ہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے درود وسلام محمدؐ وآلِ محمدؐ کے لئے

۱۴۲۱ھ کے عشرۂ محرم کی امام بارگاہ آلِ عبؑا میں آپ حضرات پانچویں تقریر سماعت فرمارہے ہیں ''حیاتِ امام حسینؑ'' ہمارا موضوع ہے اور ہم مسلسل اس پر گفتگو کررہے ہیں، کوشش یہی ہے کہ حیاتِ امام حسینؑ سے متعلق اُن گوشوں پر گفتگو ہو جن پر آج تک کسی مورخ کی نظر نہیں گئی یا اُس نے کسی مصلحت کی بنا پر اُن گوشوں کو اپنی تحریر میں شامل نہیں کیا، دیکھئے اور غور کیجئے کسی کی سوانح حیات کو تحریر کرنا یا اُس پر تقریر کرنا اتنا آسان نہیں ہے جتنا لوگ سمجھتے ہیں۔ جب موضوع شروع ہو جاتا ہے تو جہاں نئی نئی باتیں سامنے آتی ہیں وہاں الجھنیں بھی بڑھتی جاتی ہیں، مگر چونکہ استخارے نے اس موضوع کا انتخاب کیا ہے تو انشاء اللہ یہ الجھنیں خود بخود سلجھتی چلی جارہی ہیں، ہماری کوشش صرف اتنی ہے کہ کہیں کسی پہلو سے تشنگی محسوس نہ ہو ہمارے سامعین کو اور جس طرح آپ حضرات معلومات کو اپنے ذہنوں میں محفوظ کررہے ہیں یہ سلسلہ دس دن جاری رہے۔

اس میں تو کوئی شک ہی نہیں کہ ذکرِ حسینؑ ایک معجزہ ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ

Presented by Ziaraat.Com

میں آپ کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ ذاکرِ حسینؑ بھی ایک معجزہ ہے، یہ حسینؑ کی عنایت ہے کہ جو ذکرِ حسینؑ کرتا ہے، حسینؑ اُس کا مرتبہ بھی بلند کردیتے ہیں، آیئے سلسلۂ گفتگو کو آگے بڑھاتے ہیں، نور اور نار کا تھوڑا سا فرق سمجھاتا چلوں کہ نور میں نہ غرور ہوتا ہے نہ اکڑ، نور میں جلال ہوتا ہے نور اِتراتا نہیں، اس کے مقابلے میں نار میں غرور بھی ہے اور اکڑ بھی ہے اور اِترانا تو آپ جانتے ہی ہیں۔

اللہ نہیں چاہتا کہ نار اکڑ دکھائے، مگر جہاں ضد غالب آجاتی ہے وہاں اللہ کسی کو مجبور نہیں کرتا اور وقتِ معلوم تک مہلت دے دیتا ہے کہ وہ اپنی اکڑ پوری کر لے اور وہ چونکہ عادل ہے اس لئے راہ میں رکاوٹیں بھی کھڑی نہیں کرتا، اللہ نے ہمیں ائمہؑ کے ذریعے یہ بصیرت بھی عطا کی کہ دیکھو اور سمجھو کہ لاکھوں برس سجدہ کرنے والا صرف ایک سجدے کا انکاری نہیں ہوا، اُس نے ہمارے حکم کو ماننے سے انکار کیا، اُس نے کارِ قدرت میں مداخلت کی ہے وہ معبود کو سمجھا رہا ہے، وہ اپنے خالق کی خلقت پر مخلوق ہوکر اِترا رہا ہے، اس لئے اُس نے چاہا کہ جب یہ دنیا انسانوں سے آباد ہو تو انسان شیطان کے بہکاوے میں نہ آجائیں تو اُس نے اپنی عبادت کی معراج قرار دیا سجدہ، کیوں؟ اس لئے سجدہ رکھا تاکہ انسان کی اکڑ ختم ہو، اکڑ کو ختم کرنے کے لئے سجدہ رکھا گیا تھا شیطان اگر سجدہ کرلیتا تو سجدے کی ضد ہے اکڑ فرشتوں نے سجدہ کیا یہ اکڑ گیا جو اکڑ جائے تو نکالا جاتا ہے وہ بزم سے نکالا جاتا ہے اور کہہ دیں معصوم کہ اگر نام محمدؐ آجائے تو اتنے جھک جاؤ کہ معلوم ہو کہ سجدہ ہو رہا ہے، سجدہ تو نہیں ہے لیکن تعظیمِ محمدؐ ہے تعظیمِ معصوم ہے۔ ابھی میں لندن گیا تو وہاں دو گروپ چل رہے ہیں، جھگڑا ہو رہا ہے کہ صاحبِ عَلَم پہ سجدہ ہو کہ نہ ہو۔ ضریح پہ سجدہ ہو کہ نہ ہو، روضے پہ جاتے وقت سجدہ ہو یا نہ ہو فتوے

Presented by Ziaraat.Com

چل رہے ہیں یعنی اتنی سختی ہو گئی ہے کہ دوسرے گروپ نے سجدہ گروپ کو امام باڑے میں پولیس سے کہہ کے پابندی لگوادی کہ یہ اندر نہیں آسکتے اس لئے کہ یہ عَلم کے سامنے سجدہ کرتے ہیں، یہ ضریح پہ سجدہ کرتے ہیں تو مجھ سے کہا گیا کہ آپ اس موضوع پہ تقریر کر کے اس مسئلہ کو حل کر دیجئے سجدے پر تقریر کر دیں تو ایک گھنٹے میں مَیں نے وہاں مانچسٹر میں تقریر کی تو میں نے وہاں یہی سمجھایا کہ علماء جو لکھ گئے ہیں آپ اُس پہ عمل کیجئے حضرت امامِ جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا کہ جب ہم امامِ حسینؑ کے روضے پہ پہنچتے ہیں اور ضریح پہ نظر پڑتی ہے دروازے پہ نظر پڑتی ہے تو مولا دل چاہتا ہے کہ سجدہ کر لیں تو امام نے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ تم اپنے دل کو تو روک نہیں سکتے ہو وہاں کی عظمت خود تمہیں مجبور کرتی ہے کہ سجدہ کرو لیکن ذہن میں رکھنا جیسے ہی سجدے میں سر کو جُھکانا فوراً کہہ دینا ''اللہ اکبر'' تا کہ سجدہ تمہارا شرک نہ ہو جائے سر جُھک رہا ہے حسینؑ کے سامنے نام دوبالا ہو رہا ہے اللہ کا اس لئے کہ سجدہ حسینؑ کا ہے نام اللہ کا، سجدہ حسینؑ نے کیا نام اُس کا لیا تو کوئی حرج نہیں ہے کہ آپ امام باڑے میں جاکے سجدہ کر کے کہہ دیں ''اللہ اکبر''، جب ''اللہ اکبر'' کہہ دیا اللہ اکبر ہر شرک کی رَد ہے۔ اسی لئے آپ جائیں ہر معصوم کے روضے کے گنبد پر جو پنجہ لگا ہوا ہے اُس کے پنجے پر لکھا ہوا ہے ''اللہ اکبر''، روضہ حسینؑ کا ہے نام اللہ کا بلند ہے ذکر حسینؑ کا ہے نام اللہ کا زندہ ہے۔ یہ صرف مجلسِ حسینؑ نہیں ہے ذکرِ الٰہی ہو رہا ہے یہ عبادتِ الٰہی ہے یہ شرک نہیں ہے اس لئے کہ حسینؑ کے لئے یہ کہا گیا کہ جو پیشانیاں بتوں کے سامنے جھکا کرتی تھیں حسینؑ اُن پیشانیوں کو بتوں سے چھین لائے اور چھین کر اللہ کے سامنے جھکوا دیا اس لئے کہتے ہیں:

Presented by Ziaraat.Com

حقا کہ بنائے لا الہ ہست حسینؑ

اب سوال یہ ہے کہ اللہ نے اُس وقت جواب کیوں نہیں دیا، نہیں بتایا اللہ نے کہ عناصر اربعہ میں جو فطرت ہم نے رکھی ہے اللہ نے، آگ کیا ہے؟ ہوا کیا ہے؟ مٹی کیا ہے؟ پانی کیا ہے؟ انتظار کرو! ہمارا حسینؑ آئے گا تو سب بتادے گا۔ کربلا نے لاکھوں مسئلے حل کئے ہیں اور سب سے اہم مسئلہ یہ ہے جو میں نے اُنتیس ذی الحج کی مجلس میں کہا تھا محرم سے دودن پہلے اُس میں جملہ میں نے یہ کہا تھا کہ حسینؑ صرف تاریخ نہیں ہیں دیکھئے میرا بہت قیمتی جملہ ہے اور یہ آپ کے لئے بڑا اہم ہوگا۔ سب تاریخ ہیں، آدمؑ تاریخ ہیں، نوحؑ تاریخ ہیں، ابراہیمؑ تاریخ ہیں، موسیٰؑ تاریخ ہیں، عیسیٰؑ تاریخ ہیں، حسینؑ تاریخ نہیں ہیں بلکہ حسینؑ تاریخ گر ہیں حسینؑ تاریخ بناتے ہیں دیکھئے کسی نبیؑ نے تاریخ نہیں بنائی تاریخ صرف حسینؑ نے بنائی ہے تاریخ حسینؑ نے لکھی ہے اس میں اب قیمتی جملہ دے رہا ہوں کہ جو شے، کیسے تاریخ گر حسینؑ؟ جو شے حقیر سے حقیر شے حسینؑ سے وابستہ ہو جائے وہ تاریخ کی زینتؑ بن جاتی ہے۔ آدمؑ کہاں ہیں؟ نوحؑ کہاں ہیں؟ موسیٰؑ کہاں ہیں؟ عیسیٰؑ کہاں ہیں تاریخ نہیں بنا سکے۔ ڈھونڈتے پھریئے ایوبؑ کہاں ہیں؟ ارے بھئی زائر جب جاتے ہیں ڈھونڈ کے پتہ لگانا پڑتا ہے ہاں وادیٔ سلام میں جناب صالحؑ دفن ہیں جنابِ ہودؑ کی قبر ہے اور یہیں کہیں نجف میں نوحؑ اور آدمؑ حضرت علیؑ کے پہلو میں پہلے سے موجود ہیں قبر کہاں ہے؟ نشان کہاں ہے؟ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ کے مزار کہاں ہیں؟ ارے جب انبیاءؑ کے مقبرے نہیں تو بنی اُمیہ اور بنی عباس کے بادشاہوں کے کیسے ملیں گے؟ جملہ بہت قیمتی ہے کوئی کسی کے صدقے میں اپنی قبر لیئے لیٹا ہے، تو اُس پہ اکڑ ہونا۔

Presented by Ziaraat.Com

اگر آدمؑ اور نوحؑ لیٹے ہیں علیؑ کے پہلو میں لیٹے رہیں علیؑ علیؑ ہے بہت قیمتی جملہ دے رہا ہوں ارے آدمؑ اور نوحؑ تم دونوں پہلو میں لیٹے ہو ارے سلام کرو علیؑ کو کہ علیؑ کے صدقے میں تم دونوں کی بھی زیارت ہو جاتی ہے۔ آدمؑ اور نوحؑ تمہاری زیارت ہو جاتی ہے علیؑ کی وجہ سے اور یاد رکھئے قسمیہ آپ کو بتا رہا ہوں جب تک کربلا کا روضہ نہیں بنا تھا روضے کے معنی کوئی نہیں جانتا تھا حسینؑ سے پہلے زیارت کا رواج دنیا میں نہیں تھا کوئی قبروں پہ نہیں جاتا تھا پہلی زیارت حسینؑ کی ایجاد ہوئی۔ حسینؑ کے بعد پھر سب کی زیارت ہونے لگی پھر لوگ سمجھے کہ قبرِ نبیؐ پہ بھی جانا ہے پھر لوگ سمجھے کہ قبرِ علیؑ پہ بھی جانا ہے اب ہر امام کا روضہ زندہ ہے اس لئے کہ حسینؑ تاریخ گر ہیں حسینؑ نے زیارت کو اپنے میں ملا کے تاریخ بنا دی کہاں ہوتا فلسطین؟ کہاں ہوتا بیت المقدس؟ عرب تو اس پہ بیٹھا ہوا تھا کہ ہر یادگار کو مٹا دیں گے حسینؑ نے اپنے روضے کو قائم کر کے بتایا کہ یادگاریں مٹائی نہیں جاتیں پاک جگہوں کو محفوظ رکھا جاتا ہے، جب تک حسینؑ کا روضہ ہے تب تک سب کے روضے زندہ ہیں۔ حسینؑ کے صدقے میں زوّار نام ہو گیا، ہر قبر کا زائر زوّار نہیں کہلاتا۔ زوّار صرف حسینؑ کا ہوتا ہے یا کوئی کہے گا کہ تاج محل پہ ممتاز اور شاہجہاں کی زیارت کر کے آئے ہیں؟ اور ہم تاج محل کے زوّار ہو گئے کلنٹن نے تاج محل کی زیارت کر لی تقریر بھی کر لی، اب وہ تاج محل کے زوّار ہیں ارے قائد اعظم کے مقبرے کا کوئی زوّار نہیں ہوتا آپ بات کیا کر رہے ہیں؟ بڑے بڑے ملک جو بنا گئے اُن کی قبروں پہ جا کے نہ کوئی زائر بنتا ہے نہ زوّار کہلاتا ہے، کیوں نہیں بنتا؟ اس لئے کہ قرآن میں زیارت کے معنی تو تلاش کرو، زیارت کے معنی ہیں ملاقات اور ملاقات مُردوں سے نہیں زندوں سے

Presented by Ziaraat.Com

ہوتی ہے زیارت کے معنی ہیں ملاقات میں ابھی تک اُس موضوع تک آ نہیں سکا جس کی ڈاکٹر صاحب نے فرمائش کی تھی کوشش کر رہا ہوں کہ اُدھر آ جاؤں بس سمجھانا یہ چاہ رہا ہوں کہ حسینؑ سے ایک چیز وابستہ ہوئی حسینؑ نے اُس کی ایک تاریخ بنا دی دریا ہزاروں تھے، دریا کی تاریخ نہیں ہے گنگا جمنا پہ کوئی کتاب نہیں لکھی گئی، دجلہ پہ کوئی کتاب نہیں لکھی گئی، راوی، چناب پہ کوئی کتاب نہیں لکھی گئی، ستلج اور دریائے سندھ پہ کوئی کتاب نہیں ہے لیکن فرات پہ کتابیں لکھی گئیں ہیں، تلواریں لاکھوں گزری ہیں لیکن تلواروں کی سوانح حیات نہیں لکھی گئی لیکن حسینؑ نے ذوالفقار کی سوانح حیات لکھوا دی اور مکمل سوانح حیات لکھوائی ہے ذوالفقار کے صرف فضائل ہوتے تو نامکمل تھی ذوالفقار، حسینؑ نے بتایا کہ ذوالفقار کے فضائل ہیں تو مصائب بھی ہیں اور مصائب یہ ہیں کہ وہ قبر اصغرؑ بنائے دنیا کی کسی تلوار نے سوائے لڑنے کے کوئی کام نہیں کیا یہ وہ تلوار ہے کہ جو چھوٹے سے بچے کی خدمت کرتی ہے کربلا میں تو تاریخ اپنی نوک سے لکھواتی ہے اس لئے کہ حسینؑ سے منسلک ہوگئی تھی علیؑ کی تلوار لیکن چونکہ حسینؑ کے ہاتھ سے چلی تو تاریخ بن گئی۔ اب جو شے حسینؑ سے وابستہ ہو جائے آپ اُس کا نام اُٹھا کر کہیں رکھ نہیں سکتے دیکھئے اس پہ ذرا سا غور کر لیجئے گا۔ لفظ، لفظ، آپ لفظ حسینیت کا چھین نہیں سکتے کیا؟ عَلم وابستہ ہوگیا حسینؑ سے اب اپنے ملکوں کے پرچموں کا کچھ بھی نام رکھئے، عَلم نہیں کہہ سکتے، عَلم حسینؑ کا ہے، آپ فلیگ (flag) کہیں، جھنڈا کہیں کچھ بھی کہیں اُردو میں انگلش میں فارسی میں عربی میں کسی بھی زبان میں پکاریئے لفظِ عَلم عربی سے چھین نہیں سکتے آپ۔ جب کوئی کسی مذہب کا آدمی یہ لفظ بولے گا عَلم تو معنی کیا ہوں گے؟ مطلب وہ عَلم جو عباسؑ کا عَلم ہے جو حسینؑ

Presented by Ziaraat.Com

کے عزاخانے میں ہوتا ہے۔قرآن میں جگہ جگہ سبیل کا لفظ آیا ہے پہلے سبیل کے معنی تھے راستہ آپ بولیں فی سبیل اللہ یہ کام ہے اللہ کے لئے یہ کام ہو رہا ہے بہت دنوں تک یہ لفظ سبیل راستے کے معنی میں استعمال ہوا لیکن جب سبیل لفظ کو حسینؑ نے لیا تو اب کہتے ہیں "سبیل حسینؑ" دیکھئے لفظ حسینؑ سے وابستہ ہو گیا۔ اب سبیل کی تاریخ بن گئی اب آپ یہ نہیں کہہ سکتے سبیلِ فلاں، کہہ کے دیکھئے تو لوگ کہیں گے ان سے پانی کا کیا تعلق ہے؟ دیکھئے پانی حسینؑ سے وابستہ ہو گیا۔ نہ پی کر پانی کو وہ عزت دی ہے اگر پی لیتے تو نجانے کیا ہوتا، اب یہ چار عناصر آ گئے جو میں نے اُنتیس کو پڑھے تھے کہ حسینؑ سے سارے عناصر نے ہاتھ جوڑ کر عاشور کے دن یہ آ کر کہا کہ ہم آپ کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔ ہوا آئی خدمت میں آئی واپس کیا، آگ آئی واپس کیا، مٹی آئی واپس کیا، پانی نے پکارا واپس کیا، لیکن یہ کہہ کر واپس کیا کہ تو نے هَل مِن نَاصِرٍ کی آواز پہ لبیک کہا اب ہم چاروں کو عزت دیتے ہیں۔ آدمؑ سے لے کر اب تک چاروں کو عزت نہیں ملی تھی جس کے یہ مستحق تھے تو حسینؑ نے کہا آؤ تم چاروں چونکہ ہم سے وابستہ ہو گئے تو ہم عزت دیتے ہیں جہاں چار کوزے بھر کے رکھ دیئے جائیں گے پانی سے وہاں ادب سے لوگ رُک کر پئیں گے اور کہیں گے ہائے حسینؑ کی پیاس، لوگ سبیل لگا کر عزت حاصل کریں گے ثواب حاصل کریں گے اب پانی فاتحہ میں رکھا جائے گا اب پانی نیاز میں رکھا جائے گا پانی عزت دار ہو گیا حسینؑ سے وابستہ ہو گیا۔ ہَوا حسینؑ سے وابستہ ہو گئی۔ پاک لفظ قیامت تک سامع کے کان تک ہَوا کے دوش پر یا حسینؑ کی صدا میلوں تک جاتی رہے گی، جا ہَوا ہم نے تیرے دوش پر حُسینیت کا بار ڈال دیا۔ لے جا پیغام دیار دیار، اب یہ ہَوا ہے جو لاکھوں میل

Presented by Ziaraat.Com

تک یا حسینؑ کی صدا لے جارہی ہے خدمت کر رہی ہے، آپ روک سکتے ہیں؟ ارے ہوا کو بھی کسی نے روکا ہے؟ ارے سلیمانؑ کی حکومت تھی ہوا پر لیکن حسینؑ مالک ہیں ہوا کے، جب حسینؑ آپ کی زبان سے نکل گیا تو ہوا میں منتشر ہوا اب ہوا جہاں تک چاہے لے جائے امریکہ تک جائے یا لندن تک جائے خدمت دے دی ہوا کو۔ مٹی! آ تجھے اس لئے عزّت دے دیں کہ تو میرے باپ سے وابستہ ہے ابوتراب میرا باپ ابوتراب ہے تو تراب ہے، تجھے سب سے بڑی عظمت یہ دیتے ہیں کہ اب تجھ پر قیامت تک سجدہ ہوگا اور اُس کے ساتھ ساتھ ایک اور انعام دیا حسینؑ نے مٹی کو مٹی میں شفا ڈال دی اب خاکِ شفا کا احترام ہوتا ہے۔ پہلے لوگ کہتے تھے اجی خاک ہے خاکِ قدم ہے کیسا ذلیل کر رکھا تھا مٹی کو کہ یہ تو قدموں سے روندی جاتی ہے۔ حسینؑ نے کہا نہیں، ہے تو خاک مگر تمہارے منہ میں خاک، یہ خاک، خاکِ شفا ہے، آنکھوں میں لگے تو نور آ جائے ایک چٹکی پڑیا اگر رکھ لیا ہے جیب میں باندھ کر اور سمندر میں طوفان اُٹھے اور جہاز ڈوب رہا ہو تو ایک چٹکی سمندر میں ڈال دو طوفان بیٹھ جاتا ہے، جب فرشتے آتے ہیں زیارت کرنے روضۂ حسینؑ پر اور جب واپس جاتے ہیں تو جو فرشتوں کا قافلہ واپس جاتا ہے تو عالمِ بالا کے فرشتے دوڑ کر کہتے ہیں خاکِ شفا لائے ہو تھوڑی سی مٹی ہمیں بھی دے دو قبرِ حسینؑ کی، فرشتوں کا تحفہ ہے یہ خاکِ شفا جنّات جو مومن ہیں اُن کا تحفہ ہے خاکِ شفا اور وہ تو ایسے دشمن ہیں اس معاملے میں آپ کے کہ اگر خاکِ شفا آپ کھلی رکھ دیں تو تسبیح رہتی نہیں ہے، کسی کے ہاں یہ میری بھی آزمائی ہوئی بات ہے اگر خاکِ شفا کو بند کر کے نہیں رکھیں گے تو جنّات لے جاتے ہیں، دیکھئے عجیب بات ہے بارش نہ ہو تو تسبیح باہر لٹکا دیں بارش ہو جائے گی

Presented by Ziaraat.Com

بارش بہت ہو رہی ہو اور نہ رُک رہی ہو تو اپنے حجرے میں صرف خاکِ شفا کی تسبیح لٹکا دیں نقصان پہنچانے والی بارش رُک جائے گی مٹی میں یہ قوت دے دی، حالانکہ مٹی پانی کو روک نہیں پاتی حسینؑ کی وجہ سے مٹی پانی کو روک لیتی ہے۔ کچھ پڑھ رہا ہوں پتہ نہیں کتنے لوگ سمجھ رہے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ فلسفہ ہے کہ منطق یہ تو آپ ہی جانیں یہ تو آپ سمجھیں آپ کے ذہنوں کے حوالے یہ پیغام ہے۔

اب رہ گئی تھی آگ اور آگ نے کیا تھا غرور اور آگ ٹکرائی تھی معبود سے اور آگ بھی آئی اور آگ نے کہا حسینؑ سب کو عزت دی اور میں؟ کہا مجھے معلوم ہے شاید آگ یہ کہتی کہ خیمے جلے ہیں آگ سے لیکن حسینؑ نے آگ کو الزام نہیں دیا کیوں؟ آپ کو معلوم ہے کہ حسینؑ عادل ہیں عادل کے بیٹے ہیں اور عادل کے ماننے والے ہیں اس لئے کہ حسینؑ کو معلوم تھا کہ آگ خود نہیں آئی، درِ زہراؑ پہ آگ لائی گئی، دیکھئے آگ لانے والا مجرم ہے آگ مجرم نہیں ہے۔ زینبؑ کا خیمہ آگ سے جلا ضرور ہے آگ لائی گئی ہے خود نہیں آئی آگ کی کیا مجال کہ خود آ جائے کیسے آ سکتی ہے؟ یہاں تو علیؑ کی محبت جہنم کی آگ کو کھا جاتی ہے بلکہ حدیث میں ہے اور قرآن کی آیات میں بھی ہے،

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

یہ دن کون سا ہے۔ "جب تو دیکھے گا"، (کوئی اور نہیں تو دیکھے گا) جب صاحبانِ ایمان مرد اور صاحبانِ ایمان عورتیں" (آئیں گی)

يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ

"اُن کا نور اُن کے سامنے دوڑے گا اور اُن کے سیدھے جانب دوڑے گا"۔ اُن کا نور، اور پھر آواز دی جائے گی:

Presented by Ziaraat.Com

بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

اور اُس دن اُن کو بشارت دی جائے گی"۔ آج تم کو بشارت ہو، خوشخبری۔ آج تمہارے لیئے یہ جنّت کے باغ ہیں، یہ نہریں جاری ہیں، تم ہمیشہ اِسیٰ میں رہو گے۔ یہ تمہاری کامیابی ہے"۔

اور ایسے میں:-

يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ

"منافق مرد اور منافق عورتیں بھی ایک جگہ جمع ہوں گے"

تاریخِ اسلام میں جہاں کہیں منافق کا ذکر آیا تو مؤرخین نے کہا وہ ایک تھا عبداللہ ابن اُبَیَ، "سورۂ منافقون" آیا، کہا وہ ایک ہے عبداللہ ابنِ اُبَیَ، یہ کیا عبداللہ ابنِ اُبَیَ کے نام سے لاکھوں آدمی ہیں،؟ جب منافق مرد اور منافق عورتیں کہیں گے، کسی سے کہیں گے۔ اللہ سے۔ نہیں۔ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا صاحبانِ ایمان سے کہیں گے۔ انْظُرُوْنَا ذرا ہماری طرف دیکھو، نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ "ہم بھی تمہارے نور سے کچھ لے لیں"۔ ہائے ری حسرت، !ٹھہرو۔ ذرا ہماری طرف دیکھو ہم تمہارے نور سے کچھ اقتباس کریں، کچھ تمہارے نور سے لے لیں۔

دنیا میں تو یہ منافق کہا کرتے تھے کہ رسولؐ ہی نور نہیں ہے۔ اور قرآن کہتا ہے کہ قیامت میں یہ منافق، ایک ایک ایمان والے سے کہیں گے ٹھہرو اپنے نور میں سے تھوڑا سا ہم کو بھی نور دو، یہ قرآن ہے نہ۔ حاملانِ قرآن موجود ہیں۔ اللہ کا نور نہیں۔ مومنوں اور مومنات کا نور۔ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ "پیچھے ہٹو۔ واپس جاؤ، دنیا میں جن سے نور مانگتے تھے اُن سے نور

Presented by Ziaraat.Com

مانگو"۔ پیچھے دیکھو، یہاں آکرنور مانگ رہے ہو، اپنے والوں سے نور مانگو۔ دنیا میں تو صاحبانِ ایمان کے پاس نور مانگنے آئے نہیں۔

فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ

اور اُن (دونوں) کے درمیان ایک دیوار کھینچ دی جائے گی"۔ یہ منافق مرد اور منافق عورتیں، یہ ایمان دار مرد اور ایماندار عورتیں، بیچ میں دیوار۔ لَّهُ بَابٌ ۝ "اس میں ایک دروازہ ہوگا"۔

بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ(۱۳)

"اِس (دیوار) کے اندر کی طرف تو رحمت ہوگی اور اُس کے باہر عذاب ہوگا"۔ یعنی اُس طرف دیوار کے منافقت اور اِدھر دیوار کے رحمت۔ اور دیوار کے اُدھر سے:-

يُنَادُوْنَهُمْ وہاں سے پکاریں گے۔ منافق مرد، منافق عورتیں وہاں سے پکاریں گے۔

اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۝

کیا (دنیا میں) ہم تمہارے ساتھ نہیں تھے، وہاں تو ساتھ تھے، محلّہ ایک تھا، گھر قریب قریب تھے، ساتھ میں اُٹھتے بیٹھتے تھے، تم اُس راستے سے جاتے تھے، ہم بھی ملتے تھے، وہاں تو ساتھ تھے، یہاں اتنا بھی رحم نہیں کرتے کہ اپنے نور میں سے تھوڑا سا ہم کو دے دو، اور بیچ میں دیوار بھی کھینچ دی ہے۔

قَالُوْا بَلٰى "ایمان والوں نے کہا، ہاں"۔ تم ہمارے ساتھ تھے۔

وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ "لیکن وہاں سے تم نے اور تمہارے نفسوں نے فتنہ برپا کیا تھا"

وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ

Presented by Ziaraat.Com

''اور تم ہماری تباہی کا انتظار دیکھ رہے تھے دنیا میں''۔تم کو بس یہی فکر تھی کہ ہمارے متعلق کوئی بُری خبر سُنو، تم یہی سمجھتے تھے کہ اب مَرا، جب مَر گیا، وہاں زخمی ہوگا، یہاں زخمی ہوگا۔اُس جنگ سے لاش آئے گی، اُس جنگ سے کوئی بُری خبر آئے گی، تم تو فقط یہی انتظار دیکھتے تھے''۔وَارْتَبْتُمْ شک میں رہتے تھے، تم تو ہر وقت شک میں پڑے رہتے تھے، حق کی طرف آنے میں شک کر رہے تھے۔تمہارے نفسوں نے فتنہ برپا کیا تھا''۔وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ اور تمہاری جھوٹی تمناؤں نے تم کو دھوکا دیا حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ یہاں تک کہ تم کو موت آئی۔ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ اور وہ بڑا دھوکا دینے والا دھوکا دے گیا''۔

غَرُوْرُ۔ غُرُوْر نہیں۔ غَرُوْرُ۔ مفسّرین نے کہا غَرُوْر کے معنی ہیں ''شیطان''۔اب جو بھی!

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ

اور آج تم سے کوئی فدیہ نہیں لیا جائے گا''۔عذاب کے بدلے کچھ دے دِلا کے نجات پاؤ، آج یہ نہیں ہوگا، یہ تو دنیا میں ہوتا تھا، مصیبتوں سے بچتے تھے۔ دے دِلا کے، آج تم سے فدیہ نہیں لیا جائے گا'' وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۝ اور نہ کافروں سے فدیہ لیا جائے گا'' مَاْوٰكُمُ النَّارُ ۝ یہ جہنم ہی تمہاری جگہ ہے''۔هِيَ مَوْلٰىكُمْ ۝ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ (سورۂ حدید کی آیات ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵) ''بس اب یہ جہنم تمہارا مولیٰ ہے''۔یہ بدترین مقام ہے''۔ایک مولیٰ سے بھاگے یہ دوسرا مولیٰ مل گیا''۔

سورۂ حدید کی آیات کی تفسیر میں یہاں تک لکھا گیا ہے کہ علیؑ کے چاہنے والے جب صراط سے گزریں گے تو جہنم میں پڑے ہوئے لوگ یہ کہیں گے کہ

Presented by Ziaraat.Com

جلدی نہ جاؤ تاکہ ہم تمہارے نور کی ٹھنڈک سے کچھ نور لے سکیں تو دوزخ اُس وقت آواز دے گی اے علیؑ کے چاہنے والو تیز جاؤ میری آگ بجھی جارہی ہے۔ علیؑ کی محبت کی ٹھنڈک جہنم کی آگ کو بجھا دیتی ہے۔تو دنیا کی آگ کیا ہے؟ تو حسینؑ ایسی آگ سے شکوہ کرتے؟ کہا نہیں ہمیں معلوم ہے تجھے گرفتار کر کے لایا گیا ہے خیمے تک مشعلیں جلا کر لائی گئیں تیری خطا نہیں ہے اگر ماں کا گھر جلا تب بھی تیری خطا نہیں ہے، بہن کا خیمہ جلا تب بھی خطا کار تُو نہیں ہے اب تُو آئی ہے کہ تجھے عزّت دے دیں تو ہم تجھے عزّت تو دے دیں گے لیکن چونکہ سرکشی شیطان تیری وجہ سے کر چکا تیری شہ پر آدمؑ کے سامنے اللہ کی بارگاہ میں سر اُٹھا کر سرکشی کی تھی تو ہم تجھے عزّت دیتے ہیں تو ہم آگ کا ماتم رکھواتے ہیں۔اب ہمارے عزادار قیامت تک تجھے پیر سے روندیں گے پیر سے کچلیں گے، چونکہ تو نے کبھی سر اُٹھایا تھا اس لئے عزاداروں کے پیر اور تیرا سر۔سمجھئے دیکھئے عزت یوں بھی حسینؑ دیتے ہیں حسینؑ کی یہ عزت کیسی ہے کہ پیروں میں ڈال لیں تب بھی وہ شے عزت پا جائے، ورنہ جو شے پیروں میں روندی جائے وہ عزت نہیں پاتی، یہ حسینؑ نے بتایا کہ اگر میرے عزادار کسی چیز کو اپنے پاؤں سے روند ڈالیں تو اُسے بھی عزت مل جاتی ہے ادھر حسینؑ نے یہ کہا اے آگ تجھے ماتم میں شامل کیا جائے گا میرے عزادار میرا نام لے کر تجھ پر سے گزریں گے اُدھر آگ نے وعدہ کیا کہ جب تیرے چاہنے والے حسینؑ گزریں گے تو نہیں جلاؤں گی اور تیرا دشمن اگر گزرا تو یہاں بھی جلاؤں گی اور وہاں بھی جلاؤں گی، اے حسینؑ تیرے چاہنے والوں کو نہ آخرت میں جلاؤں گی نہ دنیا میں جلاؤں گی ادھر یا حسینؑ کہا ادھر دہکتا ہوا انگارہ اُٹھا لیا اسی پہ تو مباہلہ ہو جاتا ہے کہ اگر حسینؑ سے بڑا ہے تمہارے پاس

Presented by Ziaraat.Com

کوئی تو چلو یہ آگ اُٹھاؤ اُس کا نام لے کر کوئی نہیں آتا یہ دعویٰ صرف حسینؑ والا ہی کر سکتا ہے۔ کیا حقیقت ہے لکڑی کی؟ تخت بھی بنتا ہے منبر بھی بنتا ہے، لیکن جب حسینؑ سے وابستہ ہو جائے تو عزّت دار ہو جاتی ہے، کہا تھا میں نے کسی دن کہ جمشید کا تخت نہیں رہا دارا کا تخت نہیں بچا تختِ طاؤس نہ رہا لیکن ایک تخت حسینؑ سے وابستہ ہو گیا تو منبر کے پہلو میں آ گیا۔ ایک ذاکر کو تخت ملا ایک ذاکر کو منبر ملا تو اب یہ منبر عزت دار کیوں ہوا؟ اس لئے کہ عباسؑ کا علم آیا ہے جب میر انیسؔ پہلے دن بچپن میں باپ کے سامنے منبر پر بیٹھے تو زندگی کی جو پہلی رباعی پڑھی وہ یہ تھی۔

بالیدہ ہوں وہ اوج مجھے آج ملا
ظلِّ علمِ صاحبِ معراج ملا
منبر پہ نشست سر پہ حضرت کا عَلَم
اب چاہیئے کیا تخت ملا تاج ملا

جہاں لکڑی کا منبر تخت بنے، پنجہ تاج بن جائے یوں عزتیں عطا کرتے ہیں۔ کیا حقیقت ہے لکڑی کی؟ یہی لکڑی باہر پڑی ہو تو ٹھوکر میں آ جائے اور اسی لکڑی کا جھولا بن جائے تو عزت دار ہے کبھی فاطمہؑ بنت اسد جھولا بنا کر علیؑ کو لٹا دیں اور اپنے کاموں میں مصروف ہو جائیں اور اژدھا آ جائے تو اُسی جھولے میں علیؑ اژدر کو چیر دیں تو جُھولے کا کارنامہ علیؑ کے بچپن میں یہ لکھا جائے کہ جھولے میں کلّۂ اژدر کو چیر دیا تھا اور کبھی رسول جُھولا بنا کر حسینؑ کو اُس میں لٹا دیں او فطرس اور دردائیل آئیں، چونکہ یہ موضوع تھا اور اسے عرض کرنا تھا تو دردائیل جیسا ملک اور فطرس جیسا ملک جو ترکِ اولیٰ کر چکا ہو تو حسینؑ کا جھولا اُسے شفا دے دے اُسے آزاد کر دے۔ آج کے لئے رسولؐ نے جھولے کو یہ عظمت دی تھی کہ اگر کسی بچے

Presented by Ziaraat.Com

کا جھولا نظر آئے اور بچہ معصوم ہو تو جُھولے کا احترام کرنا اس لئے عجیب قول دیا
عِلم کو جُھولے سے وابستہ کر دیا یہ آپ کو پتہ ہے بہت کم ان چیزوں پہ پڑھے لکھے
لوگ جو عِلم کا کام کرتے ہیں اُن کی اِن باریک باتوں پہ نظر نہیں ہوتی۔ فرمایا
رسولؐ نے کہ "علم حاصل کرو مہد سے لحد تک" مہد عربی میں کہتے ہیں جُھولے کو لحد
کہتے ہیں قبر کو جُھولے میں بھی کوئی عِلم ہوتا ہے؟ لیکن رسول کا قول یہ بتا رہا ہے کہ
جھولے میں بھی عِلم ہوتا ہے اور مسلمانوں کی سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ جُھولے میں عِلم
کیسے ہوتا ہے تو علی اصغرؑ سے پوچھیں علی اصغرؑ کا جُھولا بتائے گا کہ جُھولے میں بھی عِلم
ہوتا ہے تو حسینؑ جب مدینے سے چلے تو جہاں سارے سپاہی تھے گھوڑوں پر بیٹھے
ہوئے ناقوں پر بیٹھے ہوئے تو ایک سپاہی جُھولے میں چلا اُس کا جُھولا بھی چلا یہ
دوسری بات ہے کہ کائنات میں یہ واحد بچہ ہے جس کا جُھولا جلایا گیا دنیا میں بچوں
پہ کہیں مظالم نہیں ہوئے لیکن یہ ایک واحد بچہ ہے جس کا سرمایہ ایک جُھولا تھا تو
اُس کو بھی آگ لگا دی گئی لیکن اصغرؑ تو چلے گئے دنیا سے اگر جھولا جل گیا تو کیا ہوا۔
اُس ماں سے معلوم کیجئے کہ جس کے سامنے جُھولا بچے کا جلایا گیا پھر وہ ماں اُس
جلے ہوئے جھولے کو کبھی بھولی نہیں، بہت گریہ کریں گے آپ، محرّم کی پانچ ہو گئی
اور ابھی جھولا برآمد ہو گا اور جب آپ شبیہ دیکھتے ہیں تو آپ کو سب کچھ یاد آ جاتا
ہے کبھی میں نے اپنی تقریر میں پچھلے سال لاہور میں یہ کہا تھا کہ دیکھئے کہ بچہ جو
چھوٹا بچہ ہوتا ہے اُس کے عمر کے کچھ مدارج ہوتے ہیں اور اس طرح سے گنے
جاتے ہیں کہ بچہ اب چھ مہینے کا ہو گیا اب بچہ دو سال کا ہو گیا اب چند مہینے کے بعد
دودھ چھٹنے والا ہے جب پیدا ہوتا ہے تو ابھی بچے نے آنکھ نہیں کھولی یہ مدارج
ہیں اب آنکھ کھول دی ابھی تالو لپک رہا ہے تالو نہیں بھرا یہ بچے کی عمر کے یہ

Presented by Ziaraat.Com

مدارج ہیں اُسی میں ایک یہ بھی ہے کہ ابھی بچے نے مٹھیاں نہیں کھولیں جب تک بچے کی مٹھیاں بند رہتی ہیں تب تک ماں یہ نہیں چاہتی کوئی اور گود میں اُٹھائے ابھی بچہ بہت نازک ہے کوئی ایسا آدمی بچے کو نہ اُٹھالے کہ سنبھال نہیں سکے اس لئے کہ بچہ ابھی نازک ہے، ابھی اس کے اعضاء کمزور ہیں تو علی اصغرؑ کی عمر کا اندازہ لگا یا وہ یہ کہ ابھی علی اصغرؑ کی مٹھیاں نہیں کھلی تھیں، اتنے چھوٹے تھے علیؑ اصغر اور میرے موضوع کا جملہ یہ ہے کہ دنیا میں سوانح حیات اُس کی لکھی جاتی ہے جو ساٹھ کا ہو جائے پینسٹھ کا ہو جائے یہ کائنات کا واحد حسینؑ کا بیٹا علی اصغرؑ ہے جس نے اپنی سوانح حیات چھ مہینے کی عمر میں لکھوالی۔ بڑوں بڑوں پر اتنی موٹی کتابیں نہیں لکھی گئیں جیسی کتابیں چھ مہینے کے علی اصغرؑ پر لکھی گئیں کیا پڑھوں آپ کے سامنے سینکڑوں مجلسیں آپ کر چکے ایسے ہزاروں محرم اللہ آپ کو نصیب کرے۔
آپ ناواقف نہیں ہیں اس حال سے لیکن دو چار جملے سن لیجئے الیگزینڈر رگنل فرانس کا ایک شاعر ہے، فرانسیسی زبان کا جب جنگِ عظیم چھڑی ہوئی تھی اور بم گرائے جا رہے تھے ایک ملک سے دوسرے ملک پر اور تباہی پھیلی ہوئی تھی تو اُس وقت اُس کی شاعری نے پیغام دیا اور اُس نے کہا میں نے جرمنی اور فرانس کے تمام بچوں کو جو شیر خوار بچے ہیں اُن سب کو جمع کیا ہے اور اُن کی طرف سے یہ مرثیہ لکھا ہے دو سو بند کا فرانسیسی زبان میں اور اس مرثیے کو میں نے نذر کیا ہے کائنات کے سارے بچوں کے سردار علی اصغرؑ کی طرف اور اوپر یہ لکھا کہ اے گودیوں کو تباہ کرنے والو اور آبادیوں میں بچوں پر بم گرانے والو تمہیں انسانیت کے دیوتا علی اصغرؑ کی قسم ہے کہ ماؤں کی گودیوں کو مت اُجاڑو آج بھی علی اصغرؑ یہ پیغام دے رہے ہیں کہ ماؤں کی گودیوں کو نہ اُجاڑو۔ معصوم بچوں کی کیا خطائیں

Presented by Ziaraat.Com

ہیں؟ جب تک اصغرؑ کا ذکر رہے گا دنیا کو یہ پیغام ملتا رہے گا ارے معصوم نے کیا خطا کی تھی اور دیکھئے سب کو معلوم تھا اور یہ بہت قیامت کا جملہ دے رہا ہوں روئیے گا اور خوب روئیں گے آپ جب اس جملے کو یاد کریں گے، لیلیٰؑ کو معلوم تھا میرا علیؑ اکبر مارا جائے گا۔ اُمِ فروہؑ کو علم تھا کہ قاسمؑ میدان میں جائے گا تو مارا جائے گا، زینبؑ جانتی تھیں کہ بچے جا رہے ہیں شہید ہونے واپس نہیں آئیں گے میدان سے پھر بھی بھیج دیا، لیکن ہائے ربابؑ کچھ معلوم نہیں تھا اس لئے کہ ربابؑ تو یہ جانتی تھیں کہ جب چھوٹا بچہ دشمن کا بھی ہوتا ہے تو اُسے دیکھ کر پیار آجاتا ہے پوری رات جھولے سے لگی بیٹھی رہیں لیکن عجیب بات یہ ہے کہ وہ ربابؑ جو دس دن چپ رہیں اور کچھ نہیں بولیں اور اپنی جگہ سے نہ اُٹھیں اُس وقت بے قرار ہو کر اُٹھیں جب عصر کے ہنگام میں ربابؑ کے کان میں یہ آواز آئی **ھل مِن ناصِرٍ** تو ربابؑ نے دیکھا کہ جو بچہ رات بھر پیاس کی وجہ سے کمزوری اور نقاہت کے عالم میں خاموش پڑا تھا اُس بچے میں جانے کہاں کا شباب آ گیا، آنکھیں چونک کر کھول دیں اور جھولا تیز ہلا ماں گھبرا گئی کہ جھولے کو کس نے جھلا دیا جھولا تو ساکت تھا اور ایک بار ربابؑ نے دیکھا کہ علی اصغرؑ نے اپنے کو یوں اُچھالا کہ جھولے سے زمین پہ گر گئے بس علیؑ اصغر جو جُھولے سے گرے تو ماں سینے کو پکڑ کر گھبرا کر آواز دیتی ہے شہزادی زینبؑ ذرا اِدھر تو آیئے یہ اصغرؑ کو کیا ہوا میرے آقا کی آواز آئی تو اصغرؑ نے اپنے آپ کو جھولے سے گرا دیا۔ دوڑ کر جناب زینبؑ نے علی اصغرؑ کو گود میں اُٹھا لیا پیار کرتی جاتی ہیں سینے سے لگاتی جاتی ہیں پھوپھی اور یہ کہتی جاتی ہیں کہ اصغرؑ ہمیں معلوم ہے کہ بہت پیاسے ہو اے اصغرؑ ہمیں معلوم ہے کہ خیمے میں پانی نہیں ہے لیکن اصغرؑ کیا بات ہے کیوں اتنے

Presented by Ziaraat.Com

بے قرار ہو گئے کہ اپنے آپ کو جھولے سے گرا دیا، اب اصغرؑ نے پھوپھی کے جواب میں رونا شروع کیا اور اتنا روئے کہ کبھی سکینہؑ بہلاتی ہیں کبھی کبریٰؑ بہلاتی ہیں کبھی ماںؑ دوڑ کے آتی ہیں اب زینبؑ گھبرا گئیں کہ فضہ ذرا بھائی کو آواز دے یہ اصغرؑ کو ہوا کیا۔ حسینؑ آئے جب در کے قریب آئے تو کہا اتنا کیوں رو رہی ہو تم لوگ؟ اے لیلیٰؑ یہ شور کیسا ہے؟ اے زینبؑ ابھی ہم زندہ ہیں تم سب مل کے کیوں رو رہی ہو؟ کہا بھیا اس لئے نہیں رو رہے ہیں کہ ہم ڈر گئے ہیں کہا پھر کیا بات ہے؟ کہا آپ کی آواز پر اصغرؑ نے خود کو جھولے سے گرا دیا ہے کہا زینبؑ ہم اصغرؑ کا مطلب سمجھ گئے لاؤ میرے علی اصغرؑ کو میرے پاس لاؤ، حسینؑ نے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے زینبؑ نے علیؑ اصغر کو حسینؑ کے ہاتھ پر رکھ دیا، چاہتے تھے حسینؑ کہ علی اصغرؑ کو لے کے مڑیں، ماں ایک بار دوڑیں اور دوڑ کر اپنے سر کی چادر اُتار کر اُجلی سی چادر علی اصغرؑ پہ ڈال دی کہا آقا دھوپ بہت تیز ہے میرا اصغرؑ پیاسا ہے آخری جملہ تقریر کا پڑھ رہا ہوں بہت گریہ کیا آپ نے اللہ آپ سب کو جزائے خیر دے ایک جملہ یہ سن لیجئے تو آخری جملے ادا کروں۔ چار باب الحوائج ہیں اس کے معنی یہ ہیں کہ جب رقت ہو رہی ہو امام موسیٰ کاظمؑ، حضرتِ مسلمؑ، حضرتِ عباسؑ اور حضرتِ علی اصغرؑ اور چاروں ''باب الحوائج'' ہیں، لیکن علی اصغرؑ کو معصومینؑ میں افضل ترین ''باب الحوائج'' کہا ہے اور جب رقت ہو رہی ہو تو جو چاہے مانگو اس لئے کہ حاجت کا دروازہ ہیں یہ آخری جملہ ہے حسینؑ میدانِ جنگ سے علی اصغرؑ کو لے کر واپس آئے، علی اکبرؑ کا جب لاشہ لائے تھے تو کہا لاشہ آیا ہے لے جاؤ۔ قاسمؑ کا لاشہ آیا اُمِ فروہؑ یہ تمہارا بچہ ہے، عونؑ و محمدؑ کے لاشے آئے تو کہا بھانجوں کے لاشے لایا ہوں، لیکن جب اصغرؑ کو لے کر آئے تو سات بار خیمے

Presented by Ziaraat.Com

کی طرف بڑھے اور پیچھے ہٹے، کیا کہیں جملہ نہیں تھا، ساتویں مرتبہ درِ خیمہ کے قریب آئے اور ہمت کر کے کہا رباب آ جا تیرا اصغرؑ آ گیا ربابؑ درِ خیمہ پر آئیں کہتے ہیں ربابؑ سے پہلے سکینہؑ دوڑی اور آ کر باپ کے دامن کو تھاما اور کہا بابا بھیا کو پانی پلا لائے، سکینہؑ پیاسی رہ گئی ہائے سکینہؑ پیاسی رہ گئی، ماتم حسینؑ حسینؑ حسینؑ!

Presented by Ziaraat.Com

چھٹی مجلس

زوجۂ حسینؑ حضرت شہربانوؑ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے درود وسلام محمدؐ وآلِ محمدؐ کے لئے

۱۴۲۱ھ کے عشرہ محرم کی امام بارگاہ آلِ عباؑ میں آپ حضرات چھٹی تقریر سماعت فرمارہے ہیں۔ حیاتِ امام مظلومؑ کے عنوان پر ہم آپ سے مسلسل گفتگو کر رہے ہیں کئی تقریروں میں ہم نے یہ بات کہی کہ کسی کے حیات میں وہ کون کون سے باب ہیں کہ جو انتہائی اہم ہوتے ہیں دونوں شہزادوں کی زندگی کا آغاز ولادت سے بچپن تک رسولؐ کی شفقت ومحبت کے سائے میں گزرا اور بچپن کا کوئی واقعہ ایسا نہیں کہ جو ہمارے بچّے بچّے کو یاد نہ ہو، جب طفلی تھی اور جھولا جھول رہے تھے اس وقت بھی فرشتے خدمت گزار تھے۔ اور رسولؐ اکرم کو چین نہیں پڑتا تھا جب تک دن میں کئی مرتبہ بچوں کو دیکھنے نہ آئیں بلکہ حسینؑ کی ولادت کے بعد مسلسل یہ عالم ہوگیا تھا کہ صبح سے شام تک گود میں اُٹھا کر زبان چُساتے رہتے تھے، جب وہ وقت آیا کہ دونوں بچّے کچھ غذا کھانے لگے تو ہمیشہ کھجور یا روٹی کے ٹکڑے کو اپنے دانتوں سے چباتے اس کا لعاب بناتے تھے اور لعاب بنا کر کبھی حسنؑ کے منہ میں بھر دیتے کبھی حسینؑ کے منہ میں جیسے پرندہ اپنے بچے کو دانہ بھراتا ہے، ہمیشہ جب آتے بچوں سے پیار کرتے تو ہمیشہ جُھک کر سب سے پہلے حسنؑ کے ہونٹوں کو چومتے اور کافی دیر تک چومتے اور پھر اس کے بعد حسینؑ

Presented by Ziaraat.Com

کے قریب جاتے اور گریبان کھول کے حسینؑ کے گلے کو دونوں طرف سے چومتے، آپ کو معلوم ہے کہ کبھی سورۂ دہر نازل ہوا اور کبھی آیۂ مباہلہ نازل ہوئی کبھی آیۂ تطہیر نازل ہوئی یہ وہ آیات ہیں کہ جس میں نانا کے ساتھ ساتھ بچے برابر کے حصّے دار ہیں، کبھی چادر میں ہیں کبھی ایسا ہوا آپ کا اصحاب انتظار کر رہے ہیں کہ رسولؐ ابھی برآمد ہونے والے ہیں اور جب باہر آئے تو عبا کو یوں اپنے اوپر ڈھانپے ہوئے آئے کہ اصحاب نے سوال کیا کہ آج بچوں کو لے کر نہیں نکلے؟ تو فوراً عبا کے دامن کو ہٹا دیا ایک طرف حسنؑ لپٹے تھے ایک طرف حسینؑ لپٹے تھے کبھی عبا میں چھپا کے نکلے کبھی عبا میں لے کے نکلے کبھی کاندھوں پر سوار کیا کبھی عید کے جوڑے آئے کبھی ہرنی کا بچہ آیا تو تحفے میں دے دیا اور جب حسنؑ ہرنی کا بچہ لے کر گئے تو حسینؑ دوڑتے ہوئے آئے کہ نانا ہمارے لئے؟ تو اللہ نے ہرنی کو حکم دیا کہ اس سے پہلے کہ حسینؑ کی آنکھ سے آنسو ٹپکے اپنے دوسرے بچے کو تیز تیز دوڑ کر مدینے تک پہنچا دے رسولؐ کی خدمت میں، کبھی ایسا ہوا کہ اگر نانا کے پاس ہیں خطبہ سُن رہے ہیں اور گھر آئے ہیں تو فاطمہؑ نے بچوں کو بٹھا کے کہا ہمیں بھی تو سناؤ نانا سے کیا سن کے آئے ہو تو بچے ایک نانا کا خطبہ سُنتے تو پورا خطبہ زبانی یاد ہو جاتا یہ بچوں کے حافظے کا عالَم تھا اور ماں بچوں ہی سے خطبہ سُنتی اور جب کبھی علیؑ آتے تو فاطمہؑ پورا خطبہ سُنا دیتیں تو علیؑ کہتے تمہیں کیسے علم ہوا کہا آپ کے بیٹے اپنے نانا کا خطبہ روز ہمیں آکر سُناتے ہیں، کبھی ایسا ہوا کہ اگر ماں کے پاس بیٹھے ہیں تو ماں ہمیشہ محبت و شفقت میں علم کی ہی بات کرتیں آج تختی لکھ کر دکھاؤ دونوں بچوں نے تختی لکھ کر دکھائی ظاہر ہے نانا سے اور علیؑ سے لکھنا سیکھا تھا فاطمہؑ تختی دیکھتی رہ گئیں کہ ہم فیصلہ نہیں کر سکتے کہ تختی حسنؑ نے اچھی لکھی یا حسینؑ

Presented by Ziaraat.Com

نے اچھی لکھی ہے۔ دیکھو میرے گلو بند میں سات موتی ہیں میں اپنا گلو بند توڑتی ہوں تو آج پتہ چلا کہ بی بی نے گلے میں گلو بند پہنا کیوں تھا ورنہ بی بی تو کبھی زیور پہنتی ہی نہ تھیں تو معلوم ہوا کہ یہ گلے میں گلو بند اس لئے رہ گیا تھا کہ ماں کو ان بچوں کے لئے یہ موتی نچھاور کرنے تھے گلو بند کو توڑ دیا کہا جو جتنے موتی اُٹھالے وہ اُس کا انعام ہے سات موتی تھے تین حسنؑ نے اُٹھالئے تین حسینؑ نے اُٹھالئے ایک موتی بچا تھا کہ ہاتھ بڑھتا جاتا تھا دونوں شہزادوں کا کہ اللہ نے جبریلِ امینؑ سے کہا اس سے پہلے کہ کسی کا ہاتھ موتی پر پڑے اپنے پر سے موتی کو دو ٹکڑے کر دو اِدھر حسنؑ کا ہاتھ بڑھا اُدھر حسینؑ کا۔ آدھا موتی حسنؑ کے ہاتھ میں آیا، آدھا موتی حسینؑ کے ہاتھ میں آیا۔ موتی قیمتی تو تھے ہی لیکن بی بیؑ کے گلے میں پڑے تھے اس لئے اور زیادہ قیمتی ہو گئے تھے اب عصمت کے ہاتھ میں آئے حسنؑ و حسینؑ نے پائے، امامت کو ملے کہتے ہیں حسینؑ کو جو موتی ملے تھے اسی کے دو موتی تھے جو سکینہؑ کی بالی میں پڑے تھے تو یہ موتی فدک سے کم نہیں تھے یہ بچوں کی سوانحِ حیات ہے امام حسینؑ کا کوئی واقعہ کتاب میں پڑھیں یا سُنیں اُس کا آخری رُخ کربلا میں مڑ جاتا ہے یقیناً حسینؑ کو کربلا کے لئے تخلیق کیا گیا تھا بچپن یوں گزرا، چھ یا سات برس کے تھے کہ نانا دنیا سے چلے گئے تین مہینے بعد ماں بھی دنیا سے چلی گئی اب باپ کے سائے میں پروان چڑھے پندرہ سولہ برس کا سن ہوا تو مدینے میں عرب میں خلافت فتوحات کر رہی تھی لیکن علیؑ نے شہزادوں کو کبھی کسی لشکر کے ساتھ نہیں بھیجا اس لئے نہیں بھیجا کہ فاتحِ خیبر۔ مَیں ہوں، فاتحِ بدر و حنین مَیں ہوں، جب میرے بغیر تم لڑائی لڑ سکتے ہو اور تم مجھ سے ہی نہیں کہہ رہے ہو کہ کسی لڑائی کی سپہ سالاری میں کروں تو میں بچوں کو کیسے جانے دوں اگر

Presented by Ziaraat.Com

کبھی خود کسی لڑائی پر گئے ہیں بعدِ رسولؐ جمل میں گئے ہیں صفین میں گئے ہیں نہروان میں گئے ہیں ہمیشہ حکم یہ ہوتا تھا مالک اشتر کو کہ میرے دونوں بچوں کو میرے پہلو سے ہٹنے نہ دینا اور اگر خود حملہ کرتے تو ایک ایک بنی ہاشم کے جوان سے کہتے تھے حسنؑ اور حسینؑ کو یہاں سے ہٹنے نہ دینا سپر بنے کھڑے رہنا مدینے سے لے کر صفین کے میدان تک ایک ایک کو تاکید کرتے تھے دیکھو حسنؑ کو بھی جلال آ سکتا ہے حسینؑ کو بھی جلال آ سکتا ہے یہ محمدؐ کے بیٹے ہیں لیکن تم سب سپر بنے رہنا ایسا نہ ہو یہ تمہارے حصار کو توڑ کر آگے بڑھ جائیں جب کبھی باری باری اپنے بیٹوں کو لڑنے کے لئے بھیجتے علیؑ ہر بیٹے کی لڑائی دیکھتے تھے اور جب کوئی بیٹا فتح مند آتا تھا محمد حنفیہؒ آئیں یا عباسؑ آئیں یا عبداللہؓ آئیں یا جعفرؒ آئیں یا محمد بن علیؑ آئیں یا عون بن علیؑ لڑ کر آئیں ہمیشہ کہتے تھے خوب لڑے بہت اچھا لڑے علیؑ تمہیں داد دیتا ہے علیؑ جیسا فاتح اور شجاع تمہیں داد دیتا ہے لیکن یاد رکھنا میرے حسینؑ سے بہادر تم میں کوئی نہیں ہے۔ ایک لڑائی میں عبداللہ ابنِ جعفرؒ محمد بنِ حنفیہ، مسلم بنِ عقیلؑ، جمل کے میدان میں سب کو لڑنے کے لئے بھیجا کہ جاؤ ہم تم سب کی لڑائی دیکھیں گے۔ خوب حملہ کیا اور سارے بھائی بڑی شجاعت سے لڑے لیکن جب واپس آئے تو کہا عبداللہ بنِ جعفرؒ اپنی شجاعت پر ناز نہ کرنا، مسلم بنِ عقیلؑ اپنی شجاعت پر ناز نہ کرنا تم سب بہادر ہو لیکن یہ یاد رکھنا میرے حسینؑ سے بہادر کوئی نہیں ہے گویا یہ حسینؑ کی جوانی تھی یہ حسین کا شباب تھا لیکن عجیب بات یہ ہے کہ مورخین نے مسلمانوں کی تاریخ لکھتے ہوئے ایک باب قائم کیا ہے کہ جب حضرت عمر کے دور میں ایران فتح ہوا تو ایران کے بادشاہ کو خلیفۂ وقت کے لشکروں نے زیر کیا اور ان کے گھر والوں کو گرفتار کیا اور اس گرفتاری میں

Presented by Ziaraat.Com

بادشاہ کی بیٹی شہربانو آئیں اور حضرت عمر نے جب حضرت علیؑ کو بلوایا اور پوچھا کہ آپ بتایئے کہ شاہی خاندان کی عورتوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے تو حضرت علیؑ نے شہربانوؑ کی شادی امام حسینؑ سے کردی، یہ ایک غلط فہمی ایسی پیدا ہوئی کہ شیعہ سنی سب ہی اس کو اپنی کتاب میں لکھنے لگے یہ روایت اس لئے قابلِ اعتبار نہیں ہے، مورخین نے زمانے کا صحیح تعین نہیں کیا اس لئے کہ جب فتح ایران ہوئی ہے تو اُس وقت امام حسینؑ کی عمر سولہ سال تھی اور ظاہر ہے سولہ برس میں اس گھر میں شادی کا امکان نہیں ہے کوئی مثال کربلا سے پہلے نہیں ملتی کہ کسی بچے کی شادی سولھویں سال میں ہوئی ہو تو اس غلط فہمی کو میں امام حسینؑ کی سوانح حیات میں سے آپ کے ذہنوں سے اس وقت دور کروں اور اس کے لئے میں نے کہا تھا ایک عراق کے بہت بڑے عالم مہدی صاحب جو کہ عربی کے ماہر ہیں اور وہ کئی برس پہلے عراق سے کراچی آ گئے ہیں اور وہ امام حسینؑ کی سوانحِ حیات عربی میں لکھنے میں مصروف ہیں۔ وہ کئی بار ہمارے پاس آئے جب انہوں نے ہم سے پوچھا کہ امام حسینؑ کی سوانحِ حیات ہم کس طرح سے لکھیں اور کیا کیا ابواب قائم کریں تو ہم نے مہدی صاحب کو بتایا کہ ہم آپ سے سوال کرتے جاتے ہیں اس خلاء کو آپ پُر کرتے جائیں، کتاب بنتی جائے گی میں نے پندرہ منٹ ان سے کچھ سوالات کئے میں نے ان سے کہا کہ اب تک کوئی مؤرخ نہیں بتا سکا کہ کتنی بیویاں ہیں امام حسینؑ کی ان کی شادیوں میں کتنے وقفے ہیں پہلے کس سے شادی ہوئی کون سا بیٹا کس بیوی سے پیدا ہوا کون سی بیٹی کس زوجہ سے ہے اور اس کے بعد رُک گیا تو انہوں نے مجھ سے کہا بولتے رہیئے بولتے رہیئے اور سوال کرتے رہیئے مجھے بڑا مزہ آ رہا ہے اور مجھے ایسا لگ رہا ہے میری کتاب بنتی چلی

Presented by Ziaraat.Com

جائیگی اگر آپ اسی طرح بولتے رہے، کوئی ایک ڈیڑھ گھنٹے پہلے دن ان سے بات ہوئی تھی اوراس کے بعدوہ ہم سے محبت فرمانے لگےاور مسلسل سوانحِ حیات لکھنے میں مصروف ہیں اور خدا کرے کہ پینتالیس، چھیالیس جلدوں میں جوامام حسینؑ کی سوانحِ حیات وہ لکھ رہے ہیں وہ کامل ہواوراس کا اردو میں ترجمہ بھی ہو اور پڑھنے والے اس سے فائدہ اُٹھائیں بہرحال اس وقت میں نے جوسوالات کیئے تھے اس کا مقصد یہی تھا کہ خالی جگہوں کو آپ بھریئے اور تاریخ کیوں خاموش ہے یہاں پر تو ظاہر ہے کہ ہم نے جو سوال کیئے تھے کوئی خاکہ ذہن میں ہمارے جواب کا بھی تھا اس خاکے کو میں آپ کے سامنے پیش کیئے دے رہا ہوں اوراس تقریر کو جب آپ ٹیپ (tape) سے لکھیں گے تو امام حسینؑ کی سوانحِ حیات کا ایک ایسا نادر تحقیقی باب آپ کے پاس آجائے گا کہ آپ حیران رہ جائیں گے جب آپ بغداد سے سامرے کی زیارت کرنے کے لئے جائیں گے، اورآپ سلمانؑ پاک پر پہنچتے ہیں حضرت سلمانؑ فارسی کے مزار پر تو وہاں سے جب آپ نکلیں چند قدم کے فاصلے پر وہ عظیم الشان محل نظر آئے گا جو حضرت شہر بانوؑ کا محل ہے یہ یادرکھیئے کہ ایران کا دارالسلطنت پہلے بغداداور سامرے کی سرحد پر تھا یعنی ایران میں سامرہ شامل تھا اور اتفاق سے جب بٹوارہ ہوا تو کسریٰ کا محل اب عراق کے حصے میں آ گیا اسی کو کسریٰ کا محل کہتے ہیں، یہ وہ محل ہے کہ جب ہمارے حضور اکرمؐ پیدا ہوئے تھے تو اسی قصر کے کنگرے جو تھے وہ ٹوٹ ٹوٹ کر گر گئے تھے اوراس میں ایک ہزار برس سے آگ روشن تھی جس کی عبادت وہ لوگ کرتے تھے جسے آتش کدہ کہتے تھے جب حضورؐ ہمارے پیدا ہوئے تو وہ مخصوص جگہ جسے آتش کدہ کہتے تھے، اُس محل میں وہ آگ بجھ گئی اور بادشاہ

Presented by Ziaraat.Com

وقت نے دریافت کیا یہ آگ کیوں بجھ گئی تو نجومیوں نے بتایا تھا کہ عرب کے شہر مکّے میں ایک نبیؐ پیدا ہوا ہے جس کی برکت سے اللہ نے دنیا کے پورے کفر کو نیست و نابود کرنے کا ارادہ کرلیا ہے چونکہ آگ کی عبادت اُس کے مذہب میں کفر ہے اس لئے اس کے پیدا ہوتے ہی یہ آگ بجھ گئی۔ جہاں وہ آتش کدہ تھا جہاں وہ آگ جلتی تھی وہاں ایک در بنا ہوا تھا اُسے کہتے تھے درِ کسریٰ، عجیب بات یہ ہے کہ پورا محل جو کئی میل میں پھیلا ہوا تھا اور دنیا کا سب سے بڑا محل تھا اُس وقت دنیا میں بس دو سلطنتیں بڑی کہلاتی تھیں ایک روم کی ایک ایران کی۔ ایران کے بادشاہ کو کسریٰ کہتے تھے اور روم کے بادشاہ کو قیصر کہتے تھے یہ نام نہیں ہیں یہ دونوں خطاب ہیں یعنی روم میں جو بھی بادشاہ آتا تھا وہ قیصرِ روم کہا جاتا تھا ایران میں جو بادشاہ آتا تھا اسے کسریٰ کہا جاتا تھا یہ دونوں خطاب تھے اور حضرت ادریسؑ کے زمانے سے جو حضرتِ آدمؑ کے پوتے تھے اُن کے زمانے میں حضرت نوحؑ سے بھی پہلے یہ سلطنت شروع ہوئی تھی اور دنیا میں اس سے قدیم کوئی سلطنت نہیں تھی اور عجیب بات یہ ہے کہ جو سائرس اعظم ہیں وہی سکندر ذوالقرنین ہیں، قرآن نے جسے سکندر ذوالقرنین کہا ہے ایران نے اُسے سائرسِ اعظم (کیخسرو) کہا ہے تو جنابِ شہر بانوؑ سکندر ذوالقرنین کی نسل میں تھیں۔

حضرت نوحؑ کو اللہ نے تین بیٹے دیئے تھے سام، حام اور یافث، سام کی اولاد میں حضورؐ تھے، اور سام کے پوتے کیومرث کی اولاد میں سائرس اعظم ہیں اور کیخسرو سائرس کی نسل میں جناب شہر بانوؑ تھیں تو اللہ نے نوحؑ کے دو پوتوں کی نسل کو حسینؑ اور شہر بانوؑ کی شکل میں ملایا تو صدیوں سے یہ پشت ہا پشت نسل در نسل یوں قدرت نے ان نسلوں کو محفوظ رکھا تھا کہ پورا شجرہ آج بھی جنابِ شہر بانوؑ

Presented by Ziaraat.Com

کا مکمل موجود ہے اور شجرے کی پاکیزگی کی گواہی خود حضورؐ نے دی سرکارِ دو عالمؐ نے اپنی زندگی میں کبھی بھی کسی کافر کی مدح نہیں کی کسی کافر کی تعریف نہیں کی کسی مشرک کی تعریف نہیں کی لیکن دو مشرک ایسے ہیں کہ جن کے لئے حضورؐ نے تعریفی کلمات کہے اور اپنے اصحاب کے سامنے دو حدیثیں دے دیں اور آپ نے فرمایا مدح کرتے ہوئے کہ ایک حاتم طائی اور دوسرے نوشیروانِ عادل یہ دو جہنم میں ہیں بقول مسلمانوں کی حدیثوں کے۔ سب نے لکھا ہے ان حدیثوں کو وہ مستند ہے یا غیر مستند یہ تحقیق کی بات ہے لیکن حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ نے دونوں کو ایک ایک پنکھا اُن کے ہاتھ میں دے دیا اور جب جہنم کے شعلے ان دونوں کی طرف بڑھتے ہیں تو پنکھوں سے وہ آگ کے شعلے ہٹا دیتے ہیں اور آگ ان کے قریب نہیں آتی تو اصحاب نے پوچھا کہ یہ نوشیروان اور حاتم کو جہنم کی آگ کیوں نہیں جلاتی تو آپ نے فرمایا نوشیروان دنیا کا سب سے بڑا عادل تھا اور اُس نے کبھی اپنے فیصلے میں کسی انسان پر ظلم نہیں کیا اس لئے اللہ نے اُس کے عدل کا یہ انعام دیا ہے کہ مشرک تھا لیکن انعام یہ ملا کہ تو نے ہمیشہ عدل کیا اس لئے کوئی شعلہ جہنم کا تجھے جلا نہ سکے گا اور حاتم اتنا سخی تھا کہ اس نے انسانوں کو اتنی سخاوت کے ساتھ دولت اور رزق بانٹا اس لئے اللہ نے اُس کو انعام دیا ہے اور حاتم طائی مذہب نہیں پوچھتا تھا کسی کا جب وہ رزق روٹی اور دولت بانٹتا تھا اور نوشیروان جب عدل کرتا تھا کسی کا مذہب نہیں پوچھتا تھا۔ اب حضورؐ کی اس حدیث کی روشنی میں کم از کم پاکستان کے سربراہوں کو یہ سوچنا چاہئے کہ عدل کرتے ہوئے یہ نہ پوچھیں کہ یہ شیعہ ہے یا سنّی اور عدل کی نگاہ سے دیکھیں کہ لہو کس کا بہہ رہا ہے اور کیوں بہہ رہا ہے اس لئے کہ عدل کا انعام ملتا ہے جب نوشیرواں جیسے عادل کو انعام مل

Presented by Ziaraat.Com

سکتا ہے تو کلمہ پڑھنے والے کو کیوں نہیں انعام ملے گا کہ وہ پوچھے کہ حسینؑ کے عزاداروں سے کیا خطا ہوئی ہے اور کیوں پاکستان میں بے خطا اتنے لوگوں کو قتل کیا جا رہا ہے پہلا سوال کیا جائے صرف بیانات نہیں کہ ہم مجرموں کو ٹائٹ (Tight) کریں گے کب کریں گے آغازِ محرم ہو تو تین آدمی مر جائیں محرم کی پانچ آتے آتے سترہ آ آدمی مر جائیں سوچنے کی بات ہے کہ یہ جو اپنے گھروں سے صرف رونے کو نکلتے ہیں کیا آپ اِن کی حفاظت کی ضمانت نہیں دے سکتے ہیں، آپ کو تحفظ دینا پڑے گا ملک کے لاء (Law) کے مطابق قانون کے مطابق آپ اپنے ہر پاکستان کے شہری کی جان و مال کے امین ہیں اگر یہاں سوال نہیں ہوگا تو یاد رکھیئے وہاں جب رسول اکرمؐ کے سامنے آپ جائیں گے تو رسول اکرمؐ اپنی اولاد کے بارے میں سوال ضرور کریں گے ایسا نہیں ہے کہ سوال نہیں ہوگا اور فیصلہ نہیں ہوگا جس وقت روزانہ شیعوں کو بے دردی سے پاکستان میں قتل کیا جا رہا تھا اس وقت علاّمہ صاحب نے جتنے عشرے پڑھے علمی احتجاج کیا جس کی بدولت شیعوں کا قتلِ عام رُک گیا، شیعہ قوم نے بہت جلد علاّمہ صاحب کے احسان کو بھلا دیا۔ بہر حال زمخشری نے جو کچھ لکھا، عہد جو لکھا زمانہ جو لکھا وہ غلط لکھا اس لئے کہ یہ قصر جو بنا ہوا ہے اتفاق سے میں دو مرتبہ کربلا و نجف کی زیارت کو گیا ہوں تو ''کسریٰ کا محل'' بھی مدائن میں دیکھا اور وہاں کی تصاویر بھی لایا ہوں۔ وہ آپ بھی ملاحظہ فرمائیں (منبر سے تصاویر دکھا رہے ہیں) جب آپ سامنے جائیں گے تو جہاں تک بھی آپ کو نظر آئے یہ قصر کی وہ دیوار ہے جو اتنی پُر ہیبت ہے کہ جب آپ اس پر نظر ڈالیں تو حیرانی ہوتی ہے کہ اتنا اونچا قصر اور یہ جو بیل بوٹے ہیں یہ بنائے کیسے گئے، آج سے صدیوں پہلے

Presented by Ziaraat.Com

اور یہ وہ جگہ ہے جہاں آگ جلا کرتی تھی یہ وہ دَر ہے اور یہ وہ جگہ ہے جسے دَرِ کسریٰ کہتے ہیں اب یہ درِ کسریٰ جو ہے اس کے بارے میں مَیں آپ کو بتادوں کہ یہ پورا محل گر گیا ہے لیکن یہ باقی ہے اس لئے کہ ہسٹری (history) میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ آخری بادشاہ کسریٰ کا جو تھا وہ یزدوجرد تھا اور جب حملہ ہوا ایران پر اور وہ اپنے محل کو چھوڑ کر بھاگنے لگا تو چونکہ یہ اُن کے عبادت خانے کا در تھا تو وہ یہاں پر آیا رُک کر اس در کو دیکھا اور دیکھنے کے بعد اُس نے ہاتھ اُٹھا کر یہ کہا کہ اے طاقِ کسریٰ تجھ پر کسریٰ کا آخری سلام لیکن تُو اس وقت تک باقی رہے گا جب تک میری نسل سے ایک مہدیؑ نہ آجائے تُو اس وقت تک باقی رہے گا تو یہ طاقِ کسریٰ اب تک باقی ہے اور ان اقوال کی روشنی میں یہ بات پتہ چلتی ہے کہ یہ لوگ بھی تقیے میں تھے۔ جہاں امامت آنے والی ہو یہ ہمارا عقیدہ ہے کہ وہاں کفر اور شرک کا شائبہ نہیں ہوتا، نوشیروانِ عادل کی تعریف حضورؐ کی زبان سے اس بات کی دلیل ہے، نوشیروانِ عادل کے بیٹے کا نام خسرو پرویز تھا اور خسرو پرویز کے بیٹے کا نام شہریار تھا اور اُس کے بیٹے کا نام یزدوجرد تھا، یزدوجرد کو اللہ نے تین بیٹیاں اور ایک بیٹا دیا تھا بیٹے کا نام فیروز تھا اور بیٹیوں میں سب سے بڑی شاہِ زماں تھیں شاہِ زماں کے بعد گیہان بانو تھیں اور پھر خورشید بانو یا ماہ بانو تھیں یہ تین بیٹیاں تھیں اب یہ کہ یہ صحیح ہے کہ ایران جب فتح ہوا اس کا سَن صحیح ہے لیکن حضرت شہربانوؑ کی شادی اس وقت نہیں ہوئی، ایران کے فتح کا سن صحیح ہے اس لئے کہ جب ایران پر حملہ ہوا اور اس قصر پر بھی حملہ ہو گیا اس وقت لشکر میں سلمانِ فارسیؓ کو بھیجا گیا تھا کہ آپ جا کر اپنی زبان میں ظاہر ہے کہ آپ ان کی زبان جانتے ہیں اور ان سے گفتگو کریں اور انہیں سمجھائیں اور انہیں بتائیں تو

Presented by Ziaraat.Com

سلمان فارسیؓ نے درمیانی رابطہ عربوں میں اور ایرانیوں میں قائم کیا تھا یہ پورا خاندان حملے کی رات سے پہلے ہی محل سے کُوچ کر گیا تھا قصر سے نکل گیا تھا اور یہ سب بہت تیز اپنے لاؤ اور لشکر کے ساتھ اپنے قصر سے نکل کر سرحدوں کو پار کرتے ہوئے افغانستان پہنچ گئے تھے اور یہ سب جا کر کابل کے بادشاہ کی پناہ میں آ گئے تھے اس لئے عرب کے مسلمان اس خاندان کو نہ پا سکے اور لوگوں کو یہ پتہ نہ چلا کہ بادشاہِ ایران یزدوجرد کہاں گیا لیکن راستے میں اصفہان سے گزرتے ہوئے یزدوجرد اصفہان میں ٹھہر گیا اور تمام شاہی سپاہی بادشاہ کے بیٹے اور بیٹیوں کو لے کر افغانستان پہنچ گئے، یہاں تک کہ فتح ایران سے لے کر مولا علیؑ کی خلافت کے دور تک یہ لوگ افغانستان میں رہے جب مولا علیؑ کی حکومت کا دور شروع ہوا تب اس خاندان نے یہ کہا کہ اب وہاں امن ہو گیا ہے اس لئے ہم اپنے وطن کی طرف واپس چلیں اور شاید ہمیں ہمارا قصر اور تمام چیزیں مل جائیں اُس وقت اُس مقام کے گورنر حضرت علیؑ کی طرف سے حریث تھے حریث چونکہ گورنر تھے اور یہ خاندان یعنی شاہی قافلہ واپس آیا افغانستان سے اور اس میں بیٹا جو فیروز ہے اُس کے قیامِ افغانستان کے اس دس پندرہ برس میں یہ واقعات بھی ہوئے کہ اس شاہی خاندان کا جو بیٹا فیروز ہے وہ وہیں ٹھہر گیا اس نے افغانستان میں شادی کی اور اس کی نویں پشت میں محمود غزنوی آیا، اور ان تین بیٹیوں میں ایک بیٹی کی شادی اُودے پور کے راجہ چندر بھان سے ہو گئی اور ماہ بانو بیاہ کر ہندوستان چلی گئیں اور مہارا جہ اُودے پور کی زوجہ قرار پائیں اور صدیوں تک کچھ عجیب اثر تھا یزدوجرد کی اس بیٹی کے قدم اُس زمین پر پہنچے تو صدیوں تک مہاراجہ چندر بھان کے گھر سے تعزیہ اُٹھتا رہا اور یہ عزاداری گوالیار تک آ گئی یہاں کے

Presented by Ziaraat.Com

راجاؤں نے بھی امام باڑے بنوائے اور تعزیہ اٹھاتے رہے گوالیار میں تعزیہ اب تک اُٹھتا ہے اور اس تعزیئے کا معجزہ صدیوں سے یہ ہے کہ جب تک مہاراجہ اس میں ہاتھ نہ لگا دے وہ تعزیہ اپنی جگہ سے اُٹھتا نہیں ہے اور وہ عظیم امام باڑہ بنوایا جس میں چاندی سونے کے جواہرات جڑے ہوئے تھے اور جس میں ہندوستان کے بڑے بڑے علماء اور میر انیسؔ اور مرزا دبیرؔ کے خاندان کے لوگ مرثیہ پڑھنے جایا کرتے تھے اور بڑے بڑے وظیفے اس نے دیئے تمام شعراء ادیبوں اور علماء کو مہاراجہ نے نوازا، اور اب اس کا خاندان انگلینڈ میں ہے سلطنت اور اسٹیٹ باقی ہے اور وہاں ان کے پاس تبرک کے طور پر ایک ایسی قیمتی چیز ہے جو امام حسینؑ کے ہاتھ کا لکھا ہوا خط ہے جب آپ نے حبیب ابن مظاہرؓ کو اور دیگر اصحاب کو خط لکھے تھے تو ایک خط آپ نے اپنے ہم زلف یعنی حسینؑ کی زوجہ شہربانوؑ اور ماہ بانو دونوں سگی بہنیں ہیں اس لئے امام حسینؑ کا وہ مہاراجہ ہم زلف ہوا اُس کو بھی ایک خط لکھا تھا وہ خط تبرک کے طور پر اُس کے پاس رہا اور آج اُس کی نسل اس پر فخر کرتی ہے کہ حسینؑ کا صحیح خط اور تحریر ہمارے پاس موجود ہے ظاہر ہے کہ وہ خط ان کے لئے اسم اعظم ہے اور اس خاندان کو جو برکت ملی ہے اور جو نام تاریخ میں مشہور ہوا کہ کئی کتابیں راجستھان کے محرم پر لکھی گئی ہیں اور وہاں کے تعزیوں کی تصویریں کتابوں میں محفوظ ہیں کہ کیسے جلوس نکلتا تھا کیسی عزاداری ہوتی تھی یہ سب ذکر اس لئے نہیں ہے کہ میں آپ کو صرف ہسٹری سنا رہا ہوں مسلمانوں کے لئے یہ دعوت فکر ہے کہ ایک ہندو مہاراجہ حسینؑ کو اپنا دیوتا تصور کرتے ہوئے نسل در نسل تعزیہ اٹھائے سلسلہ بند نہ ہو تو کم از کم کلمہ گو مسلمانوں کو سوچنا چاہئے کہ حسینؑ کی یادگار کو کس طرح منایا جائے

Presented by Ziaraat.Com

اور کس طرح قائم کیا جائے یہ اللہ کی نشانیاں ہیں جو اس نے زمین پر پھیلا دیں ہیں کہ دیکھو وہ کلمہ پڑھیں یا نہ پڑھیں لیکن وہ حسینؑ کو کس طرح مانتے ہیں اور تم یہ نہ سمجھ لینا کہ ہم انہیں سزا دے دیں گے کہ انہوں نے کلمہ نہیں پڑھا اور صرف حسینؑ کو مان رہے ہیں اس لئے کہ ہمارے یہاں کلمہ پڑھنا جو ہے وہ کوئی بہت بڑا انعام نہیں ہے اس لئے کہ جب تک کلمے کی شرائط نہ ہوں ہم کلمے کو نہیں مانتے، اب اگر کوئی کلمہ نہ پڑھے اور کلمے کی ساری شرطوں کو پورا کر دے تو ہم اسے جہنم میں نہیں جانے دیں گے چاہے وہ ابوطالبؑ ہوں یا اصحابِ کہف ہوں اللہ فرماتا ہے کہ قرآن میں ہم نے اصحابِ کہف کا قصہ اس لئے سنایا کہ انہوں نے کلمہ نہیں پڑھا تھا لیکن کلمے کی شرائط پوری کر دی تھیں اس لئے ہم نے انہیں مرنے نہیں دیا جو کلمے کی شرائط پوری کر دیتا ہے اس پر موت واقع نہیں ہوتی اس لئے ابوطالبؑ زندہ ہیں مسلمانوں کا تو یہ وطیرہ رہا کہ کلمہ پڑھو اور نبیؐ کی جان جلاؤ، کلمہ پڑھو اور زہراؑ کا گھر جلاؤ کلمہ پڑھو اور حسینؑ کا گھر جلاؤ کلمہ پڑھو اور حسینؑ کے گلے پر خنجر رکھ دو تو پھر کلمہ کام نہیں آتا پھر وہ کلمہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے اگر ہر وقت کلمہ پڑھتے رہے جب بھی زبان میں اثر نہیں آئے گا اس لئے کہ اللہ قرآن میں کہتا ہے، منافقوں کے کلمے کو ہم قبول نہیں کرتے صفات سے مومن بنتا ہے کلمے سے کوئی مومن نہیں بنتا پہلے اپنے میں صفات ایمان کی پیدا کرو پھر کلمہ کام آئے گا یہ کہہ دینا کافی نہیں ہے کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ اللہ، لا الٰہ کا مطلب نہ سعودی عرب ہے نہ لا الٰہ کا مطلب پاکستان ہے، لا الٰہ کا صرف ایک مطلب ہے ''حقا کہ بنائے لا الٰہ است حسینؑ'' کلمے کا عکس ہیں حسینؑ اس لئے کلمہ جب مٹ رہا تھا اس وقت حسینؑ اپنے خون کی دھار سے کربلا کی زمین پہ لا الٰہ لکھ رہے تھے اب کون

Presented by Ziaraat.Com

مٹائے گا اس لئے کہ لہو محافظ ہے اس کلمے کا تو اب مدائن کے گورنر حریث نے خط لکھا کہ مولا یہ شاہی قافلہ آیا ہے کیا حکم ہے مولا علیؑ نے خط لکھا کہ بحفاظت تم پر واجب ہے کہ شاہی خاندان کی حفاظت کرو اس لئے کہ حضورؐ کا یہ دستور رہا اپنی پوری زندگی میں کہ اگر کسی قوم کے سردار پر حملہ کرتے تھے وہ یہودی ہو یا عیسائی ہو یا کافر ہو کبھی حضورؐ نے ایسا نہ کیا کہ ان کے گھر کی عورتوں کو اسیر کیا ہو خیبر میں حکم دیا علیؑ کو ہر یہودی کو قتل کر دو لیکن جب ان کے گھر کی عورتیں گرفتار کی گئیں تو حضورؐ نے کہا بلال احترام سے لانا خبردار بادشاہ حیّ بن اخطب جو کہ خیبر کا بادشاہ ہے اس کی بیٹی کے تم نے بازو باندھے ہمیں بہت افسوس ہوا تم نے صفیہ کے بازو باندھے یاد رکھنا آج کے بعد پھر کافر بھی اگر اسیر کیا جائے تو گھر کی عورتوں کو کبھی اسیر نہ کرنا اور بازو نہ باندھنا اگر کافر کے گھر کی بھی عورتیں ہوں یہ حضورؐ کا حکم تھا تو علیؑ فرماتے ہیں وہ کچھ بھی مذہب رکھتے ہوں لیکن عورتوں کو پریشان نہ کرنا انہیں مدینے پہنچاؤ ان کو ہمارے پاس پہنچاؤ تو اس وقت حضرت علیؑ ابھی کوفے کی طرف روانہ نہیں ہوئے ہیں اور بیعت مدینے میں ہوئی ہے کہ یہ خاندان مدینے پہنچ گیا اور باخیریت پہنچ گیا اور جب یہ خاندان پہنچا تو اس وقت حضرت علیؑ نے ان دونوں بیٹیوں کو گیہان بانو اور شاہِ زماں کو خود اپنے حکم سے اور انہیں اختیار دے کر کہ یہ جتنے جوان ہیں ان میں تم جس کو بھی پسند کرو ہم اس کے ساتھ تمہارا عقد کر دیں گے گیہان بانو نے محمد بن ابی بکر کو پسند کیا، علیؑ نے اُن کا عقد اِن کے ساتھ پڑھ دیا، گیہان بانو کی شادی محمد ابن ابی بکر سے ہوئی ان سے ایک بیٹا قاسمؒ پیدا ہوا قاسمؒ اور جناب امام زین العابدینؑ آپس میں خالہ زاد بھائی تھے اور قاسمؒ کو اللہ نے ایک بیٹی دی اس کا نام اُمِ فروہؒ ہے، اُن کی شادی پانچویں امامؑ،

Presented by Ziaraat.Com

امام محمد باقرؑ سے ہوئی تو امام صادقؑ پیدا ہوئے یعنی امام صادقؑ کا ننھیال شاہِ ایران کی بیٹی گیہان بانو کے گھر میں ہے اب یہ دوہرا رشتہ ہے کہ ایک طرف چوتھے امام کی والدہ بھی ایران کی شہزادی ہیں جب شہر بانوؑ پہلے ان کا نام شاہِ زماں تھا شہر بانوؑ کا خطاب مولا علیؑ نے اُن کو دیا دیکھیں تینوں بیٹیوں کے صرف نام مشہور ہیں لیکن یہ اپنے خطاب سے مشہور ہیں نام شاہِ زماں ہے بڑی بیٹی تھیں اوران کے سر پہ تاج رہتا تھا تاریخ میں لکھا ہے چونکہ بڑی بیٹی تھیں توان کے سر پہ تاج رہتا تھا جب تک ایران کی شاہی باقی رہی تو اُن کے سر پر تاج تھا اس لئے انہیں شاہِ زماں کہا جاتا ہے لیکن خطاب علیؑ نے شہر بانوؑ شادی کے بعد دیا جس وقت کہا علیؑ نے کہ تم خود پسند کرو تو اُس سے عقد کر دیا جائے تو آپ نے مولا علیؑ سے فرمایا کہ یہ آپ کے پہلو میں جو یہ ستائیس برس کا جوان موجود ہے جس کے نام سے میں واقف ہوں، میں اسے پہچانتی ہوں تو مولا علیؑ نے پوچھا کیسے پہچانتی ہو تو کہا جب ہم چلے تھے بے وطنی میں تو اُس شب میں ہم نے خواب دیکھا تھا کہ ہمارے خواب میں ایک نورانی بی بی آئیں اور اُن کے ساتھ یہ جوان بھی تھا اور اس بی بی نے آکر یہ کہا تھا کہ میں نبیؐ آخر کی بیٹی فاطمہؑ ہوں اور یہ میرا بیٹا حسینؑ ہے تو میں اس وقت تمہارے سامنے جو باتیں کہتی جاؤں دین کی وہ باتیں تم دہراتی جاؤ تو ہم تمہیں اپنے دین میں داخل کرتے ہیں اور اس بیٹے سے ہم تمہاری شادی کا وعدہ کرتے ہیں۔ اُس دن سے ہم یہ دعا مانگتے تھے کہ ایک بار یہ ہمارے خواب میں آجائیں لیکن ہمیں کیا معلوم تھا کہ اتنی جلدی ہمارے خواب کی تعبیر ہمارے سامنے آجائے گی۔ تو اُس وقت امام حسینؑ آگے بڑھے اور امام حسینؑ نے اُن کے سر پر چادر ڈال دی اور گھر لایا گیا اور جب گھر آگئیں بی بی تو مولا علیؑ نے عقد

Presented by Ziaraat.Com

پڑھا، نکاح ہوا اور بہت دھوم دھام سے شادی ہوئی جب دلہن بیاہ کر گھر میں آ گئی حسینؑ کی یہ حسینؑ کی پہلی شادی تھی یہ حسینؑ کی پہلی دلہن تھی تو علیؑ نے پکار کر بنی ہاشم سے کہا یہ شہر بانوؑ ہیں اب آپ خود سوچئے کہ بابِ مدینۃ العلم کسی کو خطاب دے تو اس کا کیا رُتبہ ہوگا، مولا علیؑ نے فرمایا کہا آج سے ہم اس بی بی کو شہر بانوؑ کا خطاب دیتے ہیں، کچھ غور کیا یہ اس گھر کی بہو کا جو خطاب ہے تو اس پر غور کیجئے خطاب دینے والا کون ہے اور خطاب میں کیا راز ہے لفظ شہر یہ بتا رہا ہے کہ علیؑ کوئی اشارہ کرنا چاہتے تھے کہ یہ شہر بانوؑ ہے بانو کے معنی ہیں شہر کی ملکہ بانو کے معنی ہیں ملکہ تو شہر بانوؑ، شہر کی ملکہ مولا علیؑ نے یہ خطاب کہاں سے دیا حدیث کے مطابق دیا میں شہر علم ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں اگر نبیؐ شہر علم ہیں اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں تو علیؑ نے اعلان کیا کہ اس شہر کی ملکہ یہ ہے کیوں؟ اس لئے کہ نو امام اس کے بطن سے آنے والے ہیں ایک سال کے بعد آپ کے چوتھے امام پیدا ہوئے گویا حسینؑ ابنِ علیؑ کا سب سے بڑا بیٹا جس کا نام علیؑ نے علیؑ رکھا اور اپنے نام پر رکھا اور پیدا ہوتے ہی علیؑ کی گود میں پیش کیا گیا دادا کی گود میں آئے، اور شہر بانوؑ جب تک زندہ رہیں زیادہ دن زندہ نہ رہیں بی بی، ایسا لگتا ہے ان کا سفر یہیں پہ قدرت کو ختم کرنا تھا بی بی کا سفر یہیں پر ختم ہو رہا تھا حضرت شہر بانوؑ کی چونکہ کنیزیں بہت سی ساتھ تھیں شاہی خاندان تھا اور کنیزیں بہت دن تک ساتھ رہیں اور جب انہیں آزاد کرتی جاتی تھیں تو ایک کنیز ایسی تھی جس کا نام شیریں تھا وہ بار بار کہتی تھی مجھے آزاد نہ کیجئے گا میں اس بچے کو پالنا چاہتی ہوں میں آپ کی خدمت کرنا چاہتی ہوں سب سے آخر میں شیریں کو آزاد کیا ہے وہ بھی صرف اس لئے کہ شیریں کی شادی ہو جائے لیکن جب اس کی شادی ہوئی تو اس نے امام حسینؑ سے چلتے وقت

یہ کہا تھا مولا بہت دور کوفے کی ایک پہاڑی کے قصر پہ ہمیں بھیجا جا رہا ہے وہاں کے امیر سے شادی ہو رہی ہے لیکن مولا یہ وعدہ کیجئے کہ کبھی آپ ہمارے گھر آئیں گے ضرور آئیں گے اور جب دروازے تک گئی مُڑ کر پھر واپس آئی اور آ کر آپ کے چوتھے امام امام زین العابدینؑ کے پیروں کو چومتی جاتی تھی اور کہتی تھی شہزادے یہ قدم کبھی میرے گھر لانا ضرور، میرے گھر آنا ضرور کہ میں نے تمہیں گود میں کھلایا ہے ظاہر ہے کہ یہ پورا واقعہ تو میں صفر میں پڑھتا ہوں اس وقت تو نہیں پڑھنا صرف یہ اشارہ کرنا تھا تو یہ کنیزیں جو تھیں اکثر کہتی تھیں کہ بی بی ہم نے وہ آپ کا زمانہ دیکھا ہے جب آپ شہزادی تھیں اور ہمیں ایک ایک لمحہ یاد ہے کہ اُس قصر میں آپ کس طرح رہتی تھیں، وہ قصر آپ کے لئے جنت تھا لیکن یہ کچا مکان اور یہاں کی گرمی ایسا لگتا ہے شہزادی آپ جنّت سے نکل کر جہنم میں آ گئی ہیں ہمیں آپ کا ایک ایک لمحہ آرام کا یاد آتا ہے تو اُس وقت غیظ کے عالم میں شہر بانوؑ نے کہا تھا اب یہ کلمہ زبان سے نہ نکالنا ہم پہلے جہنم میں تھے اب ہم جنّت میں آ گئے، یہ فاطمہ زہراؑ کا گھر ہے، کتنا فخر کیا ہے بی بی شہر بانوؑ نے کہ ہم فاطمہ زہراؑ کی بہو بن کر آ گئے۔ تو اب آپ دیکھئے شہر بانوؑ کا باپ یزدجرد طاقِ کسریٰ کے قریب یہ دیکھ رہا تھا کہ میری ایک بیٹی علیؑ کی بہو بننے والی ہے اور اس کی نسل میں نو امام آنے والے ہیں اور آخری امام مہدیؑ ہوگا تو اُس نے طاقِ کسریٰ کو دعا دی ہے اب نسلِ امامت میری بیٹی کے ذریعے چلے گی تو مولا مسجد میں جب خطبہ دیتے تو اکثر یہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ قدرت نے تمہارے لئے انتظام کیا کہ روئے زمین پر ایران اور عرب سے بڑا کوئی آپس میں دشمن نہیں تھا قدرت نے تم کو ملا دیا اور یہ حسینؑ اور شہر بانوؑ کی شکل میں تم میں وہ محبت پیدا

Presented by Ziaraat.Com

کرادی ہے کہ اگر یہ رشتہ نہ ہوتا تو تم قیامت تک ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہوتے اور دیکھو ایرانی اپنی زبان اپنے تمدّن میں کتنے تعصبی ہوتے ہیں لیکن وہ عربی زبان پر اور قرآن پر فوراً ایمان لائے جیسے تم کسی زبان پر ایمان نہیں لاتے ویسے وہ بھی کسی زبان پر ایمان نہیں لاتے تھے لیکن یہ میرے پوتے زین العابدینؑ کی برکت ہے کہ پورے ایران نے قرآن کو بھی مان لیا ہے نبیؐ کو بھی مان لیا دین کو بھی مان لیا اور یوں قبول کیا کہ علم ہی علم ان کے پاس بڑھتا چلا جائے گا اللہ انہیں علم میں برکت دے گا تو آج جب ہم زیارت پڑھتے ہیں تو ہم اپنے امام حضرت رضا غریبؑ کو کہتے ہیں کہ آپ شاہِ عرب بھی ہیں اور شاہِ عجم بھی اس لئے کہ ددھیال عرب میں ہے اور ننھیال ایران میں ہے اور جتنا بھی فخر کریں اس ملک کے لوگ وہ کم ہے اور پھر جب اسی نسل سے آٹھواں امام اس سرزمین پر آجائے تو ظاہر ہے اس زمین کے لئے فخر کی کیا کمی ہے لیکن یہ بھی علیؑ نے بتا دیا کہ اگر تم اس خاندان کو کافر سمجھ رہے تھے تو آج ہم تمہیں بتا دیں جب جنگِ صفین سے واپس آئے تو کہا، جو ابھی تصویریں میں نے آپ کو دکھائیں، اس کسریٰ کے محل میں علیؑ اس عالم میں داخل ہوئے کہ علیؑ نے ابھی جنگی لباس زرہ بکتر نہیں اُتارا تھا، جو لباس جنگ کا علیؑ پہنے ہوئے تھے اسی لباس میں اس محل میں داخل ہوئے اور سارے اصحاب علیؑ کے ساتھ ساتھ تھے اب یہ واقعہ اگر آپ کو پڑھنا ہے جو میں سنا رہا ہوں تو مفاتیح الجنان میں پورا واقعہ لکھا ہوا ہے اور آپ کی مفاتیح نمازوں اور دعاؤں کی جو کتاب ہے اس میں آپ کو کسریٰ کا جب بیان ملے گا اس کا اس کی زیارت کا تو اس میں لکھا ہوا ہے کہ وہاں جائے اور جا کر دو رکعت نماز پڑھے یہ مفاتیح میں کسریٰ کی نماز بھی لکھی ہوئی ہے اور دعائیں بھی لکھی ہوئی ہیں

Presented by Ziaraat.Com

کیوں؟ اس لئے کہ مولا علیؑ نے داخل ہوتے ہی وہاں دو رکعت نماز ادا کی تھی اور جس جگہ مولا علیؑ نے نماز پڑھی ہے اس جگہ کی ایک پہچان ہے اب گورنمنٹ نے خاردار تار لگا دیئے ہیں، وہاں جانے نہیں دیتے باہر سے دیکھنا پڑتا ہے لیکن پہلے یہ تار نہیں لگے ہوئے تھے لوگ اندر جاتے تھے اور اس مقام پر نماز پڑھتے تھے، لیکن نماز پڑھنے کے بعد جب علیؑ چلے تو یوں بتاتے چلے کہ یہ شاہی خاندان کی خواب گاہیں ہیں، یہاں آگ جلتی تھی، یہاں بادشاہ بیٹھ کر عدل کرتا تھا، یہ عدالت کی جگہ ہے، یہ فلاں جگہ ہے یہ فلاں جگہ ہے تو ایک ایک صحابی نے پوچھا کہ آپ تو اس طرح بتا رہے ہیں جیسے آپ نے سب کچھ دیکھا ہو کہا دیکھا نہ ہوتا تو بتاتے کیسے؟ اس کے اوپر اگر ریسرچ (research) کی جائے تو آپ کو پتہ چلے گا کہ مولا علیؑ نے یہ عمل کیوں کیا اگر یہ عمل نہ کرتے تو، ایسے عمل کر کے تعصبات کی دیواریں گرایا کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ ہر انسان جو اسلام میں داخل ہو جائے وہ ایک دوسرے کو انسان سمجھے دیکھئے علیؑ کے اس عمل سے لسانی تعصب ختم ہو رہا ہے فرقہ ورانہ تعصب ختم ہو رہا ہے اسی لئے ہم کہا کرتے ہیں کہ اگر علیؑ کے علم کو پڑھو تو لسانی تعصب بھی ختم ہو جائے فرقہ وارانہ تعصب بھی ختم ہو جائے پھر نہ فرقہ وارانہ تعصب ہو نہ لسانی تعصب ہو یہ لوگ آئے ای لئے تھے تعصبات کو ختم کرنے۔ حضرت شہر بانوؑ کی وفات کے بعد، حضرت زین العابدینؑ جب جوان ہوئے تو ۲۴ برس کی عمر میں مدینے سے کربلا کا سفر درپیش ہوا۔ زین العابدینؑ کو جناب زینبؑ نے پالا۔

آگے گھوڑے پر بیٹھ کے چل رہے تھے ایک عباسؑ ایک زین العابدینؑ ایک علی اکبرؑ تینوں کو لوگ بار بار دیکھتے تھے ایک طرح کے ایک قامت کے جوان

Presented by Ziaraat.Com

چوڑے شانے چاند جیسے، چودھویں کے چاند جیسے چہرے اور زرہ بکتر پہنے ہوں فوجی لباس پہنے ہوں اور بلند قامت گھوڑوں پر سوار ہوں تو کیا عالم ہو، تو ذہن سے یہ نکال دیں کہ زین العابدینؑ بیمار تھے پانچ محرم اور چھ محرم کا یہ واقعہ لکھا ہے کہ ایک بار حسینؑ اپنے خیمے سے نکلے دوپہر کا وقت تھا تو دیکھا خیام سے کچھ آگے ایک شیر اپنی کمر میں تلوار لگائے ٹہل رہا ہے مولا حسینؑ نے پوچھا عباسؑ یہ کون جوان ہے جو اتنی شجاعت کے ساتھ دونوں لشکروں کے درمیان ٹہل رہا ہے کہا یہ آپ کا بڑا بیٹا علیؑ ابن الحسینؑ ہے امام حسینؑ نے فرمایا کہو کہ تمہارا پدر گرامی بلاتا ہے حسینؑ بلا رہے ہیں جب حضرت زین العابدینؑ خدمتِ حسین ابنِ علیؑ میں قریب آئے آپ نے ہاتھ پکڑا اور خیمے میں ساتھ لے گئے، اللہ سب کو کربلا کی زیارت کرائے جب آپ خیمہ گاہ میں داخل ہوں گے جناب زینبؑ کا جو بڑا خیمہ ہے اس کی پشت پہ جب جائیں گے جو آخری خیمہ ہے اس پر سیّد سجادؑ کا نام لکھا ہوا ہے اس میں بستر بھی بچھا ہوا ہے یہ زین العابدینؑ کا خیمہ تھا اس مقام پر حسینؑ بیٹے کو لے کر خیمہ گاہ میں داخل ہوئے اور بیٹھ کر کچھ دیر باتیں کیں اور گوشِ مبارک میں کچھ باتیں کیں کہ دوسرا نہ سن سکا اور صرف اتنا کہا تھا کہ زین العابدینؑ دیکھو جہاد کی دو قسمیں ہیں بیٹا ایک جہادِ اکبر ہے ایک جہادِ اصغرؑ، اللہ نے جہادِ اصغر ہمارے سپرد کیا ہے لیکن جہادِ اکبر تمہیں کرنا ہے بیٹے نے پوچھا جہادِ اصغر کیا ہے کہا لڑتے ہوئے اللہ کی راہ میں سر کو کٹا دینا یہ جہادِ اصغر ہے اور کہا بابا جہادِ اکبر کیا ہے؟ کہا ماں بہنوں کو کھلے سر سے بازاروں میں لے کر چلنا یہ جہادِ اکبر ہے۔ اللہ کی رضا میں ہم گلا کٹائیں گے ہم جہادِ اصغر کریں گے، تمہیں کربلا سے کوفے، کوفے سے شام کھلے سر ماؤں بہنوں پھوپھیوں کو لے کر جانا ہے، قیدی بن کر یہ تمہارا جہادِ

اکبر ہے۔ کہتے ہیں یہ سن کر اتنا صدمہ ہوا کہ تیز بخار چڑھا شہزادے کو اور اتنا تیز بخار چڑھا کہ شہزادے پر غشی طاری ہوگئی تھوڑی دیر کے بعد ہوش آتا تھا لیکن جب ساتویں محرم سے پانی بند ہوجائے اور بخار میں جو تپ رہا ہو اس کو پانی نہ ملے تو اس کا کیا عالم ہوگا کہتے ہیں کہ ہوش آتا تھا جاگتے تھے اور پھر غش میں چلے جاتے تھے لیکن سارے مورخین نے لکھا کہ عاشور کو عصر کے ہنگام میں جب غش سے آنکھیں کھولیں تو شام تک کوئی غش نہ آیا پھر کربلا سے کوفے، کوفے سے شام تک پھر عصر عاشورہ کے بعد زین العابدینؑ کہیں غش میں نہیں گرے پھر تو زین العابدینؑ نے درِ خیبر کی طرح زنجیریں اور طوق کا وزن اُٹھالیا اور فاتح خیبر بن گئے بڑے بھائی زین العابدینؑ ہیں اور چھوٹے بھائی کا نام بھی علیؑ ہے، جب دربار یزید میں شہیدوں کے سر آئے اور نام گنوائے شمر نے تو یزید نے سیّد سجادؑ سے مخاطب ہوکر کہا تمہارا نام علیؑ ابنِ حسینؑ ہے تو کہا ہاں اور یزید نے پھر کہا یہ جو تمہارے بھائیوں کے سر ہیں ان کا نام بھی علیؑ ہے تو کہا تجھے نہیں معلوم میرے بابا کہا کرتے تھے کہ اللہ مجھے اور بیٹے دے جب بھی میں ہر بیٹے کا نام علیؑ رکھوں گا میں اپنے باپ کے نام پر ہی اپنے بیٹوں کے نام رکھوں گا یہ صحیح ہے کہ سب علیؑ ہیں لیکن کوئی علی اکبرؑ ہے کوئی علیؑ اوسط ہے کوئی علی اصغرؑ ہے ایک غلط فہمی ہوجاتی ہے ایک علی اکبرؑ ہیں ایک علی اصغرؑ ہیں اور یہ علیؑ ابن الحسینؑ ہیں جب یہ بڑے ہیں تو وہ کیسے ہوگئے علی اکبرؑ۔ اس فرق کو سمجھ لیجئے کہ یہ فرق اس لئے آیا کتابوں میں کہ شہید ہونے والے دو علیؑ ہیں ان میں ایک اصغرؑ ہے ایک اکبرؑ ہے شہید ہونے والوں میں ایک بڑا بھائی ہے ایک علی اکبرؑ ایک علیؑ اصغرؑ بعد شہر بانو جو دوسری شادی امام حسینؑ نے کی وہ طائف کے مشہور خاندان بنی ثقیف کی اور رسولؐ کے صحابی عبداللہ

Presented by Ziaraat.Com

ابن مسعود ثقفی کی پوتی جناب اُم لیلیٰؑ سے کی اور طائف کا یہ خاندان دو باتوں میں مشہور تھا ایک حُسنِ صفات میں اور ایک سخاوت میں، یہ بی بی بیاہ کر آئیں تو ایک سال کے بعد اللہ نے انہیں چاند سا بیٹا عطا کیا اور جب بیٹا پیدا ہوا اس وقت بھی مولائے کائنات امیر المومنینؑ کو اطلاع ہوئی ایک روایت کے مطابق، لیکن میں اس روایت کو مانتا ہوں کہ اُس وقت علیؑ کی شہادت ہو چکی تھی۔ جب حضرت علی اکبرؑ پیدا ہوئے اُس وقت مولائے کائناتؑ اس دنیا میں نہیں تھے۔ اس روایت کو میں ترجیح دیتا ہوں کہ ایک کنیز نے حسینؑ کو اطلاع دی کہ اللہ نے اُمِ لیلیٰؑ کو چاند سا بیٹا عطا کیا ہے اس وقت امام حسینؑ آئے اور بچے کو گود میں اُٹھایا اور بس روایت میں اتنا ہے کہ جب بچے کو گود میں لیا اور فوراً کہا کہ کہاں ہیں زینبؑ، بس ہو گئی تقریر، ابھی حضرت علی اکبرؑ کا تابوت برآمد ہو گا بی بیؑ آئیں شہزادی آئیں امام حسینؑ نے کہا تم نے میرے بچے کو دیکھا یہ کہہ کے زینبؑ کی گود میں دے دیا شہزادی زینبؑ نے کہا بھیا کیا نام رکھا امام حسینؑ نے کہا میں نے علیؑ نام رکھ دیا زینبؑ نے کہا ہم بھی اِن کو علیؑ کہیں گے لیکن بھیا ایک وعدہ کرو کہ اب زین العابدینؑ تو بڑے ہو گئے لیکن آج تم نے میری گود میں بچے کو دیا تو میں ہی پالوں گی کہتے ہیں کہ زینبؑ اپنے بچوں کو پہلو میں سلاتی تھیں، لیکن علی اکبرؑ کو سینے پہ سلاتی تھیں اور اتنے مانوس پھوپھی سے ہو گئے تھے کہ جب تک پھوپھی بھتیجے کو نہ دیکھ لیتی تو چین نہ پڑتا اور جب تک بھتیجا پھوپھی سے بات نہ کر لیتا چین نہیں پڑتا تھا اور جب ہمشکل نبیؐ ہوں، صورت میں بھی نبیؐ ہوں، سیرت میں بھی نبیؐ ہوں، رفتار وگفتار میں نبیؐ ہوں کہتے ہیں، اُٹھتے بیٹھتے اُمِ لیلیٰؑ کی نظر حضرت علی اکبرؑ پر رہتی حسینؑ کی نظر علی اکبرؑ پر رہتی زینبؑ کی نظر علی اکبرؑ پر رہتی اکثر ایسا ہوتا کہ اُمِ لیلیٰؑ

Presented by Ziaraat.Com

صبح اُٹھتیں تو کہتیں کہ میرے والی میرے وارث حسینؑ ابن علیؑ سے کہتیں کہ جب سب سو جاتے ہیں جب آدھی رات گزر جاتی ہے تو اکثر میں دیکھتی ہوں ایک سایہ سا آتا ہے اور علی اکبرؑ پر وہ سایہ جھک جاتا ہے کون ہوتا ہے میرے والی کہا اُمِ لیلیٰؑ کسی کو بتانا نہیں وہ میں ہوتا ہوں جب سب سو جاتے ہیں تو ہمیں علی اکبرؑ کی یاد آتی ہے، کہا آپ آتے ہیں باہر سے؟ کہا ہاں میں آتا ہوں کہا آپ چھپ کے کیا دیکھتے ہیں کہا اُمِ لیلیٰؑ بس بتانا نہیں اب تم نے پوچھا ہے تو کہہ رہے ہیں کہ جھک جھک کر دیکھتے ہیں میرا لعلؑ پیاسا تو نہیں ہے اس کے ہونٹ خشک تو نہیں ہو گئے اس کو کہیں پانی تو نہیں چاہئے لیجئے گریہ ہو گیا میدانِ کربلا سے علی اکبرؑ لڑتے ہوئے آئے اور آ کر کہا بابا میری لڑائی دیکھی آپ نے امام حسینؑ نے فرمایا ہاں علیؑ اکبر تم تو اس طرح لڑ رہے تھے جیسے خیبر میں علیؑ لڑ رہے ہوں جب تعریف کروالی تو اب چاہا انعام بھی مانگ لیں کہا بابا اگر کچھ مانگوں تو آپ دیں گے کہا علی اکبرؑ کیا ہے حسینؑ کے پاس؟ مانگو میرے لعلؑ کہا بابا ایک جامِ آب کی سبیلؑ ہو سکتی ہے، بہت پیاسا ہوں زرہ جل رہی ہے بابا دھوپ بہت تیز ہے تین دن ہو گئے پانی نہیں پیا واحد علی اکبرؑ ہیں جنہوں نے پانی کا شکوہ کیا تو تمام علماء حیران ہیں کہ عباسؑ نے پانی کا شکوہ نہیں کیا زینبؑ نے شکوہ نہیں کیا قاسمؑ نے شکوہ نہیں کیا یہ علی اکبرؑ نے کیوں شکوہ کیا؟ تو علماء نے بتایا چونکہ آخری شہید تھے تو چاہتے تھے دنیا کو یہ بتاتے ہوئے جائیں کہ میرا بابا کتنا پیاسا ہے علی اکبرؑ دنیا کو بتانا چاہتے تھے کہ پتہ چلے کہ حسینؑ کتنے پیاسے ہیں تو دیکھئے اس واقعے سے پتہ چلا کہ حسینؑ کتنے پیاسے تھے کہا علی اکبرؑ فرات سامنے ہے مگر باپ تیرا پانی نہیں لا سکتا بہت مجبور ہے کہا علی اکبرؑ ایسا کرو بیٹا میرے قریب آؤ لاؤ اپنی زبان

Presented by Ziaraat.Com

میرے منہ میں ڈال دو علی اکبرؑ آگے بڑھے حسینؑ نے دہن کھولا علی اکبرؑ نے اپنی زبان حسینؑ کے دہن میں ڈال دی کہا علی اکبرؑ ہم تمہاری زبان چوسیں گے بچپن میں بھی چوستے تھے پیاس مٹ جائے گی جیسے ہی زبان حسینؑ کی دہن میں ڈالی گھبرا کر نکالی کہا بابا آپ کی زبان میں تو کانٹے پڑے ہیں حسینؑ رونے لگے اور رو کر بس اتنا کہا کہ علی اکبرؑ گھبراؤ نہ جامِ کوثر تمہارے لئے تمہارے دادا علیؑ لے کر کھڑے ہیں میں دیکھ رہا ہوں رسولؐ خدا جنت کے جام بھرے انتظار میں ہیں ارے علی اکبرؑ آ رہا ہے میرا ہم شبیہ آ رہا ہے حسینؑ کا پیاسا بیٹا آ رہا ہے۔ یہی بات ہے کہ جب لاشے پہ پہنچے کہا علی اکبرؑ کیا دیکھا کہا بابا یہ کھڑے ہیں علیؑ مرتضیٰؑ یہ کھڑے ہیں رسولؐ خدا اور اے بابا ایک بی بی بال بکھرائے پکار رہی ہے میرے لعل علی اکبرؑ کو میری گود میں دے دو کہا وہی تو تمہاری دادی ہیں وہ فاطمہ زہراؑ ہیں ہوگئی تقریر جب لاشہ آیا تو کہتے ہیں مقتل میں یہ آخری جملے سن لیجئے اور کبھی کبھی یہ روایت پڑھتا ہوں کہ جب حسینؑ لاشہ لاتے تھے تو پہلے مقتل میں رکھتے اور مقتل سے اُٹھا کر پھر خیمے میں لایا کرتے تھے اس کے بعد ظاہر ہے علی اکبرؑ کے بعد تو کوئی لاشہ سوا علی اصغرؑ کے اُٹھانا نہیں تھا تو راوی نے یہ لکھا کہ جب علی اکبرؑ کا لاشہ لائے حسینؑ تو وہاں رکھا جہاں قاسمؑ کا پامال شدہ لاشہ تھا۔ میں بہت کم پڑھتا ہوں لیکن اس وقت پڑھ رہا ہوں اس لئے کہ آپ جتنا رو سکیں تابوت کو دیکھ کر روئیں یہ روایت قیامت کی ہے اور جو روایتیں میری نظر میں پسندیدہ ہوتی ہیں قیامت کی ہوتی ہیں میں کم پڑھتا ہوں یہ دو جملے ہیں بہت گریہ کریں گے آپ جہاں قاسم کا لاشہ رکھا تھا وہیں علی اکبرؑ کا لاشہ رکھا اور ان دونوں لاشوں کے درمیان میں بیٹھ گئے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور کبھی رخسار قاسمؑ کے منہ پر رکھتے کبھی علی اکبرؑ

کے منہ پر رکھتے اور پکار کر چیخ کر روتے جاتے اور کہتے جاتے وا قاسماوا علی اکبرؑا وا قاسماوا علی اکبرؑا تو کہتے ہیں دور سے اُس وقت جب صحرا سے رونے کی صدا آئی تو زینبؑ اُٹھیں اور کہا کچھ خبر ہے دو جوان لاشوں کے بیچ میں میرا بھائی بیٹھا ہے یہ کہہ کر چلیں بھیا زینبؑ آ رہی ہے غم ساتھ منائیں گے جوان کا ماتم بھائی اور بہن جوان کے لاشے پر گریہ کر رہے تھے ہائے علی اکبرؑ ہائے علی اکبرؑ۔

Presented by Ziaraat.Com

ساتویں مجلس

شاہِ ہست حسینؑ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے درود و سلام محمدؐ و آلِ محمدؐ کے لئے

۱۴۲۱ھ کے عشرۂ محرم کی آلِ عباؑ میں آپ حضرات ساتویں تقریر سماعت فرما رہے ہیں ''امام حسینؑ کی سوانح حیات'' کے عنوان پر موضوع کا آغاز ہوا اور اب تین تقریریں آٹھ، نو اور دس کی رہ جاتی ہیں ظاہر ہے کہ موضوع کے اعتبار سے اگر ہم ہر سال یہی عنوان رکھیں اور قسطوں کے اعتبار سے برسوں پڑھتے رہیں جب بھی سوانح حیات کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا اور معصوم کی حیات میں اتنے رُخ ہیں کہ صدیاں گزر جانے کے بعد بھی ایک ایک موضوع پر نا معلوم کتنی کتابیں لکھی گئی ہیں یہ تو ایک خاکہ تھا کہ بچوں اور جوانوں کے لئے ایک نئے جدید عہد میں سوچنے کا موقع ملے کہ ہم اس طرح بھی امام حسینؑ کی سوانح حیات کو دیکھیں کل کی تقریر میں ہم اِن شاءَ اللہ امام کے خطبے اقوال اور دعاؤں کا ذکر کریں گے کہ آپ نے اپنی جوانی میں امامت کے دور میں اور کربلا تک کتنے خطبے دیئے اور کس کس مقام پر خطبے دیئے اور کن کن موضوعات پر خطبے دیئے اور وہ اقوال امام کے جو پورے عالم میں مشہور ہو گئے ظاہر ہے کہ امام کا ایک ایک قول ایسا ہے کہ اس پر

Presented by Ziaraat.Com

ایک ایک تقریر کی جائے ابھی حال ہی میں ذی الحج میں پروفیسر ظلِ صادق صاحب کی والدہ کا چہلم پڑھتے ہوئے میں نے صرف ایک قول کی تشریح کی تھی کہ ماں کے پاؤں کے نیچے جنت ہے یہ امام حسینؑ کا قول ہے اور اس پر پوری تقریر کی تھی میں نے صرف امام حسینؑ کے اس قول پر اور صدیوں سے آپ سن رہے ہیں کہ ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بہتر ہے ایسے ایسے قول ہیں امام کے ان پر صرف تقریر نہیں بلکہ پوری کتابیں لکھی جائیں، لکھی بھی گئی ہیں اور لکھی جا رہی ہیں لکھنے والے لکھ رہے ہیں مختلف زبانوں میں آج کی حد تک ہم آپ کو سوانح حیات کا ایک باب بنا کر دینا چاہتے ہیں حسینؑ کی سوانح حیات میں اضافہ کر رہے ہیں ایک باب کا کہ حسینؑ پر جتنے شعر کہے گئے جتنی شاعری کی گئی جتنے مرثیے کہے گئے پوری دنیا میں حسینؑ پر سب سے زیادہ اشعار کہے گئے ہیں:- یہ بھی ایک عشرے کا موضوع ہے پوری دنیا کے کس کُتب خانے میں کہاں کیا کچھ حسینؑ کے بارے میں نثر و نظم میں موجود ہے؟ خاکہ تقریر کا میرے ذہن میں موجود ہے میں اُسے بیان کر سکتا ہوں لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ میں اہم اہم وہ موضوعات کہ جن سے تشنگی میں کمی ہو وہ میں بیان کرتا ہوا نکل رہا ہوں اس کا ایک رُخ پیش کروں گا شاعری کا، اس وقت ظاہر ہے کہ مختصر خاکے میں سب کچھ نہیں پیش کیا جا سکتا خود میری اپنی بے شمار کتابیں ہیں اس موضوع پر ہزار ہزار صفحے کی جو کہ موجود ہیں دکانوں پر، پڑھنے والوں نے پڑھی ہیں اور اس کے علاوہ بھی میں لکھ رہا ہوں صرف تاریخِ مرثیہ جو میں نے لکھی ہے وہ چودہ جلدوں میں ہے اور ایک ایک جلد جو ہے وہ ڈیڑھ ہزار صفحے سے کم نہیں ہے اس میں عربی مرثیہ، فارسی مرثیہ، اُردو مرثیہ، ہندی مرثیہ، فرنچ مرثیہ، انگریزی مرثیہ، جرمن مرثیہ، ڈچ مرثیہ،

Presented by Ziaraat.Com

سب کے نمونے میں نے پیش کیے ہیں۔ اور اُردو پر میں نے تفصیل سے لکھا ہے کہ ایک ہزار برس ہو گئے اُردو میں کہ حسینؑ کے مرثیے لکھے جا رہے ہیں اور پہلا شاعر جس نے حسینؑ کو خراجِ عقیدت پیش کیا آج سے ایک ہزار برس پہلے اُس کا نام امیر خسرو ہے اور پہلا صاحبِ دیوان شاعر جس نے مرثیے پیش کیے اس کا نام قلی قطب شاہ ہے اور اُس عہد میں کم از کم پچاس مرثیہ نگار ایسے تھے جنہوں نے امام حسینؑ پر مرثیے لکھے اور گجرات میں گجر زبان میں ایک وقت میں دس محرم کو عاشور کے دن سب سے بڑی گجرات کی ایک مسجد میں صرف اہلِ سنت مرثیہ نگار جو جمع ہو کر ایک ایک مرثیہ پڑھتے تھے صبح سے رات تک اُن کی تعداد دس ہزار ہوتی تھی، ایک مسجد میں ایک وقت میں دس ہزار شاعروں نے حسینؑ کو خراجِ عقیدت گجرات کی گجری زبان میں پیش کیا ہے اس کی بھی ایک تاریخ ہے۔ اگر اس طرح میں بیان کرتا جاؤں تو تقریر اسی پر ہو جائے گی لیکن مجھے اپنے موضوع پر آنا ہے کہ اس ساری شاعری میں کہ برٹش میوزیم میں کیا ہے نیشنل کانگریس لائبریری واشنگٹن میں کیا ہے ماسکو کی لائبریری میں کیا ہے، خدا بخش پٹنے میں کیا ہے۔ امیر الدولہ لکھنؤ میں کیا ہے الہ آباد کی لائبریری میں کیا ہے پنجاب یونیورسٹی لاہور میں کیا ہے پشاور یونیورسٹی میں کیا ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں ہیں، یہ سب کچھ چھوڑتے ہوئے بیان کو صرف امام حسینؑ پر دس ہزار مرثیے ہمارے پاس ہیں، دس ہزار اردو مرثیے ہمارے پاس ہیں اور سب قلمی نسخے ہیں اور صرف اُن پر ہم اگر پڑھیں جو ہمارے پاس ہیں اَوروں کی تو بات چھوڑ دیجیے کہ جو لندن میں ہیں یا ہالینڈ میں ہیں یا فرانس میں ہیں تو وہ ظاہر ہے کہ اس کا بیان کتنا طویل ہوگا ہم اگر بیان کریں تو اپنا کُتب خانہ دیکھتے جائیں اور عشرہ پڑھتے جائیں اور

Presented by Ziaraat.Com

آپ کو بتاتے جائیں اور تمام مرثیہ نگاروں کی پوری سوانح حیات سناتے جائیں مع ولادت اور اُن کی وفات کی تاریخ کے اور اُن کے شجرے بھی بتائیں کہ کون سا شاعر کس خاندان کا تھا اور اُس نے کتنی تعداد میں مرثیے کہے اور ہر مرثیہ میں کتنے ہزار شعر ہیں۔ یعنی خاکہ اس وقت میرے ذہن میں موجود ہے کوئی اُٹھ کر اگر کہے ابھی سنا دیجئے تو میں ابھی سنا دوں لیکن مجھے موضوع کو بدلنا ہے اور یہ بتانا ہے کہ اس ساری صدیوں کی شاعری میں جو حسینؑ پر ہوئی عربی میں فارسی میں، اردو میں اس سب میں جو چیز چن لی گئی جسے حسینی ترانہ کہتے ہیں جو پہلے صفحے پر لکھ دی جائے اس باب اور اس کتاب پر وہ ہے معین الدین چشتی اجمیری کا ترانہ حسینی۔

شاہ ہست حسینؑ بادشاہ ہست حسینؑ
دین ہست حسینؑ دین پناہ ہست حسینؑ

سردار نہ داد دست در دستِ یزید
حقّا کے بنائے لا الہ ہست حسینؑ

اس رُباعی کو بھی آٹھ سو سال ہو چکے آٹھ سو سال ہو گئے کہ جب یہ رُباعی کہی گئی تھی اور آج تک آٹھ سو سال سے یہ رباعی گونج رہی ہے۔ ایسی رباعی نہ کسی شہید کے لئے نہ کسی بادشاہ کے لئے نہ کسی حاکم کے لئے نہ کسی خلیفہ کے لئے کہی گئی ہے نہ کہی جا سکتی ہے ایسی رُباعی گویا اس رُباعی نے تمام شعر و ادب جو حسینی ادب ہے اُسے سمیٹ لیا اور کُل امام حسینؑ کی سوانح حیات کو چاروں مصروں میں مکمل کر دیا یہ معجزہ ہے چاروں مصروں میں کسی کی سوانح حیات بیان نہیں کی جا سکتی لیکن معین الدین چشتی اجمیری نے بیان کر دی آج کی تقریر کا عنوان یہی ہے اور آپ دیکھیں گے کہ صرف اس کی تشریح میں میں دس تقریریں

Presented by Ziaraat.Com

کر سکتا ہوں، آج کی حد تک ایک تقریر کر رہا ہوں اجمیری نے کہا وہ اجمیری جس نے لاکھوں ہندوؤں کو مسلمان کیا جو اجمیر کی ایک بلند پہاڑی پر آرام کر رہے ہیں جو شیعہ نہیں تھے، لیکن اُن کی قبر پر اُن کی قبر کے دروازے پر یہ رباعی اب تک لکھی ہوئی ہے اور اُن کے سینے پر، یہ ان کا وہ کارنامہ ہے کہ جوان کی بخشش کی گواہی دے رہا ہے یہ رباعی ان کے لئے پروانۂ جنّت ہے اور جو جہاں بھی پڑھے میں سمجھتا ہوں کہ اس کا ثواب اُن کو بھی پہنچے گا اور جو پڑھے اُس کو بھی پہنچے گا لوگوں نے اس رباعی پر خصوصاً پاکستان میں بڑے اعتراضات کئے اور مولوی عبدالحق نے ریڈیو پاکستان سے یہ اعتراض کیا تھا کہ اس رباعی میں کئی غلطیاں ہیں پہلی بات تو یہ ہے کہ پہلے مصرعے میں یہ کہا کہ حسینؑ شاہ ہیں حسینؑ بادشاہ ہیں تو ہم معنی لفظ کہنے کے معنی کیا ہوئے کوئی نئی بات کہتے دوسرے ٹکڑے میں کہ حسینؑ شاہ ہیں، حسینؑ بادشاہ ہیں۔ دوسرا اعتراض اس رباعی پر یہ تھا کہ اس کا چوتھا مصرعہ پڑھنا کفر ہے اس لئے کہ بنائے لا الٰہ یعنی کلمہ آدھا ہے لا الٰہ، پورا کلمہ لا الٰہ اِلا اللہ، لا اِلٰہ کے معنی ہیں کوئی خدا نہیں ہے اور یہ بھی کہا گیا کہ یہ اجمیری کی رباعی نہیں ہو سکتی یہ کسی اور شیعہ کی رباعی ہے اس لئے کہ لا الٰہ کی بنیاد حسینؑ بن گئے یعنی کوئی اللہ نہیں ہے اس کی بنیاد بنے لا الٰہ الا اللہ کوئی خدا نہیں ہے مگر یہ کہ وہ اللہ پورے کلمے کی بنیاد حسینؑ کو بننا چاہیے تھا لیکن حسینؑ تو کُل آدھے کلمے کی بنیاد بنے کہ کوئی خدا نہیں اور کوئی خدا نہیں ہے یہ کلمہ کہنا کفر ہے آدھا کلمہ کہنا کفر ہے جب تک کلمہ پورا نہ ہو اور اللہ نہ کہا جائے۔ تیسرا اعتراض یہ ہوا کہ اگر بنا کلمے کے حسینؑ ہیں تو پھر رسولؐ کیا ہیں؟ بنیاد رسولؐ نے رکھی ہے یہ کہنا غلط ہے کہ حسینؑ نے کلمے کی بنیاد رکھی کلمے کی بنیاد تو رسولِؐ خدا نے رکھی تھی یہ چند اعتراضات ہوئے اور

Presented by Ziaraat.Com

یہ کہا گیا کہ اس لئے یہ رباعی نہ پڑھی جایا کرے اتنی مخالفت کے باوجود عاشور
ایڈیشن کے ہر اخبار کے پہلے صفحے پر یہی رباعی چھپتی ہے ہر سال، اور ریڈیو
پاکستان کے ٹی وی کے پروگرام، شامِ غریباں کے پروگرام، محرم کے پروگرام
میں دس دن بار بار پڑھی جاتی ہے یہ رباعی، اس لئے کہ یہ رباعی پڑھے بغیر محرم
سمجھ میں نہیں آتا اب جو اعتراضات کے جوابات ہیں وہ آپ سے آپ تقریر
میں آتے جائیں گے اور میں بتاؤں گا نہیں آپ خود سمجھ جائیں گے کہ یہ اعتراض
کا جواب ہے آپ خود سمجھ جائیں گے کیونکہ اعتراضات آپ کے ذہن میں محفوظ
ہیں۔ میں نے اس رباعی کو پچھلے سال ملتان میں ۲۸ رجب کو جو مخصوص مجلس محلہ
شاہ گردیز میں ہوتی ہے، عنوان بنایا تھا اور ڈھائی گھنٹے بعد لوگوں نے مجھے اُترنے
دیا تھا، لیکن ڈھائی گھنٹے میں مجھے تین تقریریں کرنی ہیں میں اتنا سمیٹوں گا کہ میں
وقت کے اندر یہ آپ کو بتا سکوں کہ اس رباعی کا حسینؑ کی سوانح حیات سے کیا
تعلق ہے اور اس رباعی میں کیا راز ہے؟ اب میں اپنی تقریر کا آغاز کر رہا ہوں
اجمیری نے کہا حسینؑ شاہ بھی ہیں حسینؑ بادشاہ بھی ہیں اس لئے کہا کہ حسینؑ شاہ
بھی ہیں حسینؑ بادشاہ بھی ہیں اس لئے کہ شاہ کے معنی اور ہیں اور بادشاہ کے معنی
اور ہیں، بادشاہ لفظ جو ہے وہ دنیا کے مادی دنیا کے لئے ہے شاہ جو ہے وہ روحانی
لفظ ہے اس لئے دونوں کے معنی بدل گئے اس لئے اس کے معنی کو سمجھنے کے لئے
ضروری ہے کہ ایک شاہ بادشاہ ہو سکتا ہے لیکن ہر بادشاہ شاہ نہیں ہو سکتا یہ ہے
فرق، لیکن حسینؑ ایک ایسے بادشاہ ہیں جو شاہ بھی ہیں اور بادشاہ بھی ہیں یعنی دین
و دنیا دونوں کے مالک ہیں حسینؑ، دراصل لغت میں شاہ کے معنی یہ لکھے ہیں کہ شاہ
اُسے کہتے ہیں آپ کیا محاورے میں کہتے ہیں، یہ شاہ جی ہیں یہ شاہ صاحب ہیں

Presented by Ziaraat.Com

کیا مطلب ہے یعنی یہ جو کہہ دیں ہو جاتا ہے، شاہ کے معنی یہ نہیں ہیں کہ وہ دولتوں اور خزانوں کا مالک ہو شاہ کے معنی یہ ہیں عام طور سے سیّد کو شاہ کہتے ہیں اور وہ بھی حسینؑ کے بعد کربلا کے بعد کہا جانے لگا علاوہ سیّد کے کسی کو شاہ نہیں کہتے اولادِ حسینؑ کے علاوہ کسی کو شاہ نہیں کہتے بادشاہ آپ کسی کو بھی کہہ سکتے ہیں لیکن شاہ کے معنی لغت میں یہ لکھے ہوئے ہیں کہ اُس شخص کو صرف شاہ کہا جا سکتا ہے کہ جہاں پر وہ کھڑا ہوا ہے اسی جگہ اگر ٹھوکر مارے تو پانی کا چشمہ نکلنے لگے یہ ہیں شاہ کے صحیح معنی تو حسینؑ کے جد اسماعیلؑ نے ایڑی رگڑی تھی تو زم زم نکلا اور جب رخصتِ آخر کے لئے حسینؑ خیمے میں آئے اور سکینہؑ نے کہا اچھا اگر جا رہے ہیں تو پانی پلا دیجئے تو اُسی وقت حسینؑ جہاں کھڑے ہوئے تھے وہیں ٹھوکر ماری اور چشمہ نکلا اور چشمہ نکل آیا پانی بہنے لگا، کہا سکینہؑ کتنا پانی پینا ہے پی لو لیکن پانی پینے سے پہلے ذرا سامنے دیکھو اب جو بی بیؑ نے دیکھا تو کئی کروڑ کا مجمع تھا جن کی زبانیں باہر نکلی ہوئی تھیں اور دھوپ تیز تھی اور سب کا پسینہ بہہ رہا تھا بی بیؑ نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں یہ تو ہم سے زیادہ پیاسے ہیں کہا یہ محشر کا میدان ہے اگر سکینہؑ آج تم نے یہ پانی پی لیا تو محشر کے یہ پیاسے کبھی پیاس نہ بجھا سکیں گے تو بے اختیار بچی نے مچل کر کہا بابا پانی نہیں چاہیے ہمیں ان کی پیاس بجھانی ہے قیامت کے دن، اب سمجھے صرف حسینؑ شاہ نہیں ہیں حسینؑ کی بیٹی بھی شاہ ہے، بادشاہ حسینؑ شاہ بھی ہیں دین کے بادشاہ تھے قرآن کے شاہ تھے، اللہ کے دین کے شاہ تھے زمین اور آسمان کے شاہ تھے اور بادشاہ بھی تھے بادشاہ کے معنی یہ ہیں تخت ہو تاج ہو رعایا ہو غلام ہوں، سپہ سالار ہوں، مصاحبین ہوں؟ اُس کا پورا حرم ہو، ناقے ہوں، گھوڑے ہوں، نیزے ہوں، تلواریں ہوں اور ایک پوری ریاست

Presented by Ziaraat.Com

ہو اور اُس کا دبدبہ ہو اُس کا جاہ و حشم ہو اُس کا رُعب ہو تو پورے عرب میں ہر مورّخ نے لکھا کہ بڑے بڑے خلفاء اور بادشاہ گزرے لیکن پورے عرب پر حسینؑ کے عہد میں جو حسینؑ کا رُعب تھا وہ کسی کو نصیب نہ ہو سکا اس لئے کہ ہر عرب کو معلوم تھا کہ اس نے یہ دیکھا تھا کہ حسینؑ مباہلے میں آئے ہیں، ''ابناء نا'' ہمیں حسینؑ نے روٹی دی ہے حسینؑ سورۂ دہر میں ہیں، حسینؑ چادر میں آئے ہیں، حسینؑ آیتِ تطہیر میں ہیں، قُل لَآ اَسئَلُکُم میں حسینؑ، ہیں قربیٰ میں حسینؑ، ہیں قرآن کی ایک ایک آیت کے مصداق حسینؑ ہیں سب نے نبیؐ کے کاندھے پر دیکھا تھا، نماز میں حسینؑ کو دوشِ نبیؐ پر دیکھا تھا دیکھا تھا کہ جس گھر میں حسینؑ ہیں اس گھر پر نبیؐ سلام کرتے تھے اس لئے جب تک ستاون برس حسینؑ زندہ رہے پورا عرب حسینؑ کا احترام بادشاہ سمجھ کر کرتا تھا حسینؑ کو دیکھ کر بڑے بڑے بہادر تھرّانے لگتے تھے اور کانپنے لگتے تھے اور پوری دنیا نے دیکھا کہ حسینؑ جب ۲۸ رجب کو چلے تو حیران تھی پوری دنیا ایسا لگ رہا تھا ایک جیسے بادشاہ جا رہا ہے کوئی غریب اور مفلس نہیں جا رہا اتنے اونٹ تھے کہ کتنے سو اونٹوں پر صرف خیمے تھے چھولداریاں اور قناتیں لدی تھیں پہلے وہ قطار گزری اُس قطار کے گزرنے میں بھی کئی گھنٹے لگے اُس کے بعد جو کئی سو ناقے گزرے اُن میں مشکوں اور پکھالوں میں پانی بھرا ہوا تھا اور اونٹوں پر مشکیں لدی ہوئی تھیں اور غلام بیٹھے ہوئے تھے اور ایک ایک غلام مہار کو کھینچ رہا تھا جب وہ قطار بھی گزر گئی تو اور قطاریں آئیں اور اُن قطاروں پر نیزے، تلواریں، بھالے، زرہ، چار آئینے لدے ہوئے تھے جب وہ بھی گزر گئے تو اُس کے بعد وہ ناقے آئے جن پر غلام بیٹھے تھے اُس کے بعد وہ ناقے آئے کہ جن پر کنیزیں بیٹھی تھیں پھر وہ ناقے

Presented by Ziaraat.Com

آئے جن پر حرم بیٹھے تھے کئی میل لمبا جلوس تھا جب حسینؑ مدینے سے نکلے تو پورا مدینہ کہہ رہا تھا کہ آج تک ہم نے رسولؐ کی بھی سواری ایسی نہیں دیکھی یہ تو کسی بادشاہ سے کم نہیں ہے۔ اس لئے کہ جو عماریاں تھیں صرف اُن کے پردے دیکھ کر لوگ حیران تھے اور جو بیبیوں کی چادریں تھیں وہ چادریں کوئی عرب میں نہیں اُوڑھتا تھا اس لئے کہ پورا عرب ایک چادر اوڑھتا تھا لیکن بنی ہاشم کی بیبیاں اوپر سے ایک ایسی چادر اوڑھتی تھیں کہ ایک ایک چادر قیمتی چادر ہوتی تھی پھٹی پرانی چادریں نہیں لٹی ہیں کربلا میں قیمتی سامان لٹا ہے، حد یہ ہے کہ ایک اونٹ پر صرف حسینؑ کی خوشبو یعنی مشک لدا ہوا تھا جدھر سے قافلہ گزرتا اُدھر کے گاؤں اور قریے خوشبو سے مہک جاتے لوگوں نے خوشبو لوٹی اور جن جن نے خوشبو لوٹی ہے اور جن کے ہاتھ خوشبو آئی ہے، اُن سب کو کوڑھ ہو گیا مختار نے ایک ایک کو پکڑ کر قتل کیا ہے جس جس گھر میں حسینؑ کا لٹا ہوا مشک گیا ہے، پورا گھرانا لے کر نکلے تھے کُل اسباب لے کر نکلے تھے، حد یہ ہے کہ بچے کا جھولا بھی ساتھ ہے سب کے بستر ساتھ ہیں سب کے لباس کے صندوق ساتھ ہیں حسینؑ کو معلوم ہے کُل دس دن کی تو دنیا بسانا ہے۔ لیکن سامان کُل لے گئے یہ پتہ ہے کیوں لے گئے ہر شہید اپنا کل سامان کیوں لے گیا اس لئے کہ جب ہم نہ رہیں گے تو یہ سامان کیوں رہے، نہیں سمجھے آپ یعنی ایک آدمی ہے اسے نہ پتہ ہو ہمیں کب تک جینا ہے لیکن کم از کم سو لباس تو بنائے گا اپنے سو جوڑے ہوں گی پچاس جوڑے ہوں گے پچیس جوڑے ہوں گے اور جبکہ عرب میں صرف اکہرا لباس پہنا نہیں جاتا تھا عبا قبا کمر کا پٹکا اس کے بعد پھر عمامہ پھر اس کے بعد زیر جامہ پھر نعلین، اور امام حسینؑ کی نعلین اور کمر کے پٹکے اتنے قیمتی تھے کہ حجاز میں اس کا خراج دینا ناممکن تھا حسینؑ غریب

Presented by Ziaraat.Com

نہیں ہیں جب ہم کہتے ہیں حسینؑ غریب تو غریب کے معنی آپ کو معلوم ہیں؟ غریب کے معنی یہ نہیں ہیں کہ جس کے پاس دولت نہ ہو یہاں غربت کے معنی یہ ہیں زیارت میں جب آپ کہتے ہیں رضائے غریب تو غریب کے معنی یہ ہیں حالانکہ بادشاہ تھے عرب اور عجم کے اور پھر آپ کہہ رہے ہیں رضائے غریب! غریب کے معنی ہیں جو وطن سے دُور غربت میں مرجائے اسے غریب کہتے ہیں دوسرے معنی غریب کے عربی میں یہ معنی ہیں کہ جس مقام پر وہ موجود ہو اور پکار کر کہہ رہا ہو ہمیں پہچانتے ہو اور سب کہہ رہے ہوں ہاں ہم تمہیں پہچانتے ہیں لیکن اُس کے مقصد کو نہ سمجھ پا رہے ہوں۔ جس کا مقصد دنیا نہ سمجھے اسے عربی میں غریب کہتے ہیں حسینؑ کا مقصد دنیا عاشورَ میں نہیں سمجھی اس لئے غریب تھے لیکن امیر تھے جنابِ امیرؑ کے بیٹے تھے اور جیسا سامان حسینؑ کے پاس تھا پورے عرب میں کسی کے پاس نہیں تھا یزید تو فکلا تھا فکلا لُٹا ہوا سامان رکھا۔ ہوا تھا حسینؑ کے پاس لُٹا ہوا نہیں تھا اُس میں نا معلوم کتنا اثاثہ تھا جو جنت سے آیا تھا حسینؑ کے بچپن کا لباس بھی تھا جو جنت سے آیا تھا حنوط اور مشک رسولؐ کے دور میں جنت سے آیا تھا سب حسینؑ کے پاس موجود تھا حسینؑ نے چاہا کہ پورا گھر جتنی گر ہستی ہم نے جمع کی ہے اور اب تک ساٹھ برس میں اس گھر میں جو کچھ جمع ہوا ہے پورا گھر خالی کر دو تا کہ ہم جب اُس کے سامنے جائیں جب تو یہ کہیں جو تھا وہ لائے ہیں کچھ چھوڑ کر مدینے میں نہیں آئے حد یہ ہے کہ نہ جھولا چھوڑا نہ بچہ چھوڑا میں مصائب نہیں پڑھ رہا ہوں میری تقریر کو فضائل سمجھ کر سُنیے گا

شاہ ہست حسینؑ بادشاہ ہست حسینؑ
دین ہست حسینؑ، دین پناہ ہست حسینؑ

Presented by Ziaraat.Com

حسینؑ نے دین کو پناہ بھی دی حسینؑ خود بھی دین تھے۔ دیکھئے یہ باتیں دو ہیں، الگ الگ باتیں خود حسینؑ مجسم دین تھے اور اس کے علاوہ دین کو پناہ بھی دی، دین کوئی چھوٹا سا تو ہے نہیں تو دین جتنا بڑا ہوگا یہ انگوٹھی ہے اس کو کسی ڈبیا میں رکھنا ہے حفاظت سے تو وہ ڈبیا جو ہے اس کی پناہ گاہ کہلائے گی، نہیں سمجھے آپ، میرا وقت ضائع مت کیجئے، میرا ایک ایک سیکنڈ قیمتی ہے، مجھے تقریر کرنے دیجئے میں سمجھاؤں گا نہیں کچھ، میرے ساتھ بس بولتے رہئے، یہ انگوٹھی جب ڈبیا میں رکھی جائے گی تو میں آپ سے پوچھ رہا ہوں انگوٹھی بڑی ہوگی یا ڈبیا بڑی ہوگی بھئی سمجھئے پناہ گاہ بڑی ہوتی ہے یا وہ چیز جسے پناہ دی جائے وہ چیز بڑی ہوتی ہے، یہ انگوٹھی ہے یہ چھوٹی ہے اس انگوٹھی کو پناہ دینا چاہتا ہوں تو پناہ گاہ بڑی ہوگی اس لئے کہ چھوٹی چیز بڑی چیز میں آجائے حسینؑ پناہ گاہ ہیں دین حسینؑ کی پناہ گاہ میں آیا، دین بڑا یا پناہ گاہ بڑی دین چھوٹا نہ ہوجائے، جملہ یاد رکھئے گا اس لئے خود معین الدین نے حسینؑ کو دین بنا دیا جتنا بڑا حسینؑ اتنا بڑا محمدؐ کا دین اگر دین کی بڑائی کو سمجھنا ہے تو کہو دین حسینؑ ہے تب دین سمجھ میں آئے گا تم تو چھوٹا سا دین سمجھتے ہو پاکستان میں سعودی عرب میں اسلامی ملکوں میں یہ دین نہیں ہے دین حسینؑ ہے، حسینؑ کسی ملک میں نہیں سرحدوں میں نہیں حسینؑ دلوں پہ راج کرتے ہیں حسینؑ دماغوں پہ راج کرتے ہیں اور دین بن کر دلوں میں سما جاتے ہیں۔

یہاں دولت کی ضرورت نہیں ہوتی کہ وظیفہ دیا جائے یا تبلیغ کی ضرورت نہیں ہوتی کہ کوئی بلائے اور تبلیغ کرے نام حسینؑ آیا اور آنے والا آیا، یہ ہیں دین کے معنی، میرا ایک ایک جملہ قیمتی جملہ ہے، رسولؐ پتھر کھائیں پھر کہیں کہو لا الٰہ الا اللہ، تیئس برس کہو لا الٰہ الا اللہ حسینؑ کو کہنا نہیں پڑتا، اب قیامت تک جتنے لوگ کلمہ پڑھیں

Presented by Ziaraat.Com

گے وہ محمدؐ کے کہنے سے نہیں وہ حسینؑ کے کہنے سے پڑھیں گے تیئس برس نبیؐ نے کلمہ پڑھوایا لاکھوں برس حسینؑ پڑھوائیں گے، تیئس برس محمدؐ نے پڑھوایا ہے کروڑوں برس حسینؑ پڑھوائیں گے پیریڈ (period) کس کا بڑا ہے؟ جس کا پیریڈ بڑا ہوگا وہی زیادہ تبلیغ کر جائے گا اور گھبرانے کی بات نہیں ہے کیا حسینؑ نے محمدؐ سے بڑا کام کیا نہیں یہ سب مت سوچنا جو کام میں کروں وہ حسینؑ نے کیا جو حسینؑ کرے وہ میں نے کیا، حُسَیْنٌ مِنِّی وَ اَنَا مِنَ الْحُسَیْن میں حسینؑ سے ہوں اور حسینؑ مجھ سے ہے یہ جو پورا گھرانا لے کر حسینؑ جا رہے ہیں کربلا، یہ جملہ میرا لکھ لیجئے اس پر کتاب لکھی جا سکتی ہے، اگر سن اِکسٹھ میں حسینؑ نہ ہوتے اور محمدؐ ہوتے اور یہی وقت پڑا ہوتا تو حسینؑ کی طرح محمدؐ گھر سے نکلتے گھر کے بچوں اور عورتوں کو لے کر، محمدؐ حسینؑ کی جگہ کربلا میں شہید ہوئے ہوتے ارادہ ایک، کام ایک، نور ایک، عقل ایک، فکر ایک، کوئی فرق نہیں ہے، ہاں حسینؑ تم نے وہی کیا جو میں کرنا چاہتا تھا محمدؐ اب تک پکار رہے ہیں حسینؑ تم نے وہی کام کیا تو اب دین بن گئے دین کی پناہ بن گئے، نہیں ابھی میں پورے مصرعے کی تشریح نہیں کر سکا، یہ تمہید تھی، ابھی دوسرا مصرعہ ختم نہیں ہوا، سوچئے ذرا آپ ابھی دوسرے مصرعے کی تشریح نہ ہو سکی، دین ہیں حسینؑ اور دین کی پناہ ہیں حسینؑ۔ قرآن کی ایک ایک آیت دین ہے نا۔ قرآن کا سب سے چھوٹا سورہ لے رہا ہوں اس لئے کہ وقت کم ہے سب سے بڑا سورہ کون سا ہے قرآن کا؟ سورہ بقرہ سب سے چھوٹا سورہ کون سا ہے قرآن کا سورہ کوثر ہے، سورہ میں پڑھتا ہوں اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۔ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ۔ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ دین ہے نا یہ سورہ، دین ہے یہی سورہ تو دین ہے اور سورے پر عمل نہ ہو تو دین کہاں رہا

Presented by Ziaraat.Com

اور جو اس سورے پر عمل کرے وہ خود سورہ بن جائے گا جب وہ سورہ بن جائے گا تو کل دین بن جائے گا کیا ہے ہم نے تمہیں کوثر دیا بس تم اپنے رب کا سجدہ کرو اور قربانی دے دو تمہارا دشمن ابتر ہے سورے پر عمل کس نے کیا قربانی اور سجدے کو کس نے ملایا حسینؑ نے سجدہ کیا اور قربانی دے دی اب حسینؑ کوثر ہیں دشمن ابتر ہے لفظ نحر ہے نحر ہے یہ لفظ علی اصغرؑ تک آیا ہے یعنی حلال کیا جائے تمہیں نحر کیا جائے تمہیں، تو محمدؐ نے سجدے تو بہت کئے لیکن گردن نحر نہیں ہوئی اب دینِ کوثر حسینؑ ہیں جب دین حسینؑ ہیں کہ سجدہ کر کے قربانی دے دیں تو اب حسینیت کوثر ہے یزیدیت ابتریت ہے ''دین ہست حسینؑ دین پناہ ہست حسینؑ'' اب پناہ کو میں سمجھا رہا ہوں امیر المومنینؑ کی زیارت جب ہم پڑھتے ہیں مفاتیح الجنان میں اس میں ایک لفظ آتا ہے سلام ہو اس پر جو کہف الوریٰ ہے، کہف الوریٰ علیؑ پر ہمارا سلام، کہف کہتے ہیں غار کے دہانے کو اس لئے قرآن میں سورہ ہے سورۂ اصحابِ کہف کیوں ہے یہ سورہ اس لئے کہ اصحابِ کہف میں آ گئے یعنی غار، کہف کے معنی عربی میں ہیں پناہ گاہ اور عربی میں کہف اس پناہ گاہ کو کہتے ہیں جس سے بڑی پناہ گاہ نہ ہو تو جو سب سے بڑا دھانہ تھا اس میں وہ ساتوں گئے اُس غار نے اُن کو پناہ دے دی اس لئے کہتے ہیں پناہ والے اصحاب۔ قرآن میں پناہ والے اصحاب کل سات ہیں اب ہم کیا کریں سورے میں لکھا ہوا ہے جنہوں نے پناہ پائی ہے وہ سات ہیں اور ان کی تعداد لکھی ہوئی ہے سورہ کہف میں اٹھارواں سورہ ہے قرآن کا، لیکن لفظ وریٰ لگا ہے کہف الوریٰ، وریٰ کے معنی ہیں ماوریٰ یعنی اب جس کے اوپر دوسری پناہ گاہ نہ ہو یعنی کہف سے بڑی پناہ گاہ علیؑ وہ پناہ گاہ ہیں کہ جس کے اوپر دوسری پناہ گاہ نہیں ہے، صرف علیؑ نہیں بلکہ محمدؐ علیؑ، فاطمہؑ،

Presented by Ziaraat.Com

حسنؑ، حسینؑ سب کہف الوریٰ ہیں ایسی پناہ گاہ کہ انہیں کوئی پناہ نہیں دے سکتا۔ یہ سب کو پناہ میں لے لیتے ہیں اب میں حدیث کساء کا ایک جملہ پڑھتا ہوں، محمدؐ آئے کہا میں ضعف محسوس کر رہا ہوں فاطمہؑ نے کہا اللہ آپ کو ضعف سے محفوظ رکھے، دیکھئے محفوظ رکھے آدمی محفوظ کہاں رہتا ہے یعنی کوئی پناہ گاہ ہو اس میں محفوظ رہتا ہے بی بیؑ نے کیا دعا کی اللہ آپ کو ضعف سے محفوظ رکھے بی بیؑ نے کہا اللہ آپ کو ضعف سے محفوظ رکھے، میں تشریح نہیں کروں گا، فوراً نبیؑ نے کہا لاؤ چادر اُڑھا دو زہراؑ نے چادر اُوڑھائی زہراؑ کی چادر نبی کی پناہ گاہ ہے اب چادر سے بڑی پناہ گاہ نہیں ہے محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ اس پناہ گاہ میں آئے کیا کہہ رہے ہیں اجمیری۔

دین ہست حسینؑ دین پناہ ہست حسینؑ

دین کتنا بڑا ہے محمدؐ سے بڑا تو نہیں ہوگا، جب محمدؐ زہراؑ کی چادر کی پناہ گاہ میں آ جائیں اور دین پریشان ہو تو کیا ہو تو بات یہی تھی سن ۶۱ میں دین زخمی کبھی اِدھر سے زخمی کبھی اُدھر سے زخمی کبھی حجاز میں زخمی کبھی دمشق میں زخمی کبھی بصرے میں زخمی اور زخمی حالت میں لہو بہتا ہوا حسینؑ کے دَر پر آیا کہا جگہ جگہ گیا کشکول میرا خالی ہے میں کچھ مانگ رہا ہوں مجھے کوئی پناہ نہیں دے رہا حسینؑ اب مجھے تمہارے علاوہ کوئی پناہ نہیں دے سکتا تو حسینؑ نے کہا تو پہلے چل کربلا میں آ رہا ہوں ایسی پناہ دوں گا کہ قیامت تک تجھ کو کوئی مٹا نہیں سکتا اے میرے نانا کے دین بتانا مشکل ہے، اتنی بڑی کہانی کو مختصر سنانا بہت مشکل ہے، اب دیکھئے کہ پناہ دی کیسے آپ کہیں گے اتنا سامان لے کر نکلے اس کے ذریعے پناہ دی نہیں دیکھئے پناہ کیسے دی اصل چیز حسینؑ کے پاس کیا تھی کہا کشتی اسلام تو ڈگمگا رہی ہے تو ڈوبنے والی ہے تو بھنور میں ہے چاروں طرف سے طوفان ہے پانی کا سیلاب ہے۔ ہم بچائیں گے کربلا میں بچائیں گے دیکھ اے نانا کی کشتیِ اسلام تو ٹوٹ کر

Presented by Ziaraat.Com

ٹکڑے ٹکڑے ہونے والی ہے ہم قاسمؑ کے جسم کے ٹکڑے دے کر تیری پیوند کاری کریں گے اگر تجھ میں سوراخ کر دیا گیا ہے اور پانی بھر رہا ہے اور بھنور میں ڈوب رہی ہے تو ہم اکبرؑ کے سینے کا سوراخ دے کر تیرے سوراخ کو بند کر دیں گے اگر تیرے ٹکڑے ہونے والے ہیں تو ہم علی اصغرؑ کو دیتے ہیں

ڈوب کر پار اُتر گیا اسلام

آپ کیا جانیں کربلا کیا ہے

اور اس کے بعد کشتی کو حسینؑ نے عصر تک بچایا طوفان سے بچایا، بھنور سے بچایا، سیلاب سے بچایا لہر سے بچایا لیکن کشتی جب جاتی ہے منزل کی طرف بچ بھی جائے طوفان سے تو منزل تک پہنچنے کے لئے بادبان چاہیے ہوتا ہے ایک بار آواز دی زینبؑ بادبان کون دے گا زینبؑ نے آواز دی میں اپنے سر کی چادر دے کر کشتی کا بادبان بناتی ہوں اب قیامت تک رُخ پر کشتی ہے اور منزل پر پہنچ چکی، لیکن کشتی نے آواز دی منزل تک بادبان تو مل گیا اب اس کے پتوار کہاں ہیں بغیر پتوار کے کشتی چلے گی کیسے ایک بار آواز دی عباسؑ آگے بڑھو عباسؑ نے آواز دی میں اپنے ہاتھوں کے پتوار بنا کر، ایسی کشتی کیا ڈوبے گی جس کے پتوار عباسؑ کے ہاتھ ہوں جس کا بادبان زینبؑ کی چادر ہو اب پڑھتا ہوں مصرع، حسینؑ نے دین کو پناہ دی کیسے؟ پناہ دی زینبؑ کی چادر عباسؑ کے ہاتھ علی اکبرؑ کا سینہ قاسمؑ کے ٹکڑے اور گلوئے علی اصغرؑ

دیں ہست حسینؑ دیں پناہ ہست حسینؑ

دو مصرعے ہو گئے

سر داد نہ داد دست در دستِ یزید

Presented by Ziaraat.Com

حسینؑ نے ہاتھ نہیں دیا یزید کو سر دے دیا، دیکھیئے میں پوری تاریخ پڑھ رہا ہوں کربلا کی میں نے ایک تقریر میں سب کچھ سمیٹا ہے کربلا کو سمیٹنا بہت مشکل تھا لیکن میں نے آپ کے لئے ایک انتظام کیا کہ ہمارے سامع مسلسل آٹھ روز سے اس طرح آرہے ہیں تو خالی ہاتھ نہ جائیں گواہ ہم آپ کو بتا رہے ہیں کہ ہم کس طرح امام حسینؑ کی سوانح حیات سنا رہے ہیں، یہ اہم مسئلہ حسینؑ کی سوانح حیات کا اہم مسئلہ ہے کہ یزید نے سوالِ بیعت کیا، جس وقت سوالِ بیعت ہوا حسینؑ کو اُس کی پروا نہیں تھی دربار میں کیا کہنا ہے جواب دے دیں گے تو کیا ہوگا؟ نہیں جس وقت سوال ہوا توجہ رکھئے گا جب سوال ہوا، سوال ایک نہیں تھا سوال دو تھے ہمیشہ ہم ایک سوال پر نظر رکھتے ہیں کہ یزید نے کہا حسینؑ سے کہو کہ بیعت کرلیں، دو سوال تھے کیا تھے دو سوال؟ اے ولید حسینؑ سے کہو کہ بیعت کر لیں، یعنی اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پر رکھ دیں اور اگر ہاتھ نہ دیں تو سر دے دیں، دو سوال ہو گئے نا یزید کے یا تو ہاتھ دیں ہاتھ پر ہاتھ رکھیں اور ہاتھ نہ ملے تو سر دیں، دو سوال تھے نا، حسینؑ نے ایک سوال کو پسند کیا، نہیں توجہ کی آپ نے ایک لمحہ فاطمہؑ کے جانی نے لگایا، فیصلہ کرنے میں، یزید نے دو چیزیں مانگی ہیں ایک ہاتھ ایک سر، مَیں ہاتھ تو نہیں دوں گا سر دوں گا ہو گیا فیصلہ، کربلا پوری ہو گئی کامل ہو گئی کربلا لڑائی کی نہیں سمجھے آپ، کربلا ہتھیاروں کی لڑائی نہیں ہے، لڑائی اس بات کی ہے، ہم سے آپ کی لڑائی ہو میں بات سمجھانا چاہ رہا ہوں اس لئے میں پوری بات سمجھاؤں گا، دو چیزیں میرے پاس ہیں یہ رومال اور کاغذ، ہماری آپ کی لڑائی ہو آپ مجھ سے کہیں کہ یہ رومال دے دیجئے، سمجھ رہے ہیں! میں ذرا سا رُکا ہوں تقریر کو سمجھانے کے لئے تاکہ میں تیسرا مصرعہ اچھی طرح سمجھا سکوں،

Presented by Ziaraat.Com

ایک یہ ہیں کاغذات سمجھئے میری جائیداد کے کاغذات میرے مکان کے کاغذات حالانکہ یہ مارٹن روڈ کے سوالات ہیں، یہ سوالات ہیں جن کے جوابات ابھی دینے ہیں مارٹن روڈ پر، اس میں بھی دینی سوالات ہیں یہ بھی پروانہ ہی ہے جنّت کا اور یہ ہے میرا رومال جس میں میرے آنسو ہیں آٹھ دن کے دونوں چیزیں قیمتی ہیں آپ نے مجھ سے کہا لڑتے ہوئے ہم یہ رومال تم سے چھین لیں گے، یہ رومال ہمیں چاہیے ہم نے رومال کو مضبوط پکڑ لیا ہم نے کہا نہیں یہ رومال تو فاطمہؑ تک جانا ہے، اس میں ہمارے آنسو ہیں موتی ہیں، یہ فرشتے لے جائیں گے یہ تو ہم آپ کو نہیں دیں گے تو پھر آپ نے کہا ہم یہ تمہارے مکان جائیداد کے کاغذات چھین لیں گے، تو ہم نے کہا جایئے لے جایئے، یہ نہیں دیں گے پہلے کیا چیز مانگی تھی دیکھیے آپ ہار گئے، آپ چاہتے تھے کہ یہ قیمتی موتی ہمیں مل جائیں جس رومال کو زہراؑ تک جانا ہے آپ اس کو چھیننا چاہتے تھے ہم نے مضبوط مٹھی پکڑ لی ہم نے کہا یہ تو نہیں دیں گے تو آپ نے کہا یہ کاغذ چھین لیں گے، ہم نے کہا لے جایئے کاغذات، مکان لے جایئے، جائیداد لے جایئے، جاگیر جائے رومال نہ جائے، تو کون جیتا کون ہارا؟ یزید نے کہا تھا ہاتھ دو، یا سر دو حسینؑ نے کہا ہاتھ تو نہیں دیں گے سر لے جا۔ یزید ہار گیا، اصل مقصد ہاتھ تھا، یزید ہار گیا کیسے ہار گیا کس طرح ہار گیا ہاتھ مانگا تھا کیوں حسینؑ نے سر کا فیصلہ کیا کیوں؟ اس لئے کہ ایک لمحہ لگا حسینؑ کو فیصلہ کرنے میں سر میرا ہے ہاتھ میرا نہیں ہے سر میرا ہے، میں اپنی چیز دینے کا مجاز ہوں میں سر کا مالک ہوں میں دیتا ہوں ہاتھ میرا نہیں ہے یہ ہاتھ آدمؑ کا ہاتھ ہے یہ ہاتھ نوحؑ کا ہاتھ ہے، یہ ہاتھ ابراہیمؑ کا ہاتھ ہے یہ ہاتھ موسیٰؑ کا ہاتھ ہے، یہ ہاتھ عیسیٰؑ کا ہاتھ ہے، یہ ہاتھ محمدؐ کا ہاتھ ہے، یہ ہاتھ علیؑ کا ہاتھ

Presented by Ziaraat.Com

ہے، یہ ہاتھ حسنؑ کا ہاتھ ہے اگر میں نے یہ ہاتھ یزید کو دے دیا تو گویا آدمؑ نے اپنا ہاتھ شیطان کو دے دیا، گویا ابراہیمؑ نے اپنا ہاتھ نمرود کو دے دیا گویا موسیٰؑ نے اپنا ہاتھ فرعون کو دے دیا گویا محمدؐ نے اپنا ہاتھ ابوجہل اور سفیان کو دے دیا، گویا علیؑ نے اپنا ہاتھ سرکشوں کو دے دیا، گویا حسنؑ نے اپنا ہاتھ اپنے عہد کے ظالموں کو دے دیا، ایک ہاتھ بچا کر حسینؑ نے آدمؑ کا ہاتھ بچایا نوحؑ کا ہاتھ بچایا، ابراہیمؑ کا ہاتھ بچایا، موسیٰؑ کا ہاتھ بچایا، عیسیٰؑ کا ہاتھ بچایا، محمدؐ کا ہاتھ بچایا، علیؑ کا ہاتھ بچایا، حسنؑ کا ہاتھ بچایا، اب جو ہاتھ کو یہ کہہ کر بلند کیا دیکھو! میرا ہاتھ یزید کی بیعت سے بری ہے یہ ہاتھ تو چاہنے والوں نے اس ہاتھ کو علَم پر بلند کر دیا یہ ہاتھ جیت گیا علَم یہ علَم کہتا ہے دیکھو حسینؑ کا ہاتھ جیت گیا یزید ہار گیا یہ ہے علَم کا فلسفہ یہ ہے پنجے کا فلسفہ اس لئے جب ہم زیارت پڑھتے ہیں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثِ آدَمَ صَفْوَةُ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثِ نُوْحٍ نَبِيِّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثِ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثِ مُوْسٰى كَلِيْمُ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثِ عِيْسٰى رُوْحِ اللهِ اس لئے کہ ہر ایک کے وارث حسینؑ قرار پائے وراثت بچائی ہے ہر نبی کی وراثت بچائی ہے سر لے جا، سر لے گیا، وہ سمجھا ہاتھ نہیں ملا سر مل گیا ہے، لیکن جب طشت میں پہنچا اور خوان پوش ہٹایا گیا تب پتہ چلا کہ میں ہار گیا اس لئے منہ لٹکا تھا دربار میں یزید کا، اس لئے کہ سمجھا ایک چیز تو مل گئی ہاتھ نہیں ملا تو کیا ہوا میں نے سر کٹوا کے منگوا لیا، تو پتہ چلا کہ سر کٹا ہوا تو ہے، سر جھکا ہوا نہیں ہے دوہری ہار ہوئی ہے یزید کی، سر کٹنا اور ہے سر جھکنا اور ہے۔

حقا کے بنائے لا الہ ہست حسینؑ

Presented by Ziaraat.Com

جو سر کٹا دے سر جھکائے نہ اور انبیاء کا وارث بن جائے وہی تو لا الٰہ کا وارث ہے اسی نے تو لا الٰہ کی بنیاد رکھی ہے اعتراض یہ ہوا کہ آدھا کلمہ نہیں ہے کوئی خدا نہیں ہے کوئی خدا، حسینؑ اسی کی بنیاد ہے محمدؐ نے تیئس برس پڑھوایا کہو اللہ ہے کہو اللہ ہے تیئس برس سب کہتے رہے اللہ ہے اللہ ہے اللہ ہے اللہ ھو اللہ ھو اب تک کہہ رہے ہیں اللہ ھو اللہ ھو اللہ ھو بس ایک جملہ ہے آخرِ تقریر کا، لیکن محمدؐ پہلے یہ کہہ رہے تھے پہلے یہ انکار کرو کہ کوئی خدا نہیں ہے دولت کا خدا نہیں ہے بادشاہت کا خدا نہیں ہے، غرور کا خدا نہیں ہے، پتھر کا خدا نہیں ہے، پہلے یہ انکار کرو سارے خداؤں کا انکار کرو۔ حسینیت کو جس طرح آپ نے سنا اور حسینیت کی تاریخ کو سنا یہ آپ کا حق ہے۔ دلوں سے نکال پھینکے ہیں پتھر حسینؑ نے، آستینوں کے بت نکال پھینکے ہیں حسینؑ نے، اب پورا عرب چلاّتا ہے کہ پتھر کو چھولیا تو شرک ہو گیا کسی چیز کو چوم لیا تو شرک ہو گیا یہ حسینؑ نے بتایا ہے کہ شریک نہ کرنا یہ حسینؑ نے سکھایا ہے کہ علاوہ اللہ کے لیکن ہماری چیزوں کو چھو لینا شرک نہیں ہے۔ اس لئے کہ ہم لا الٰہ کی بنیاد ہیں جب ہم لا الٰہ کی بنیاد ہیں تو ہمارا تابوت ہمارا تعزیہ ہمارا علَم لکڑی کا ہو کسی چیز کا ہو چھونے سے شرک نہیں ہو گا اس لئے کہ ہم ہی نے تو شرک کو دور کیا ہے جو چیز ہم سے نسبت پا جائے اس کو چھونے سے شرک نہیں ہو گا، حسینؑ کے ہاں جاؤ تب پتہ چلتا ہے شرک کیا ہے ورنہ دنیا شرک کو سمجھی کہاں، حسینیت کے بغیر شرک سمجھ میں نہیں آئے گا حسینؑ نے سمجھایا کہ دیکھو میں نے اتنا بڑا شام اُلٹ کر پھینک دیا تو بُت کیا ہیں اور دلوں کے بُت کدے کیا ہیں ہم بنیاد بن گئے۔ امامِ زمانہؑ سے پوچھا گیا خط لکھ کر پوچھا گیا حسینؑ ابنِ روح نے پوچھا کہ پوری قوم آئی ہے اور پوچھ رہی ہے کہ حسینؑ لا الٰہ کی بنیاد کربلا میں کیسے بنے

Presented by Ziaraat.Com

کہا انہیں سمجھا دو ان سے کہہ دو کہ صرف علیؑ نے ذرا سی بات کہہ دی تھی تو نصیری نے کہہ دیا تھا آپ خدا ہیں، عاشور کے دن یہ معاملہ در پیش تھا، امام خط لکھ رہے ہیں، عاشور کے دن مسئلہ یہ در پیش تھا کہ جب حسینؑ سب کچھ لٹا چکے اکبرؑ کا لاشہ بھی اُٹھا چکے علی اصغرؑ کی قبر بنا چکے تو ایک بار حسینؑ نے علیؑ کے انداز سے گھوڑے پر بیٹھ کر ذُوالفقار کے قبضے پر ہاتھ ڈالا موقع ملا تو کسی دن حسینؑ کی لڑائی پڑھوں گا، اگر موقع ملا حالانکہ ابھی رمضان میں مسلسل تین سال دو دو تقریروں میں صرف حسینؑ کی لڑائی پڑھی ہے ریکارڈ موجود ہے آج میری کیسٹوں کی فہرست بھی چھپ کے آ گئی ہے میں نے آلِ عباؑ کو دے دی ہے اس کی جو قیمت ہے وہ آلِ عباؑ کو جائے گی اس لئے مفت نہیں بٹ رہی ہے پوری دس ہزار کیسٹوں کی لسٹ آئی ہے اس کے بعد اور کیسٹیں آئیں گی آپ لے لیجئے اس لئے اس کی قیمت پانچ روپے ہے کہ آپ اسے ٹھیلے پر نہ پھینکوا دیں اور یہ تاریخِ خطابت میں پہلی لسٹ آئی ہے کسی خطیب کی تقریروں کی اس سے پہلے ابھی تک کسی کی لسٹ چھپی نہیں ہے اور جب آپ عنوانات دیکھیں گے آپ کو پتہ چلے گا کہ اب تک ہم پانچ ہزار عنوانات پڑھ چکے ہیں یہ بھی ایک ریکارڈ ہے ہندوستان سے پاکستان تک، ایران تک تاریخِ خطابت کا ریکارڈ ہے اور ایک عنوان کو جب پڑھ لیتے ہیں اس کو بار بار ٹچ (touch) نہیں کرتے نئے نئے عنوانات۔ یہ جناب یہ فہرست آ گئی ہے یہ آپ لے سکتے ہیں اور وہ پیغام میں نے ہاتھ سے دیا ہے کہ حسینؑ جیت گئے تو یہ پیغام سب کا پیغام ہے، امن کا پیغام ہے پنجتنؑ کا پیغام ہے اور آپ لسٹ کو پڑھیں گے تو آپ کو پتہ چلے گا کہ کس کس عنوان پر ہم نے کتنی کتنی تقریریں کی ہیں ہم نے، یہ ابھی پہلی قسط ہے اس کی اور اس کے بعد اور جو کچھ

Presented by Ziaraat.Com

آپ دے دیں گے وہ آلِ عباؑ کے امام باڑے کو جائے گا یہ میں چاہتا ہوں تو لسٹ خرید کر پڑھیے، اور اگر آپ کو کیسٹ چاہیے تو آپ اس پر نمبر وائز اس پر ٹک لگا دیجئے اس کے بعد اطلاع کر دیجئے گا آلِ عباؑ کو تو آپ کو وہ کیسٹ مل سکتی ہے۔ امام نے فرمایا جب عاشور کے دن حسینؑ نے گھوڑے کے اوپر ذوالفقار کے قبضے پر ہاتھ رکھا وقت میرا کامل ہو گیا مجھے منبر سے اتر جانا چاہیے تھا اپنے وقت کے مطابق مارٹن روڈ پر لیکن اب سات تاریخ ہو گئی وقت سب کو دینا ہے اور مجلسیں لیٹ ہوں گی کل پرسوں تین دن، امام فرماتے ہیں کہ کُل پچاس برس ہوئے تھے کلمہ پڑھے سب کا دین کچا تھا سب پختہ نہیں ہوئے تھے، دین میں پچاس برس کا دین کہیں پختہ ہوتا ہے چودہ سو برس میں تو پختہ نہیں ہوا اب تک کلمہ پڑھنے والوں کو قتل کیا جا رہا ہے تو دین کہاں پختہ ہوا یہ دین کی پختگی نہیں ہے تو پچاس برس میں دین کیا پختہ ہوتا تو ہمیشہ ہر دین والے کو اپنی جان کا خوف ہوتا، جب حسینؑ نے پہلا حملہ کیا تو سب کو یہ اندازہ ہو گیا آج یہ یوں لڑے گا جیسے علیؑ خیبر و خندق میں لڑے تھے اور یہ ایک کو بھی نہیں چھوڑے گا یہ فاتح خیبر ہے اس کی رگوں میں محمدؐ کا لہو ہے اس کے نانا نے ستاسی لڑائیاں لڑی ہیں اس کے باپ نے خیبر و خندق کو اُلٹ دیا ہے، یہ تنہا پورے کربلا کو فتح کرے گا تو امام فرماتے ہیں اس وقت سب کے دل میں یہ آ چکا تھا کہ اگر حسینؑ نے اب حملہ کیا اور ہم سب کو قتل کیا تو ہم سب حسینؑ کے قدموں سے لپٹ کر کہیں گے تو ہی خدا ہے یہ دیکھئے چوتھا مصرع اجمیری نے اس کی روشنی میں کہا ہے، امام زمانہؑ فرماتے ہیں بارہویں امام فرماتے ہیں کہ سب نے طے کر لیا تھا لشکرِ یزید نے طے کر لیا تھا کہ ہم حسینؑ کو خدا کہہ کر پکاریں گے اور اگر کربلا میں سارا دین تو حسینؑ پر جمع تھا اگر اُس دن

Presented by Ziaraat.Com

حسینؑ کو خدا کہہ دیا جاتا تو پھر وہ خدا نہ رہتا، حسینؑ ہی خدا رہتے سب اُس خدا کو بھول جاتے حسینؑ یہ سمجھ گئے تھے کہ یہ انہوں نے طے کرلیا ہے اور یہ ابھی ہمیں خدا کہیں گے ہمارے قدم کو پکڑ کے اور ہمارے نانا کا دین آج ڈوب جائے گا اگر انہوں نے ہمیں خدا کہہ دیا۔ جو لوگ زیارت کرنے جاتے ہیں جب ذُوالکفل جایا کریں تو کربلا سے ذوالکفل کتنا دُور ہے؟ حسینؑ نے ایک نیزہ اپنے خیمے کے سامنے گاڑ دیا اور وہاں سے گھوڑے کو تیز دوڑایا اور چند لمحوں میں ذوالکفل جو کہ کربلا سے بارہ میل سے زیادہ ہے خیام حسینی سے وہاں پہنچ گئے اور ایک نیزہ وہاں گاڑا اور ایک سرحد بنائی اور اس کے بعد جب دونوں مقاموں کو دیکھا تو بے اختیار کہالَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ نہیں سمجھے آپ، یعنی اُن کے دل میں یہ خیال آیا ہے کہ حسینؑ خدا ہے شیطان کو بھگا دو، میں اپنی خدائی تسلیم نہیں کراؤں گا، ساٹھ حملوں کے بعد حسینؑ نے نیام میں تلوار رکھ لی، اجمیری کیا کہتے ہیں؟ امام زمانہؑ کہتے ہیں کہ حسینؑ نے خدائی کو ٹھکرایا ہے تب اللہ کی خدائی کو بچایا ہے اب تقریر کا قیمتی جملہ، جو حسینؑ ملتی ہوئی خدائی کو ٹھکرادے وہ لشکرِ یزید اور یزید کے تخت کو لے کر کرتا کیا تو حکومت کے لئے لڑنے کے لئے گئے تھے؟ کوئی گھر نہیں لُٹا تا اگر حکومت چاہئے تھی تو کربلا کے صحرا کا رُخ نہ کرتے، رُخ کرتے عباسؑ اور محمد حنفیہؑ کو لے کر اور علی اکبرؑ کو لے کر شام کا رُخ کرتے اور لشکرِ یزید پر حملہ نہیں کرتے دارالحکومت پر حملہ کرتے کہتے تخت چھیننا ہے، صحرا میں جا کے بتایا تمہیں کیا پتہ ہمیں کیا کام کرنا ہے اُس کی خدائی بچانا ہے اللہ کا نام بچانا ہے قاسم تم آگے بڑھ جاؤ اس لئے کہ آج تم سب میرے ناصر ہو اور آج مل کر تم سب اس دین کو بچا رہے ہو وہ اکبرؑ ہوں یا علی اصغرؑ تیرہ سال کا بچہ ابھی چودھویں میں آیا ہے

Presented by Ziaraat.Com

کہا محضر میں میرا نام کیوں نہیں ہے، چچا جان کہا پہلے یہ بتاؤ موت کیسی ہے تمہاری نظر میں کہا یہ موت میری نظر میں شہد سے زیادہ شیریں ہے تو کہا قاسمؑ تمہارا نام ہی نہیں صرف تمہارے بھائی علی اصغرؑ کا نام بھی ہے تو اپنی موت تو بھول گئے کہا یہ کیسے ہوسکتا ہے کیا اشقیا خیمے میں گھس آئیں گے وہ تو جھولے میں ہیں دیکھئے حرم کا کتنا خیال اس بچے کو ہے، کیا بچے کو مارنے کے لئے اشقیا خیمے میں آئیں گے کہا نہیں قاسمؑ گھبرا گئے ہوں گے قاسمؑ میری بوڑھی ماں ہے خیمے میں، کہیں خیمے میں اشقیا گھس آئیں گے کہا نہیں خیمے میں آکر نہیں ماریں گے، علی اصغرؑ کو ہم اپنے ہاتھوں پر لے کر جائیں گے، قاسمؑ تمہاری بھی قربانی ہے اور علی اصغرؑ کی بھی قربانی ہے لیکن کہتے ہیں جب قاسمؑ نے اجازت مانگی میدان جنگ کی تو لپٹا کے اتنے روئے کہ آنسو جاری ہو گئے چچا بھی رو رہا تھا بھتیجا بھی رو رہا تھا بے اختیار روتے روتے کہا قاسمؑ تمہیں کیسے جانے دیں تم میرے بھائی کی نشانی ہو قاسمؑ چپ ہو گئے سر جھکا کر خیمے میں واپس آئے اور سر جھکا کر بیٹھ گئے ماں آئی اور کہا بہت اُداس ہو بیٹا کہا چچا جان میدان میں جانے نہیں دیتے ماں قریب آئی اور بازو کو تھام کر کہنے لگی بیٹا جب تمہارے باپ مرے تو تم تین برس کے تھے بیٹا ڈھائی یا تین برس کی تمہاری عمر تھی تم میری گود میں تھے جب حسنؑ دنیا سے جانے لگے تو ایک تعویز تمہارے بازو پر باندھا تھا اور کہا تھا جب مصیبت کا وقت آئے اُمِ فروہ تو بچے سے کہنا، یہ تعویز کھول کے دیکھ لے بیٹا آج مصیبت کا دن ہے آلِ محمدؐ کے لئے ذرا تعویز کھول کر دیکھو اب جو تعویز کھولا اس میں حسنؑ کا خط تھا اے قاسمؑ اب تم بڑے ہو گئے ہو عاشور کا دن آئے تو اپنی جان حسینؑ پر سے قربان کر دینا، خوش ہو گئے قاسمؑ باپ کا خط لئے ہوئے چچا کے پاس آئے قاسمؑ دوڑتے ہوئے

Presented by Ziaraat.Com

اور کہا چچا، آپ کے بڑے بھائی میرے بابا نے کیا لکھا ہے، حسنؑ کی تحریر دیکھی تو لہو جاری ہو گیا آنکھوں سے اتنا روئے اتنا روئے کہ قاسمؑ کو لپٹا لیا، آج سات محرم ہے آپ ایک نونہال کا ماتم کر رہے ہیں، قاسمؑ کو لپٹا لیا بے ہوش ہو گئے حسینؑ جب ہوش آیا قاسمؑ نے کہا چچا جان مجھے جانے دیجئے کہا نہیں ہم نہیں جانے دیں گے، بس میری طرف دیکھتے رہیں تقریر ختم ہو گئی، جب حسینؑ نے کہا نہیں جانے دیں گے تو آپ کو پتہ ہے کہ کیا ہوا حسینؑ جہاں تشریف فرماتے قاسمؑ وہیں گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گئے اور ایک بار جھک کر حسینؑ کے دونوں ہاتھ چومنے لگے ہاتھ چومتے چومتے ایک بار حسینؑ کے پیروں کو چومنا شروع کیا اور کہتے جاتے چچا جانے دیجئے چچا جانے دیجئے، ایک بار اُٹھا کر گلے لگا لیا کہا قاسمؑ اس طرح تو کسی نے اجازت نہیں مانگی، میرے لال اس طرح کسی نے اجازت نہیں مانگی اچھا جاؤ لیکن ایسے نہیں جانے دیں گے ہم تمہیں تیار کر کے بھیجیں گے پہلے خیمے میں لائے صحنِ خانہ میں کھڑے ہوئے اور ایک بار کہا فضہ وہ زرد عمامہ رسولؐ خدا کا جو معراج والا تھا وہ لاؤ، فضہ وہ عمامہ لائیں اپنے ہاتھ سے باندھا، عمامہ اور دونوں شملے لٹکا دیے ایک دَر پہ اُمِ فروہؑ کھڑی تھیں ایک دَر پر جناب زینبؑ کھڑی تھیں ایک بار کہا بھیا یہ شملے تو کسی شہید کے نہیں لٹکائے کہا قاسمؑ کو ہم نے دولہا بنایا ہے جب عرب میں دولہا بناتے ہیں تو شملے لٹکا دیتے ہیں ابھی یہ بات ہو رہی تھی کہ طبلِ جنگ بجنے لگا ایک بار قاسمؑ کو گود میں لے کر گھوڑے پر بٹھا دیا قاسمؑ گئے تو لڑائی عباسؑ بھی دیکھ رہے تھے حسینؑ بھی دیکھ رہے تھے اور بہت بہادری سے لڑے۔ اور پچھلے سال آدھے گھنٹے سے زیادہ اسی تاریخ کو یہاں پر لڑائی پڑھ چکا ہوں، ریکارڈ موجود ہے، اب لڑائی نہیں پڑھنی، شہادت پچھلے سال نہیں پڑھی

Presented by Ziaraat.Com

تھی اب پڑھ رہا ہوں، ایک بار جب گھوڑے سے گرے جیسے ہی گھوڑے سے گرے عباسؑ کو جلال آیا حسینؑ کو جلال آیا کہا عباسؑ! عباسؑ مڑے، ایک بار حسینؑ نے کہا عباسؑ تم نے دیکھا میرے بھائی کی نشانی قاسمؑ گھوڑے سے گر گیا عباسؑ تو تھے ہی جلال میں تو کہا پھر کیا کریں آقا کہا عباسؑ ایک طرف تم حملہ کرو ایک طرف میں حملہ کروں، تلوار کھینچ کر دونوں بھائی چلے لیکن جب لڑتے ہوئے چلے تو یہ آواز آ رہی تھی چچا جان بچائیے۔ لاشۂ قاسمؑ پامال ہو گیا جب سرہانے پہنچے دوش سے عبا اُتاری اور کربلا کے میدان سے کچھ چُن کر اس میں رکھا دوش پر لادا اور لائے بوڑھی ماں درِ خیمہ پر تھی کہا حسینؑ سب کا لاشہ آیا لیکن میرے قاسمؑ کا لاشہ نہیں آیا، میرے لال کا لاشہ کہاں ہے؟ عبا کو درِ خیمہ پر رکھا کہا اُمِ فروہؑ یہ قاسمؑ کا لاشہ ہے ہائے قاسمؑ ہائے قاسمؑ پامالِ کربلا قاسمؑ یتیمِ حسنؑ قاسمؑ۔

Presented by Ziaraat.Com

آٹھویں مجلس

امام حسینؑ کی فصاحت وبلاغت

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

تمام تعریفیں اللہ کے لئے درود وسلام محمدؐ وآلِ محمدؐ کے لئے

۱۴۲۱ھ کے عشرہ محرم کی آلِ عبا میں آپ حضرات آٹھویں تقریر سماعت فرما رہے ہیں حضرت حسینؑ ابنِ علیؑ کی سوانح حیات اور اس کے مختلف قیمتی رُخ پیش کئے جا رہے تھے آج کے بعد دو تقریریں اس امام بارگاہ میں اور ہوں گی اور آج کی حد تک جیسا کہ میں نے کل کہہ دیا تھا کہ معصوم کے حیات کے اُس رُخ پر گفتگو ہوگی وہ گوشہ کہ جو آپ نے بچپن، جوانی اور یہ لفظ امام کے لئے کہنے کو دل ہی نہیں چاہتا بڑھاپا اس لئے کہ اس امام کا بڑھاپا آیا ہی نہیں ستاون برس کی عمر کوئی بوڑھا نہیں ہوتا پچاس برس کی عمر میں انسان جوان ہی رہتا ہے اور جبکہ وہ امام اور معصوم ہو لیکن اتنی مختصر سی عمر میں جو خدمات امام کی دین کے لئے ہیں وہ کتابوں میں محفوظ ہیں مجھ سے کہا گیا کہ میں امام کے خطبات اور اُن کے اقوال پر گفتگو کروں پوری سوانح حیات میں تلاش کے بعد بھی سوا کربلا کے خطبوں کے کچھ دریافت نہیں ہوتا لیکن بعض علماء نے آپ کے بہت سے خطبات جمع کئے ہیں جس میں بچپن کے خطبے ہیں جوانی کے خطبے بھی ہیں اور کربلا تک، زیادہ تر آپ کے خطبے وہ ہیں کہ جو آپ نے مدینے سے نکلنے کے بعد مختلف منزلوں پر

Presented by Ziaraat.Com

دیئے ہیں اور کوئی ایسی منزل نہیں کہ جہاں آپ رُکے ہوں اور وہاں ایک فصیح اور بلیغ خطبہ نہ دیا ہو امامت کا عہد پچاس ہجری سے ساٹھ ہجری تک ہے، شہادتِ حضرت امام حسنؑ کے بعد کُل دس سال آپ کی امامت کا زمانہ ہے ان دس برسوں میں پورا عرب اور عرب سے باہر کے لوگ بھی منزلیں طے کر کے مدینے آتے تھے امام سے کچھ پوچھنے امام سے کچھ دریافت کرنے ظاہر ہے کہ ان کو یہ علم تھا کہ یہ گھرانا علم کا گھرانا ہے اور جس طرح یہ دین کو سمجھائیں گے کوئی دوسرا نہیں سمجھا سکتا۔ آپ کے تمام خطبوں میں ایک طویل ترین خطبہ، خطبۂ توحید ہے اور اُس میں اس طرح آپ نے توحید کو سمجھایا ہے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے جب آپ یہ فرماتے ہیں کہ اللہ کسی شے میں سماتا نہیں یہ جملہ قرآن کا جملہ ہے ہر معصوم نے کہا ہے لیکن امام نے جو اس میں اضافہ کیا ہے وہ توجہ طلب ہے وہ کسی شے میں سماتا نہیں کسی مکان میں رہتا نہیں اس کے لئے کوئی مکان مقرر نہیں لیکن یہ جملہ عقل کو حیران کرتا ہے کہ کبھی یہ نہ سوچنا کہ جب وہ متوجہ ہوتا ہے اپنے بندوں کی طرف تو اُس وقت کسی جگہ خلا ہو جاتا ہے۔ اب یہ جملہ ایسا ہے دیکھئے معصومینؑ کے خطبے ایسے نہیں کہ میں سناتا چلا جاؤں اس لئے کہ اس کا سمجھنا آسان نہیں ہے بہت سے لوگوں کی سمجھ میں ہماری اردو کی تقریر نہیں آتی تو معصوم کی تقریر کیا سمجھ میں آئے گی بہت مشکل منزل ہے۔ یہ کہ جب وہ متوجہ ہوتا ہے تو خلا نہیں ہوتا کوئی جگہ خالی نہیں ہوتی یہ کہہ کر کہ وہ کسی شے میں سماتا نہیں اب اس کو دیکھئے میں سمجھاتا ہوں سائنس سے، سائنس کا ایک نظریہ ہے کہ ہم جہاں پر بیٹھے ہیں یہ جگہ ہم نے گھیری ہوئی ہے، خلا کی یہ جگہ ہم نے گھیری ہوئی ہے ہم اگر یہاں پندرہ یا بیس منٹ بیٹھے رہیں تو جو ہمارا خاکہ ہے

Presented by Ziaraat.Com

وہ خا کہ یہاں پر بن جائے گا یعنی ہم نے خلا میں جو جگہ خالی کر کے اپنے آپ کو یہاں رکھا جہاں آپ بیٹھے ہیں تو آپ نے ایک جگہ بنائی تو جو کچھ خلا میں ہے وہ ہٹا اِدھر گیا اُدھر گیا اب آپ آئے وہاں تو وہ ایک خا کہ سا بنا ہوا ہے سر گردن ہاتھ یہ سب بنا ہوا ہے تو سائنس یہ کہتی ہے کہ جب انسان ایک جگہ سے بیٹھ کر ہٹتا ہے تو کم سے کم تین منٹ تک وہ جگہ تصویر بنی رہتی ہے، اسی بیس (base) پر کیمرہ بنایا گیا ہے سائنس کی اسی تھیوری (theory) پر کیمرہ بنایا گیا ہے یعنی اگر ایک بڑے سائنسدان کا کیمرے کا جو ماہر ہے وہ کہتا ہے کہ اگر ایک آدمی اُٹھ کے چلا جائے اپنی جگہ سے اور تین منٹ کے اندر وہاں پر ہم تصویر کھینچیں تو اُس کی تصویر موجود ہے اور کیمرہ اس تصویر کو کیچ (catch) کرسکتا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ سب کی سمجھ میں تو یہ بات آئی نہیں ہوگی اب اور اس سے زیادہ عام مثال میں دے دوں تو شاید اگر وہاں تک بھی، دیکھئے مشاہدے کے بغیر کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی اور اس لئے قرآن میں یہ ہے کہ تم مشاہدہ کیوں نہیں کرتے، مشاہدہ ایک علم ہے یعنی ہر چیز کو دیکھتے رہنا اُس کو سمجھنا اور جب ویسی کوئی مثال آئے تو اس کے ذریعے بات سمجھنا اور سمجھانا یہ ہے مشاہدہ، مثلاً آپ کا ٹی وی چل رہا ہو اور ایک دم سے لائٹ چلی جائے، لائٹ چلی گئی پاور ہاؤس سے کنکشن (connection) ختم ہو گیا لیکن چند سیکنڈ کے لئے آپ دیکھیں گے کہ آپ کے ٹی وی پہ روشنی بھی ہے اور تصویر آ رہی ہے، اور بہت دیر میں ٹی وی بند ہوا اب یہ بات بھی اگر آپ کو نہیں معلوم تو اب میرے پاس کوئی مثال نہیں سمجھانے کے لئے، جب آپ یہ سمجھ گئے تو مولا کا یہ جملہ سمجھئے مثلاً یہاں پر ایک آدمی آیا اب سب کچھ آپ سمجھ گئے کہ خلا میں ہم بیٹھے ہیں اور یہ تصویر بنی

Presented by Ziaraat.Com

ہے یہاں پر کوئی آدمی آیا اُس نے مجھ سے کوئی بات کرنا چاہی میں اُس کی طرف متوجہ ہوا اب جہاں پر میرا سر تھا وہاں خلا ہوا یعنی جتنے میں تصویر بنی تھی وہاں سے جب سر ہٹا تو وہاں خلا ہوا، تو یہ خلا جو ہے ہمارے لئے ہے آپ کے لئے ہے، حسینؑ کہہ رہے ہیں جب اللہ متوجہ ہوتا ہے تو کوئی جگہ خلا نہیں ہوتی یعنی اُسے متوجہ ہونے کے لئے نہ جھکنا پڑتا ہے نہ رُخ بدلنا پڑتا ہے نہ خلا میں خلا کرنا پڑتا ہے بس وہ متوجہ ہوا تو وہ ہے اس کے بعد فرماتے ہیں کہ کبھی لفظِ جب اللہ کے لئے استعمال نہ کرنا، اللہ کے لئے لفظِ جب استعمال نہیں ہوتا ایک ایک جملہ اگر میں سمجھاؤں تو تقریر پوری ہو جائے گی لیکن مجھے آگے جانا ہے یہی معصومینؑ کے کلام کا کمال ہے کہ یا تو موضوع چھڑے، تو پھر سننے والے سرشاری کی کیفیت میں سنیں یہاں ایک تقریر پھر دوسری تقریر پھر تیسری تقریر اور ہر ایک کو عزاخانے میں جگہ جگہ جانا حاضریاں نیازِ علَم ایسے میں غنیمت ہے یہ وقت آلِ عبؑا کا ایک گھنٹے کا یہ ٹائم بہت قیمتی ہے اور اس میں جتنی بھی باتیں ہو جائیں یہ نہ کہنا جب سے وہ ہے اس لئے کہ کب سے وہ نہیں ہے کہ تم کہو کہ جب سے وہ ہے، اور یاد رکھنا دنیا کے لئے اور تم انسانوں کے لئے لفظِ اگر استعمال کرتے ہو لیکن اللہ کے لئے لفظِ اگر استعمال نہیں ہوتا کہ اگر وہ چاہے، لفظِ اگر لفظِ جب، لفظِ کب، یہ وہ لفظ ہیں جو اللہ کی توحید کے لئے استعمال نہیں ہوتے ایک فصیح و بلیغ خطبہ ہے معصوم کا اسی طرح جس طرح توحید پر خطبہ دیا اسی طرح نبوت پر خطبہ دیا اور حسینؑ سے بہتر نبوت پر خطبہ کون دے سکتا تھا اس لئے کہ نبوت کی گود میں کھیلے ہیں اور جس طرح نبوت کو سمجھے ہیں اس طرح نبوت کو سمجھایا اور جس طرح نبوت پر خطبہ دیا اسی طرح امامت پر خطبہ دیا خلافت پر

Presented by Ziaraat.Com

خطبہ دیا اور اُس وقت خطبہ دیا ہے کہ حیرانی ہوتی ہے کہ جب کسی کو منبر پر پایا ہے تو مسجد کے ایک گوشے سے اُٹھے ہیں اور کہا ہے کہ ہٹ جا اس منبر سے یہ میرے باپ کا منبر ہے عجیب وغریب خطبہ ہے یہ معصوم کا اگر طویل ترین خطبہ یہ آپ پڑھیں تو آپ حیران ہو جائیں گے۔ جواب آیا یہ تم نے جو کچھ حسینؑ ابھی کہا، کیا تمہارے باپ نے تمہیں یہ سکھایا تھا تو بے اختیار اب خطبہ شروع ہوا جہاں پر موجود تھے وہیں سے خطبہ شروع ہوا، کہا علیؑ منزلِ ہدایت پر ہیں اگر وہ مجھے سکھائیں بھی تو میں نے ان سے ہدایت حاصل کی حالانکہ تو نے میرے نانا سے یہ سنا ہے کہ اگر حسنؑ اور حسینؑ جھولے میں بھی ہوں تو لوحِ محفوظ کا مطالعہ کرتے ہیں اگر مجھے علیؑ سکھائیں بھی تو میرے ہادی ہیں اور منزلِ ہدایت پر ہیں۔ اور اس کے بعد جواب آیا کہ ہم کیا کریں کہ زمانے نے ہمیں تسلیم کیا تم کو نہ مانا، کہا زمانے کی بات نہ کرو یہ بتاؤ کہ تم نے کسی کو بنایا تو اُس نے تمہیں بنایا اس میں زمانہ کہاں سے آ گیا، دیکھئے یہ بڑی نازک منزلیں ہیں، جلدی جلدی، اب میں تشریح نہیں کر سکتا، اس لئے کہ عجیب وغریب خطبہ ہے اور اس کے بعد امام نے کہنا شروع کیا کہ یہ مجبوریاں یہ لاچاریاں صرف اس لئے تھیں کہ تمہیں کسی نے بہکایا تم بہک کر اس کے نقشِ قدم پر چلے اور تم نے ہدایت کا راستہ چھوڑ دیا اور سنو! قرآن ہمارے گھر میں نازل ہوا تم نے کہا قرآن ہمارا ہے لیکن اب تک نہ تم قرآن سمجھ سکے نہ قرآن سمجھا سکے، یہ بتاؤ کیا میرے باپ کے سوا اب تک قرآن کسی نے سمجھایا؟ قرآن کا علم ہم سے زیادہ جاننے والا اس وقت روئے زمین پر کوئی نہیں ہے یہ خطبہ سولہ سال کی عمر میں دیا سولہ سال کی عمر میں امام حسینؑ نے یہ خطبہ دیا اور اس کے بعد جو خطبے ہیں عجیب وغریب

Presented by Ziaraat.Com

خطبے جو کہ حیران کر جاتے ہیں کہ اگر بھری مسجد میں کسی نے سوال کر لیا کہ حسینؑ ہمیں اتنی رقم چاہئے تو پورا خطبہ دے دیا کہ مانگنے کے آداب ہیں تو نے سوال کر کے اپنے کو رسوا کیا بہتر یہ ہے کہ اگر سوال کر تو پرچے پر لکھ کر دے دے اور تجھے جو کچھ چاہئے مجھے خاموشی سے پرچہ دے دے، اُس نے پرچے پر لکھا آپ نے غلام کو حکم دیا کہ جتنی رقم اس پرچے میں لکھی ہے اس کو دے دی جائے تو یہ کہتا ہوا چلا ہم نے عرب میں حسینؑ سے زیادہ سخی نہیں دیکھا ہم نے عرب میں حسینؑ سے بڑا سخی نہیں دیکھا کوئی سائل آ جائے یعنی خطبہ اپنے مقام پر لیکن امام نے وہ شاعری کی ہے کہ تمام شاعری فی البدیہہ ہے مسجد میں آیا ہے سوال کیا ہے مسجد سے نکل رہا ہے جو نمازی جا رہا ہے کہا اگر جانا ہے اور مانگنا ہے تو اس در پر جا جسے پورا عرب سخی کہتا ہے تو وہاں سے وہ قصیدہ کہتا ہوا چلا کہ حسینؑ جس سے میں نے پوچھا ہر ایک نے یہ کہا کہ حسینؑ سے بڑا سخی نہیں ہے تو جس کی سخاوت کی گواہی پورا شہر دے وہ کتنا بڑا سخی ہے اور اس قصیدے کے جواب میں حسینؑ نے اسی بحر میں انہی قوافی میں سات شعر فی البدیہہ کہے، کوئی روم سے آ گیا اس نے آ کر کہا کہ کوئی ہے مدینے میں جو ہماری زبان کی فصاحت کو سمجھ سکے؟ تو لوگوں نے کہا بھئی اگر گفتگو کرنا ہے تو امام حسینؑ سے کرو تو اس نے مقفیٰ مسجع عبارت میں، صنعت میں یہ گفتگو کی کہ ہم وہاں کے رہنے والے ہیں جہاں کھجور کے درخت نکلتے ہیں اور خوشبودار گھاس نکلتی ہے۔ تو مولا نے کہا اچھا ہم جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں بیٹھ جا پہلے اس کے جملے کو امام نے چاہا کہ مجمع سن لے حالانکہ مجمع کی سمجھ میں نہیں آیا، آپ نے جواب میں کہا تو روم سے آ رہا ہے یعنی اُسی کے لہجے میں گفتگو شروع کی جو اُس کی زبان تھی اُس نے کہا تھا میں

Presented by Ziaraat.Com

بدوی ہوں لیکن روم میں رہتا ہوں اور میری یہ عربی ہے اور اس کے بعد امامؑ حسینؑ کے سامنے اس نے دو شعر پڑھے تو امام نے فی البدیہہ نو شعر اسی بحر میں انہی قوافی میں اس کے سامنے پڑھے تو اس نے کہا ہم نے ایسا آدمی اب تک روئے زمین پر نہیں دیکھا تو پہلو میں امام حسنؑ بیٹھے تھے اسی بحر میں امام حسنؑ نے نو شعر امام حسینؑ کی تعریف میں کہہ کر یہ کہا کس سے بات کر رہا تھا یہ نبیؐ کا نواسہ ہے۔ حسینؑ، مدینے سے نکلے تو خطبہ دیا اور دیکھئے خطبے کے لئے ایک چیز سمجھ لیجئے آپ کہ مجھے تو صرف یہ کہا گیا کہ خطبے سنا دیجئے، نہیں میں آپ کو پس منظر بتا رہا ہوں دیکھئے خطبہ عربی میں کہتے ہیں تقریر کو خطبے کے معنی ہیں تقریر اور تقریر کا لطف کیا کہ میں یہاں منبر پر بیٹھ کے تقریر کروں اور یہاں کوئی نہ ہو اور اچھا اگر ہوں بھی تو ایسے لوگ ہوں جو میرا ایک لفظ نہ سمجھ رہے ہوں تقریر کا لطف اُس وقت آتا ہے کہ سامنے والے جو بیٹھے ہوں وہ سب کے سب صاحبانِ علم ہوں، مجھے تقریر کرنے میں لطف کیوں آتا ہے منبر سے اس لئے کہ میں چہرے پہچانتا ہوں اور میں اُنہیں پہچانتا ہوں کہ اُن کا علم کس بلندی پر ہے جو ہمارے سامع بیٹھے ہیں ہماری بات کو کس طرح سمجھتے ہیں تو ہمارے اندر کی کیفیت جو ہم سے لفظ اور لفظ کے معنی کہلواتی ہے اس کی وجہ ہے، سامع ایسے ہیں کہ ہم بول رہے ہیں اگر سامع اچھے نہ ہوں تو تقریر کیسے اچھی ہوگی اور کس کے سامنے بولیں، تو حسینؑ جب مدینے سے نکلے تو آپ کو یہ حیرانی ہوگی کہ نہ محمد حنفیہؒ کو جانا تھا کربلا نہ عبداللہ ابنِ جعفرؓ کو جانا تھا نہ عبداللہ ابنِ عمر کو جانا تھا نہ عبداللہ ابنِ ابی بکر کو جانا تھا نہ عبدالرحمن ابنِ ابی بکر کو جانا تھا یعنی جتنے پڑھے لکھے مدینے کے لوگ تھے وہ سب ساتھ اس لئے چلے کہ کربلا نہیں جانا

Presented by Ziaraat.Com

ہے لیکن بھئی راستے میں تقریریں کریں گے، گویا مجمع ساتھ چلا تو حسینؑ کو معلوم تھا کہ جو مجمع آ رہا ہے یہ اتنا پڑھا لکھا مجمع ہے کہ اس سے تقریر سنانے کا لطف ہے اب میں کیسے سمجھاؤں بات اور جو شہروں اور گاؤں سے نکل نکل کے آتے تھے وہ اس لئے نہیں آ رہے تھے کہ انہیں حسینؑ سے کچھ دولت چاہئے تھی وہ لوگ اور تھے، کئی طرح کا مجمع تھا دیکھئے ہمارے ہاں بھی مجمع کئی طرح کا ہوتا ہے کئی طرح کا مجمع ہوتا ہے اگر تبرک کی مجلس ہے تو آپ پہچان لیں گے کہ مجلس سننے کون آیا ہے اور تبرک لینے کون آیا ہے اور اگر تبرک کی مجلس نہ ہو تو آپ کو اطمینان ہے تبرک والے نہیں ہیں یہاں ہمیں مجلس سننا ہے الگ الگ ہیں نا نظریے تو اب وہ بھی تھے جو اس لئے آ رہے تھے کہ حسینؑ کوفے جا رہے ہیں کچھ نہ کچھ وظیفے دیتے چلیں گے اگر انہیں ملا نہ ہوگا، نہیں انہیں واپس کرتے چلے ان کو واپس کرتے چلے اور اُن کو منع نہیں کیا جو صرف فصاحت اور بلاغت سُن رہے تھے اور علم لے رہے تھے اور جس منزل پر ٹھہر جاتے خطبہ دے دیتے اور ایک سوال ہو جاتا دیکھئے خطبے کے لئے ضروری ہے کہ موضوع دے دیا جائے تو یہ جو لوگ چل رہے تھے حسینؑ کو سننا چاہتے تھے وہ کوئی مسئلہ دے دیتے تھے حسینؑ راستے میں خطبہ سنا دیتے ایک تقریر حسینؑ کی ہو جاتی اور تمام مجمع سنتا، عبداللہ ابنِ عباس آگے بڑھے کہا اگر آپ جا رہے ہیں تو آپ کو معلوم ہے کہ کوفی بے وفا ہیں اگر جانا ہی ہے تو یمن جایئے، کہا عبداللہ ابنِ عباس تم نے کہا ٹھیک ہے لیکن ہمیں کوفے جانا ہے تو عبداللہ ابنِ عباس نے کہا اچھا جا رہے ہیں تو بچوں اور عورتوں کو نہ لے جایئے، اب امام نے خطبہ دیا کہا عبداللہ ابنِ عباس ہم خود نہیں جا رہے ہیں ہم نے رات کو نانا کو خواب میں دیکھا ہے اور نانا

Presented by Ziaraat.Com

نے ہم سے یہ کہا ہے کہ حسینؑ اللہ یہ چاہتا ہے کہ اس کی راہ میں تم شہید ہو جاؤ اور اللہ یہ چاہتا ہے کہ تمہارے گھر کی عورتوں کو اللہ کھلے سر دیکھے اور تمہارے بچوں کی شہادت دیکھے، یہ خطبہ عبداللہ ابنِ عباسؓ کے سوال پر دیا۔ عبداللہ ابنِ جعفرؓ نے کچھ پوچھا فوراً ایک خطبہ دیا محمد حنفیہؓ نے سوال کیا تو آپ نے یہ فرمایا کہ محمد حنفیہؓ میں کسی ملک چلا جاؤں میں کسی شہر چلا جاؤں لیکن یوں سمجھ لو کہ جو زمین پر کیڑے مکوڑے رینگتے ہیں اگر میں اُن کی بل میں بھی داخل ہو جاؤں تب بھی بنو اُمیہ مجھے چھوڑیں گے نہیں وہ قتل کر کے رہیں گے تو کیوں نہ میں ایسی جگہ کا انتخاب کروں کہ جہاں زمانے کو معلوم ہو کہ حسینؑ کے ساتھ کیا ہوا اور میں تاریخ لکھ دوں تو گویا جگہ کا انتخاب حکم الٰہی سے ہو رہا ہے۔ اور حسینؑ کا یہ سفر تقریروں کا سفر ہے ایک منزل ایسی آئی کہ جہاں امام نے تمام اپنے ساتھیوں کو حکم دیا سب میرے سامنے بیٹھ جائیں سارے اصحاب و انصار سارے عزیز سارے رشتے دار بیٹھ گئے اور آپ نے خطبہ شروع کیا کہ تم سب میرے ساتھ چل رہے ہو آج میں تمہیں اپنی اس تقریر میں اپنے خطبے میں کچھ راز بتانا چاہتا ہوں، یہ نہ سمجھنا کہ تم ہمارے ساتھ تو جا رہے ہو تو کسی نقصان میں جا رہے ہو یا کسی گھاٹے میں جا رہے ہو سنو! میرے نانا نے مجھے بتایا ہے اور میں تمہیں سُناتا ہوں کہ مہدیؑ آنے والا ہے ایسے میں کسی نے سوال کیا کہ مہدیؑ کیا آپ ہیں؟ کہا مہدیؑ میں نہیں ہوں اس کے بعد ترتیب سے نام سُنائے کہا پہلا امام علیؑ دوسرا امام حسنؑ اور اس کے بعد مَیں ہوں اور اپنے بعد کے تمام اماموں کے نام سنا کر کہا نو امام میرے بعد آئیں گے سب کے نام بتائے اور کہا آخری جو ہوگا اس کا نام مہدیؑ ہوگا اور اس کے بعد فرماتے ہیں کہ جب مہدیؑ آئے گا تو اُس

Presented by Ziaraat.Com

کے آنے۔ کی ایک پہچان ہوگی کہ فضا میں جبریل کی آواز آئے گی اور کوئی ایسا نہ ہوگا جو اس آواز کو نہ سنے اور کچھ علامتیں ہیں اس کے آنے کی مشرق اور مغرب میں آگ نظر آئے گی مشرق و مغرب میں ایسی آگ نظر آئے گی کہ مشرق والے مغرب کی آگ کو دیکھیں گے اور مغرب والے مشرق کی آگ کو دیکھیں گے اور حتمی ہے کہ اگر قیامت میں ایک دن بھی رہ جائے گا تو مہدیؑ کو آنا ہے اللہ اس ایک دن کو اتنا طویل کردے گا کہ جب تک مہدیؑ نہ آجائے دنیا فنا نہیں ہوسکتی، قیامت نہیں آسکتی ایک دن کو بڑھا دیا جائے گا اور اُس کے بعد فرماتے ہیں کہ مجھ سے نانا نے کہا ہے اور تم اپنے دلوں کو مضبوط کرلو کہ جب مہدیؑ آئے گا تو اُسی وقت میرے نانا بھی ظہور کریں گے اور میرے نانا کے ساتھ بلا فصل میرے بابا علیؑ بھی ظہور کریں گے، جب یہ تینوں ظہور کریں گے تو میرا ظہور ان سے دور نہیں ہے مَیں مہدیؑ نبیؐ اور علیؑ کے ساتھ ساتھ آؤں گا میری آمد اسی وقت ہوگی۔ اب یہ اصحاب و انصار کو خطبہ دے رہے ہیں، اور یہ پہلا خطبہ ہے کہ بنی ہاشم اور انصار کو بٹھا کر کربلا پہنچنے سے پہلے امام یہ خطبہ دے رہے ہیں، کربلا قریب ہے تو دلوں کو ایک تقویت دے رہے ہیں یہ نہ سمجھنا کہ مر گئے تو کتنا دلوں کو مضبوط کر کے کہہ رہے ہیں کہ میرے نانا نے مجھے بتایا ہے کہ میں آؤں گا اور میرے آنے کی ایک شان ہوگی اور جس وقت مہدیؑ آئے گا تو ہر ایک انکار کردے گا کہ یہ مہدی نہیں ہے اس لئے کہ سب کا شک یہ ہوگا کہ مہدیؑ کو بوڑھا ہونا چاہئے لیکن وہ جوان ہوں گے، اُس وقت میں تصدیق کروں گا کہ یہ مہدیؑ ہے اس لئے کہ جب میں آؤں گا تو میرے آنے کی علامت یہ ہوگی کہ اُس دن جس دن میں ظہور کروں گا تو اللہ آسمان سے کئی کروڑ ایسے

Presented by Ziaraat.Com

فرشتے اُتارے گا جن فرشتوں کو خود فرشتوں نے نہ دیکھا ہوگا، اُس سے پہلے ان فرشتوں کو عرشِ اعظم پر کوئی پہچانتا نہ ہوگا وہ صرف میرے لئے خلق کئے گئے ہیں اور جب وہ فرشتے میری آمد پر آ کر میرے ساتھ جمع ہو جائیں گے تو ایک ایک فرشتہ میرے چاہنے والے ایک ایک شیعہ کی قبر پر جائے گا اور جا کر کہے گا اُٹھو اُٹھو حسینؑ آ گئے۔ حسینؑ سنا رہے ہیں حسینؑ کا خطبہ ہے راستہ ہے کربلا کا اور حسینؑ خطبہ دے رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس وقت وہ چونک کر اُٹھے گا، میرا نام سُن کر سونے والا فوراً اُٹھ جائے گا تو وہ فرشتہ آگے بڑھ کر اُس اُٹھنے والے کے سر کی مٹی کو جھاڑتا جائے گا چہرے کی مٹی کو جھاڑتا جائے گا اور کہے گا جلدی نہ کرو بس تم نام لوگے اور حسینؑ کے سامنے ہوگے۔ کہیں مرو کہیں دفن ہو لیکن جب ہم بلائیں گے تم ہمارے پاس ہوگے یہ حسینؑ ہے یہ حسینؑ ہے تم سب ہمارے پاس ہوگے اور کوئی ہمارا چاہنے والا ایسا نہیں ہوگا کہ جو ہم تک نہ پہنچ جائے، ہماری آمد کی خبر پا کر اس کے بعد فرماتے ہیں کہ پھر رسولِؐ خدا حکم دیں گے کہ حسینؑ آج فاتحِ عالم تم ہو حسینؑ فاتحِ عالم تم ہو آج ایک چیز بیچ میں آپ کو بتا دوں تاکہ یہ خطبہ آگے بڑھے اور اس کے جملے میں آپ کو سناؤں لیکن ذرا سی تشریح کر دوں کہ جب حسینؑ کا کوئی چاہنے والا مرتا ہے تو قبر میں امیر المومنینؑ آتے ہیں اور دو فرشتے آگے بڑھتے ہیں اور وہ خدمت میں آ کے کہتے ہیں کہ مولا یہ حسینؑ کا چاہنے والا ہے تو آپ فوراً فرماتے ہیں اس کا پروانۂ جنت اسے پیش کر دیا جائے اور اُس کے ساتھ جو لوگ جائیں گے انہیں بلایا جائے تو اُس وقت پوری قبر نورانی ہو جاتی ہے اور جس وقت آمد ہوتی ہے ان لوگوں کی علیؑ اُٹھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں تو اُس وقت تین ہستیاں آتی ہیں اور وہ تین ہستیاں

Presented by Ziaraat.Com

اُسے لے کر چلتی ہیں۔ جب پوچھا گیا معصومؑ سے وہ تین کون ہیں جو اُسے لے کر مع جنّت کے پروانہ چلتے ہیں تو کہا ایک عباسؑ ہیں ایک علی اکبرؑ ایک حبیب ابنِ مظاہرؑ اور جب یہ تینوں آتے ہیں تو فوجی لباس میں ہوتے ہیں اور کمر اُن کی کسی ہوتی ہے سر پر خود ہوتا ہے کمر میں تلوار لگی ہوتی ہے۔ تو معصومؑ سے پوچھا گیا کہ یہ اب تک کمر میں تلوار کیوں لگائے ہیں؟ تو معصومؑ نے جواب دیا کہ ان تینوں کے لڑنے کی حسرت پوری نہیں ہوئی دیکھئے آپ نے یہ جملہ سن لیا حدیث کا اب امام کے خطبے کا جملہ سنئے گا، کہ اُس وقت میرے پہلو میں جب میں ظہور کروں گا تو عباسؑ وعلی اکبرؑ اور قاسمؑ کمر میں تلوار لگائے میرے ساتھ ہوں گے اور اُس وقت رسولِ خدا حکم دیں گے، حسینؑ! عاشور کو تم لڑے نہیں آج لڑو، عباسؑ بھی لڑیں علی اکبرؑ بھی لڑیں اور ملکوں کو فتح کرتے ہوئے نکل جاؤ تو حسینؑ فرماتے ہیں کہ پھر میری حکومت ہوگی اور حسینؑ کی حکومت تیرہ ہزار برس تک قائم رہے گی اور ہر دن تیرہ ہزار برس کا، ہر دن، ایک دن ایک ہزار برس کے برابر ہوگا، ابھی کہاں قیامت ہے قیامت سے پہلے تو یہ قیامت ہے کہ ایک ایک یزیدی کو قبر سے نکالا جائے گا اور اُس کو مار مار کر جلایا جائے گا، خطبہ دے رہے ہیں حسینؑ ابنِ علیؑ، لیکن اس خطبے کو سمجھنے کے لئے اس میں امام کی بھی مدح ہے اس میں امام کے چاہنے والوں کی بھی مدح ہے اور امام سمجھا رہے ہیں۔ ایک اور خطبے کا میں حوالہ دیتا ہوں ایک شخص آیا اور اُس نے آکر کہا مولا میں آپ کا شیعہ ہوں کہا تو میرا شیعہ ہے؟ تجھے شیعہ کے معنی معلوم ہیں اُس نے کہا مولا بتائیے جب تجھے معلوم نہیں تو پھر تو نے دعویٰ کیسے کیا کہ تو شیعہ ہے کہا سُن شیعہ کی تعریف یہ ہے کہ جب ابراہیمؑ کو آگ میں پھینکا گیا تو آگ گلزار بن گئی ابراہیم

Presented by Ziaraat.Com

شیعہ تھے، امام حسینؑ فرما رہے ہیں ابراہیمؑ کو اللہ نے اس وقت کہا انا من شیعتہ ابراھیم اللہ کے شیعوں میں ابراہیمؑ ایک شیعہ ہے اور شیعہ کی تعریف یہ ہے کہ آگ کو گلزار بنادے اگر تو میرا شیعہ ہے تو آگ کو گلزار بنا کے دکھا اس لئے کہ شیعہ ہم پلۂ ابراہیمؑ ہوتا ہے۔ یہ امام حسینؑ فرما رہے ہیں اُس نے سر جھکا لیا، کہا ایسا دعویٰ مت کیا کر یہ کہہ کہ تو میرا دوست دار ہے ہم تب بھی تیری بخشش کے ضامن ہیں۔ چہرے اُتر گئے نا آپ سب کے، اس لئے کہ آپ چپ ہو گئے اس لئے کہ آپ سب اپنے آپ کو شیعہ کہتے ہیں لیکن حسینؑ نے وضاحت کی دوست دار کہنا بھی بڑی بات ہے اب چونکہ ہمارا نام شیعہ پڑ گیا، اس لئے ہم سب اپنے آپ کو شیعہ کہنے لگے، شیعہ کی تعریف یہ ہے کہ وہ ہم پلۂ ابراہیمؑ ہو اس لئے کہ شیعہ کے سپرد جو کام ہے وہ نبوت کا کام ہے اب نبی نہیں آئے گا اب اُمت کو وہ کام کرنا ہے جو سارے انبیاء کر گئے اور اس پر میں پوری تقریر ملیر میں پہلی تقریر کر چکا کہ ہم کس کس نبی کا کیا کام کر رہے ہیں اور حسینؑ سمجھا رہے ہیں کمتر نہ سمجھنا، تم کافر کہو ہر نبی کو کافر کہا گیا تو ہم پلۂ نبوت جو کام ہو اُسے بھی کافر کہا جائے گا، حسینؑ سمجھا رہے ہیں دوست دار ہیں ہمارے، اب جو چاہے کہو اس لئے کہ گھبرانے کی بات نہیں، اگر حسینؑ یہ کہیں میرا شیعہ تو ذرا اپنا جائزہ لیجئے حسینؑ کا شیعہ کون؟ حبیب ابن مظاہرؑ حسینؑ کا شیعہ کون مسلم ابن عوسجہؑ حسینؑ کا شیعہ کون زہیر قینؑ حسینؑ کا شیعہ کون عباسؑ حسینؑ کا شیعہ کون علی اکبرؑ حسینؑ کا شیعہ کون عونؑ و محمدؑ۔ جائزہ لیجئے! ہم ایسے ہیں ارے غنیمت ہے کہ نام پڑ گیا ہے بس یہ ہی تبرک ہے تمہارے لئے کہ نام پڑا ہوا ہے کام کہاں ہے دس دن سے کہہ رہا ہوں کہ کام تمہارا رونا ہے ہر نبی کا کام رونا تھا آدمؑ روئے نوح

Presented by Ziaraat.Com

روئے یعقوبؑ روئے یوسفؑ روئے عیسیٰؑ روئے زکریاؑ روئے یحییٰؑ روئے اگر یہی چھوٹا تو کہاں کے شیعہ کہاں کے دوست دار، روئیں گے بھی نہیں ماتم بھی نہیں کریں گے سینہ بھی نہیں پیٹیں گے سر بھی نہیں پیٹیں گے دھاڑیں مار کے بھی نہیں روئیں گے، ہم شیعہ ہیں، کاہے کے شیعہ ہو ارے کیوں شیعہ ہو کس لئے حسینؑ کے شیعہ ہو منہ دیکھنے کے لئے، تفریح بازی کی تقریریں سننے کے لئے، نہیں نہیں اپنے کو شیعہ بناؤ، حسینؑ نے خطبہ دیتے دیتے کہا کہ ہم وہ مظلوم ہیں کہ جو ہمیں روئے گا ہم اُس کے آنسوؤں کی ضمانت دیتے ہیں حسینؑ نے کچھ نہیں مانگا خطبوں میں پانچ خطبے ایسے ہیں کربلا میں جس میں صرف یہ کہا ہمیں رونا، حکم دیں حسینؑ ہمیں رونا تو اب رونا آسان نہیں ہے اگر خطبے میں کہہ دیں کہ ہمیں رونا، اقوال میں کہا ہے رونا ہمارے لئے رونا گریہ کرنا تو اس کے معنی آسان نہیں ہیں گریہ کرنا، اگر مولا کہہ رہے ہیں آسان نہیں ہے گریہ کرنا کیوں؟ اس لئے کہ سیکھنا پڑتا ہے بغیر سیکھے بڑے کام نہیں آتے، کس سے سیکھا جاتا ہے؟ بزرگوں سے، بزرگوں نے کس سے سیکھا اپنے بزرگوں سے اُن بزرگوں نے کس سے سیکھا؟ امام صادقؑ کی حدیث ہے ابو بصیر روئے نہیں؟ کہا رویا تو رومال بھیگ گیا یہ دیکھئے کہا یہ کوئی رونا نہیں ہے چیخیں کہاں ماریں، دھاڑیں کہاں ماریں، ویسے روؤ جیسے ہماری دادی فاطمہ زہراؑ اب تک حسینؑ کو رو رہی ہیں، جو لوگ یہ کہتے ہیں اور بھی کام ہیں ہمارے، کرتے رہیے سارے کام کرتے رہیے لیکن ایک فریضہ ہے آپ کا صرف رونا اور بہت سے شعراء اُٹھے ادیب اُٹھے کہ رونے سے قوم کے دن نہیں پھرتے اور صرف رونا نہیں چاہیے اور فلاں کام بھی کرو یہ بھی کرو اور وہ بھی کرو ارے سب کچھ کرو لیکن قوم کے دن

Presented by Ziaraat.Com

پھرتے ہی رونے سے ہیں قوم زندہ ہی رہتی ہے رونے سے اگر رونا چھوڑ دیا تو مرگئی قوم۔ تو مولا نے بار بار اپنے خطبوں میں اس پر زور دیا اور جب وہ منزل آئی کہ جہاں حُرؑ نے راہ رُوکی تو پھر خطبہ دیا اور خطبہ دیتے ہی فرمایا کہ دیکھو ہم سے خط لکھ کر بار بار یہ کہا گیا کہ ہم بے امام کے ہیں ہمارے پاس امام نہیں ہے آپ آیئے ہماری ہدایت کیجئے کھیتیاں لہلہا رہی ہیں، باغات سرسبز و شاداب ہیں، پھل آئے ہوئے ہیں پورا کوفہ شاداب ہو رہا ہے ہم آپ کا انتظار کر رہے ہیں اب تم کیا چاہتے ہو اور تم کیوں آئے ہو اور اس کے بعد آپ نے سمجھایا توحید کیا ہے نبوت کیا ہے امامت کیا ہے اگر تم نہیں چاہتے تو ہم واپس چلے جائیں جہاں سے ہم آئے ہیں ہم اس طرف کو واپس چلے جائیں دو مقامات آئے نماز سے پہلے جب حُرؑ نے امام حسینؑ کے پیچھے نماز پڑھی جب نماز ختم ہوئی پھر دوسرا خطبہ دیا اس میں امام کا اپنا لشکر بھی شامل ہے رسالہ حُرؑ بھی شامل ہے اس کے بعد جب کربلا میں قدم رکھا تو پہلا خطبہ پھر داخلہ کربلا کے بعد دیا اور اس کے بعد جو خطبہ شبِ عاشور دیا ہے وہ عجیب و غریب خطبہ ہے اور اس خطبے میں آپ نے پورے دین کو سمجھایا اور سمجھانے کے بعد آخری ٹکڑے میں یہ کہا، کہ یہ سب جتنے جمع ہوئے ہیں میرے دشمن ہیں اور میرے سر کے دشمن ہیں چونکہ تم میرے ساتھ ہو اس لئے تمہارے دشمن ہیں اگر تم ہمارے پاس سے ہٹ جاؤ تو یہ تمہارے دشمن نہیں ہیں تو میں نے چراغ بجھا دیا جدھر تمہیں سمجھ میں آئے چپ چاپ خیمے سے نکل کے چلے جاؤ اور اپنی اپنی منزل اور اپنی اپنی راہ لے لو چراغ جلا اب پھر خطبہ شروع ہوا یہ خطبہ بہت طویل ہے اس کا جو دوسرا حصہ شروع ہوا تو اس کے بعد کہا، خدا کی قسم ایسے اصحاب نہ میرے نانا کو ملے ایسے

Presented by Ziaraat.Com

صحاب نہ میرے بابا کو ملے، ایسے اصحاب نہ میرے بھائی حسنؑ کو ملے روئے
زمین پر ایسے اصحاب کسی کو نہیں ملے۔ یہ حصہ خطبے کا اصحاب کی تعریف میں ہے
یہ خطبہ بڑھتا جاتا ہے بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ صبح عاشور نمودار ہوتی ہے اب
خطبے کا تیسرا حصہ شروع ہوتا ہے اور ایک بار امام نے حکم دیا کہ علی اکبرؑ اذان دو
علی اکبرؑ نے اذان دی نماز ہوئی جب نماز ختم ہوئی تو وہیں سے جہاں سے خطبہ
رُکا تھا پھر خطبہ شروع ہوا اور سب مخاطب اصحابِ حسینی انصارِ حسینی اور بنی ہاشم
ہیں، اور اس کے بعد اب جو خطبہ شروع ہوا اب صرف خطبہ نہ تھا بلکہ سب سے
یہ کہا، اپنے اپنے گھوڑوں پر سوار ہو جاؤ سب اپنے اپنے گھوڑوں پر سوار ہو گئے
اور اس کے بعد خطبہ دیتے دیتے کہا ابھی تک جو کچھ ہم نے تمہیں بتایا اور سنایا وہ
تم نے سنا اب دیکھو! یہ کہہ کر انگلی سے اشارہ کیا، کہا حبیبؑ، زہیرؑ، مسلم ابن عوسجہؑ
ذرا سامنے دیکھو سارے لشکر نے نظر اُٹھائی تو جنّت کا سماں سامنے تھا حوریں
سامنے تھیں درختِ طوبیٰ کے پتے سامنے جھوم رہے تھے اور حسینؑ بتاتے چلے
وہ تیرا مکان ہے حبیبؑ، زہیرؑ وہ تیرا مکان ہے مسلمؑ وہ تیرا مکان ہے عباسؑ وہ
تمہارا قصر علی اکبرؑ وہ تمہارا قصر، عجیب خطبہ ہے اور جو مناظر بتائے ہیں حسینؑ نے
کہا تم نے دیکھ لیا صرف زمین پر قبریں نہیں بتائیں بتایا کہ کہاں تک جانا ہے
تمہیں اور اس کے بعد اب جب خیمے سے برآمد ہوئے ہیں نانا کا لباس پہن کر،
عَلَم داری کا جب منصب عباسؑ کو مل چکا اور جب پرچم بلند ہوا ہے تو حسینؑ نے
اب گھوڑا نہیں منگایا ناقہ منگایا اور ناقے پر بیٹھے اور بیٹھنے کے بعد سامنے رحل پر
قرآن رکھا اور اب لشکر کی جانب گئے، یہ ہے لشکرِ یزید کو مخاطب کر کے عاشور
کے دن کا پہلا خطبہ اور اس پر علماء نے بحث کی ہے کہ حسینؑ گھوڑے پر کیوں

Presented by Ziaraat.Com

نہیں گئے۔ پہلا خطبہ لشکرِ یزید کو جو دیا تھا ناقے پر کیوں دیا؟ دیکھئے میں نے شروع میں کہا تھا کہ صرف خطبے سنا دینے سے کوئی فائدہ نہیں ہے جب تک کہ پس منظر نہ بتایا جائے تو گفتگو یہ ہے کہ عرب میں اگر گھوڑے پر بیٹھ کر پہلے آمد ہو جاتی ہے تو لشکرِ مخالف سمجھتا تھا کہ یہ لڑیں گے لیکن اگر سامنے والا سردار ناقے پر بیٹھ کر آ جائے تو میدانِ جنگ میں گھوڑا لڑائی کا سمبل (symbol) تھا اور ناقہ صلح کا سمبل تھا، ناقے پر آنے کا مطلب یہ ہے کہ صلح چاہتے ہیں حملہ نہیں کرنا چاہتے تو پہلا خطبہ جو دیا اُس میں آ کر یہ کہا، یہ عمامہ کس کا ہے یہ قبا کس کی ہے یہ عبا کس کی ہے یہ کمر میں پٹکا کس کا ہے میں کون ہوں یہ قرآن کیا ہے ایک ایک چیز سمجھائی اور خطبہ دیا پورا خطبہ دیا لیکن خطبے کے جواب میں تیر آئے۔ امامِ حسینؑ پھر واپس آئے جب دوسرا خطبہ دیا تو جا کر گھوڑے پر بیٹھ کر، کہ اگر تم لڑنا ہی چاہتے ہو لو اگر تم نے تیر پھینک دیئے ہیں پہلا حملہ تم نے کر دیا ہے ابنِ سعد نے پکار کر کہہ دیا اے لشکر والو! گواہ رہنا پہلا تیر حسینؑ کی طرف عمرِ سعد کا ہے تو کہتے یہ ہیں اس کے ایک تیر کے ساتھ میں کئی ہزار تیر پیشوائی میں چلے اور اُس وقت واپس آ کر کہا ہے حسینؑ نے کہ جب فضہ نے در پر یہ کہا ہے کچھ تیر صحنِ خیمہ میں گرے ہیں اور بی بی نے کہا ہے بچے بھی ہیں خیمے میں، تو اُس وقت امام حسینؑ نے یہ کہا ہے، بچوں کو صحن سے ہٹا کر خیمے میں لے جاؤ تو بی بی نے کہا ہے کہ رات بھر کے جاگے بچے جھولے میں علی اصغرؑ سو گئے ہیں اگر جھولا وہاں سے ہٹا لیا گیا اور بچے جاگ گئے تو نیندیں خراب ہو جائیں گی امام حسینؑ نے کہا نہیں سب بچوں کو ایسا نہ ہو کہ کسی تیر سے کسی بچے کی جان چلی جائے، اور اس کے بعد پھر واپس گئے ہیں پھر دوسرا خطبہ دیا اب جو دوسرا خطبہ دیا اس میں

Presented by Ziaraat.Com

مخاطب کیا، کہا ابنِ سعد یہ بتا کہ کس وعدے پر تجھے بھیجا گیا ہے اس نے کہا کہ مجھے پروانہ ملا ہے، رے کی حکومت ملی ہے تو میں آیا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس مدینے میں جو کنویں ہیں یہ خطبہ میں فرما رہے ہیں، جو چشمے ہیں میرے پاس جو چشمے علیؑ نے نکالے تھے ان کی قیمتیں اتنی اتنی ہیں کہ اگر اس میں کے صرف پانچ سات کنویں بیچ دوں تو رے کی حکومت سے زیادہ اس کی قیمت ہے، میں اپنے کنویں بیچ کر تجھے رقم دیتا ہوں تُو میرا سر نہ کاٹ تُو مجھ سے مت لڑ تُو جہنم نہ مول لے اور رے کا پروانہ واپس کر دے، اس نے کہا کہ میری تو حسرتیں تھیں کہ رے کی حکومت ملے تو امام نے فرمایا تو پھر سُن لے عمرِ سعد! مجھے قتل کرنے کے بعد تجھے یہ پروانہ نہیں ملے گا اس پر دستخط نہیں ہوں گے یزید اور ابنِ زیاد یہ ملک تجھے نہیں دیں گے اور سُن تو مارا جائے گا یہاں تک کہ رے کے گندم کا ایک دانہ تجھے نصیب نہ ہوگا، یہ ہے مولا کا وہ خطبہ کہ جس کی پیشین گوئی ساڑھے تین برس کے بعد پوری ہوگئی یعنی حسینؑ کے خطبے اتنے سچے تھے کہ دیر نہیں لگی، ان باتوں میں کہ جو حسینؑ نے بتا دیا وہ ہو کے رہا اور مختار نے یہی کہا تھا کہ ابنِ سعد اب وہ خطبہ حسینؑ کا سنا دے جو تجھے مخاطب ہو کر کہا تھا تو ابنِ سعد نے کہا، آخری جملہ یہ کہا تھا کہ رے کا گندم کا ایک دانہ نصیب نہیں ہوگا۔ اس کے بعد جب حبیبؑ نے نماز کے لئے کہا ہے تو اس وقت امام نے خطبہ دیا اور اس کے بعد آخری خطبہ امام کا وہ ہے کہ جب امام رخصتِ آخر کے لئے آئے اور بیبیوں کو جمع کر کے سیدِ سجادؑ کو مخاطب کر کے خطبہ دیا ایک اور، اس میں وصیتیں ہیں اس میں امامت کے راز ہیں اور اس میں توحید امامت، نبوت سب کچھ سنانے کے بعد امام نے یہ بتایا ہے کہ تمہیں کیا کیا کرنا ہے اور کس طرح

Presented by Ziaraat.Com

اس سفر کو طے کرنا ہے یہ خطبہ ہے اور اس کے بعد باہر آ کر میدانِ جنگ میں پھر ایک اور خطبہ دیا اور خطبہ کیا ہے رجز بھی ہے خطبہ بھی ہے جس کو آپ نے یہاں سے شروع کیا، کہ اس روئے زمین کا آفتاب علیؑ ہے اور مہتاب فاطمہؑ ہیں اور میں ایک آفتاب اور مہتاب کا بیٹا ہوں میں حسینؑ ہوں، ایک سونا ہے ایک چاندی ہے میں سونے اور چاندی کا بیٹا ہوں عجیب خطبہ ہے فصیح اور بلیغ اس میں صنعتیں بھی ہیں امام نے حملہ کرنے سے پہلے خطبہ دیا ہے یہ خطبے ہیں اور یہ اقوال ہیں چھوٹے چھوٹے اقوال ہیں لیکن ایسے کہ موتیوں میں تولے جائیں اور میں نے کسی تقریر میں ابھی حال میں ہی یہ بات کہی تھی کہ دیکھئے کتنا مشہور ہے یہ قول "ماں کے پیروں کے نیچے جنت ہے" لیکن رسولؐ نے نہیں کہا یہ قول علیؑ نے نہیں کہا کسی اور امام نے نہیں کہا، کسی اور نبی نے نہیں کہا قدرت چاہتی تھی کہ یہ قول حسینؑ کی زبان سے آئے، کیوں آئے؟ دیکھئے معجزہ ہے یہ قول، حسینؑ کا یہ قول معجزہ ہے اس لئے کہ اگر کوئی اور کہہ دیتا کہ ماں کے پاؤں کے نیچے جنت ہے تو پوری دنیا اتراتی پھرتی اور کہتی ہمیں تو جنت مل گئی ہم نے تو ماں کی خدمت کر لی جنت مل گئی تو اس طرح ہٹلر بھی جنت میں چلا جاتا کہ میری جنت میری ماں کے پاؤں کے نیچے ہے تو اس طرح یزید بھی معاف کر دیا جاتا ماں کی خدمت کر لیتا اور کہتا میری جنت میری ماں کے پاؤں کے نیچے ہے لیکن قدرت نے حسینؑ سے کہلوایا کہ حسینؑ تم کہو کہ "جنت ماں کے پاؤں کے نیچے ہے" تاکہ جب حسینؑ کا قول مشہور ہو تو دنیا سمجھ جائے کہ ہر ماں کے پاؤں کے نیچے جنت نہیں ہے جو ماں حسینؑ کی ماں فاطمہ زہراؑ کی کنیزی کر رہی ہو اس ماں کے پاؤں کے نیچے جنت۔ ہے ہر ماں کے پاؤں کے نیچے جنت نہیں ہے اور جو ماں

Presented by Ziaraat.Com

سیرتِ زہراؑ پر چلتی ہوگی اس ماں کا بیٹا دہشت گرد نہیں ہوسکتا اور سادات کو قتل نہیں کرسکتا ایسے لوگ اگر یہ چاہیں کہ ماں کی خدمت کر کے قتل معاف ہو جائیں گے تو نہیں ہو سکتے، جہنم میں جانا ہے۔ اور جو ماں حسینؑ کی طرح اپنے بچے کو پالے، پھر وہ عزادار ہوتا ہے وہ حسینی ہوتا ہے وہ امن پسند ہوتا ہے وہ ماتم دار ہوتا ہے وہ عالم ہوتا ہے وہ با اخلاق ہوتا ہے وہ بزرگوں کو پہچانتا ہے وہ نبیؐ کا ادب کرتا ہے، وہ اللہ کو جانتا ہے وہ اماموں کو پہچانتا ہے، اس لئے کہ اس کی ماں نے سیرت زہراؑ گھٹی میں پلائی ہے اُسے۔ تب ہے ماں کے پاؤں کے نیچے جنّت۔ تو ہر ایک اترائے نہ کہ اس کی جنّت اس کی ماں کے پاؤں کے نیچے ہے یہ جنت بھی کہیں اور چلی گئی ہے اور ایک قول ہے صرف اگر میں اس پر بولنے لگوں تو پوری تقریر ہو جائے ''ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بہتر ہے'' کیا مطلب ہے؟ تم یہ چاہتے تھے کہ ہم یزید کی بیعت کریں جس وقت یزید کی بیعت کا اعلان کیا ہے اس کے باپ نے مسجد نبویؐ میں تو خطبہ دیا مسجد نبویؐ میں کھڑے ہو کر جبکہ کانپ رہا تھا پورا عرب اور شام اس کے نام سے، بھرے ہوئے مجمع میں مسجدِ نبویؐ میں مخاطب کیا کہا تو نے قرآن کی رُو سے حدیث کی رُو سے کیسے تو نے اعلان کیا اور تُو اس جگہ کو جو خدائی منصب ہے اسے استعمال کرنا چاہتا ہے جب کہ دنیا کو معلوم ہے مخاطب کیا مجمعے کو، کہ تیرا بیٹا شراب خوار ہے تیرا بیٹا ناچنے والیاں رکھتا ہے یہی جملے ہیں خطبے میں حسینؑ کے، تیرا بیٹا ناچنے والیاں رکھتا ہے اور بندر پالتا ہے، جانوروں سے کھیلتا ہے اور حلال اور حرام نہیں جانتا اور تو مسلّط کرنا چاہتا ہے مسلمانوں کے سر پر، اگر حسینؑ یہ خطبہ نہ دیتے تو آج پورا عالمِ اسلام چھٹا خلیفہ یزید کو مان رہا ہوتا۔ یہ تھا جلال حسینؑ کا اور یہ تھا حسینؑ کا خطبہ

Presented by Ziaraat.Com

کیا کروں مَیں، وقت کامل ہو گیا تقریر پوری ہو گئی یہ بھی فرمائش تھی کہ یہ بتایئے حسینؑ نے اپنے گھر کے بچوں کو پالا کس طرح تربیت کس طرح دی، ٹھیک ہے یہ جذبات تھے اُن کے لیکن اس گھرانے میں ہمارے گھر کی طرح ٹریننگ اور تربیت نہیں دی جاتی، اس طرح تربیت نہیں کی جاتی یہاں جو پیدا ہوتا ہے وہ تربیت لے کر آتا ہے یہاں تربیت والے کو پیدا کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ نہیں ہوتا کہ علی اکبرؑ یہ کام کرلو عباسؑ یہ کام کرلو نہیں جس کا جو منصب ہے وہ پیدا ہوتے ہی بس اس طرح مثال دے سکتا ہوں کہ مچھلی کا بچہ پیدا ہوا تو اسے کوئی تیرنا نہیں سکھاتا پیدا ہوتے ہی وہ سمندر کی لہروں میں تیرنے لگتا ہے، اس گھرانے میں جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ عصمت کا مفہوم جانتا ہے اور عصمت کے سمندر میں تیرنے لگتا ہے اُسے کوئی سکھاتا نہیں لیکن ہاں میں یہ بتا سکتا ہوں کہ چونکہ آپ کی تقریروں میں یہ تشنگی ہے کہ کسی نے اب تک آپ کو یہ نہیں بتایا کہ علی اکبرؑ کربلا تک اٹھارہ برس کے ہو گئے تھے تو اٹھارہ برس انہوں نے کیا کیا؟ یہ خامی آپ کے ذہن کی نہیں ہے نہ کسی کے ذہن کی ہے آپ جتنا چاہیں گے آپ کو اتنا علم ملے گا، آپ نیت کریں آپ کو ملتا جائے گا تشنگی نہیں رہے گی اور جب آپ نیت کریں گے تو پھر آپ کے بچوں کو مالا مال کیا جا سکتا ہے لیکن راہیں تو تلاش کریں، کتابیں بھی ہیں بتانے والے بھی ہیں میں نے ذکر کیا تھا کہ عراق کے بڑے عالم مہدیؒ صاحب آج تشریف فرما ہیں میری تقریر سننے آئے ہیں اور امام حسینؑ کی سوانح حیات عربی میں لکھ رہے ہیں، تحقیق کے ساتھ، کئی برس سے یہاں آ گئے ہیں اور اتنی محنت کر رہے ہیں کہ مکمل حسینؑ کی سوانح حیات لکھیں اور آج پھر محبت سے انہوں نے مجھ سے یہ کہا عاشور کے بعد آپ سے کچھ

Presented by Ziaraat.Com

باتیں کرنی ہیں آپ سمجھ رہے ہیں؟ علمی کام ایسے نہیں ہو جاتے کہ لوگ سمجھ رہے ہیں کہ بس شہرت سے علمی کام ہو گئے، نہیں، کچھ آپ کو بھی کوششیں کرنی ہیں کچھ ہمیں بھی کوششیں کرنی ہیں اور ہم برابر یہ کہتے رہتے ہیں کہ ان عزا خانوں کو آباد رکھئے ریسرچ سینٹر کھل گیا ہے کچھ کام کیجئے ساتھ میں، آیئے ہاتھ مضبوط کیجئے ٹرسٹیز (trustees) کے تاکہ یہاں بچے آئیں ریسرچ کے معنی جانیں، خود کتابیں لکھنا جانیں، مقالے لکھنا جانیں ایسی کتابیں پڑھیں مقرر بن کے نکلیں آپ کے بچے آپ کے گھر سے نکلیں تو علم کا ساتھ دیں تو علم آپ کا ساتھ دے گا آپ علم سے وفادار ہو جائیں گے تو علم آپ سے وفادار ہو جائے گا تو جملہ میں نے یہ کہا کہ انہیں سکھایا نہیں گیا تو آپ شاید حیران ہوں گے علی اکبرؑ کو آپ نے کربلا میں دیکھا نوحوں میں سنا مرثیوں میں سنا ایک ماں ہے اور ایک جوان بیٹا، بین ہیں اور نوحہ سب اپنے مقام پر حق صحیح لیکن علی اکبرؑ اگر شبیہ رسولؐ تھے رفتار و گفتار میں نبیؐ تھے خُلق مشہور تھا تو علی اکبرؑ کے پورے سراپے کو سمجھانے کے لئے ایک عجیب خاکہ خطیبِ اکبر سبطِ حسن صاحب نے دیا تھا اور اگر آپ علی اکبرؑ کو سمجھنا چاہیں تو انہوں نے پوری سیرت سمجھا دی تھی کہ علی اکبرؑ جو تھے وہ پنجتن کے نمائندے تھے اور نمائندگی اُنہوں نے اس طرح سمجھائی کہ پانچوں نے علی اکبرؑ کو تحفے دیئے تھے۔ نبیؐ نے کہا کہ اے علی اکبرؑ ہم نے تمہیں صورت دی تو علیؑ نے کہا میں نے تمہیں اپنا نام دیا تو حسنؑ نے کہا میں نے تمہیں اپنا خُلق دیا توحسینؑ نے کہا میں نے تمہیں اپنا صبر دیا، اب فاطمہؑ نے پکار کر کہا میں نے تمہیں اپنی عمر دی۔ میں جب دنیا سے گئی تو اٹھارہ برس کی تھی بس تمہاری اور میری عمر برابر ہے یہ خاکہ کبھی خطابت میں اردو میں اسی طرح پیش کیا گیا تھا

Presented by Ziaraat.Com

لیکن میری ریسرچ کے مطابق جو میں آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں اٹھارہ برس علی اکبرؑ نے کیا کیا مدینے میں آپ کو معلوم ہے ابھی ابھی آپ نے خطبوں میں سنا حسینؑ سے بڑا سخی کوئی نہیں تھا، تو سخاوت کی مثال صرف یہ نہیں کہ دولت دے دی بلکہ حسینؑ کے گھر کے باہر تنور جلتے رہتے تھے ملازم روٹی پکانے والے رات اور دن موجود رہتے تھے آگ جلتی رہتی روٹیاں پکتی رہتی، گرم روٹیاں نکلتی رہتی تھیں دستر خوان بچھتے رہتے، فقیر سائل یتیم مسافر جو مدینے سے گزر جائے بھوکا نہیں جا سکتا تھا ہر وقت دستر خوان دن بھر دستر خوان رات بھر دستر خوان اور اس پورے سخاوت خانے کے منتظم علی اکبرؑ تھے۔ اٹھارہ برس رات اور دن علی اکبرؑ نے اس فریضے کو ادا کیا ہے کہ اپنی نگرانی میں دستر خوان لگواتے ایک ایک سے پوچھتے بھوکے تو نہیں ہو، پیٹ بھر گیا اور علی اکبرؑ کے ساتھ ہر وقت عباسؑ رہتے اور عباسؑ کا کام صرف یہ تھا کہ مشکیں بھر بھر کے پانی لانا اور ایک ایک سے پوچھنا پیاسے تو نہیں ہو نو برس کی عمر سے عباسؑ نے یہ کام شروع کیا تھا کہ مدینے کے ایک ایک گھر میں جا کے پوچھتے پانی تو نہیں ختم ہو گیا اگر کسی گھر سے آواز آ جاتی، شہزادے پانی ختم ہو گیا، جو ملازمین ساتھ چلتے کہتے مشکیں لے کر آؤ اور اس گھر میں پانی پہنچا دو اور اگر کبھی ملازم دوپہر کو اِدھر اُدھر چلے جاتے تو خود پکار کر کہتے پانی ہے؟ اگر کہتا کوئی نہیں تو خود مشک لاد کے لاتے کہتے عباسؑ پانی لے آیا، کتنے خوش قسمت تھے مدینے کے وہ گھر جو علیؑ کے بیٹے کے ہاتھ کا پانی پیتے تھے، چشموں سے پانی بھر بھر کے عباسؑ لاتے اور دوسرا کام علی اکبرؑ کا حیرت انگیز ہے اس لئے کہ ابھی آپ نے خطبے سنے دنیا کے لوگ حسینؑ سے پوچھنے آتے میں نے کہا تھا مسائل پوچھنے آتے تو اس میں وفود آتے تھے

Presented by Ziaraat.Com

یہودیوں کے عیسائیوں کے یمن سے روم سے بصرے سے یہاں سے وہاں سے اور وہ دینی مسائل پر مناظرہ کرتے تھے اور آ کر جب وہ بیٹھ گئے وفود کئی سو آدمی امام حسینؑ سے بحث کرنے کے لیئے تو اُس وقت امام حسینؑ باہر آتے اور کہتے علی اکبرؑ تم جاؤ تو سارا علمی مناظرہ علی اکبرؑ جیت کر آ جاتے، اگر قرآن پر گفتگو ہوتی تو علی اکبرؑ آئتیں سناتے جاتے، اگر حدیث پر گفتگو ہوتی تو حدیثیں سناتے جاتے قرآنی آیات ازبر تھیں علی اکبرؑ کو پورا قرآن یاد تھا، نبیؐ کی تمام حدیثیں علی اکبرؑ کو یاد تھیں اٹھارہ برس کی عمر میں، اس سے پہلے یہ سب باتیں کسی سے سنی ہیں؟ اقرار کر کے تو اُٹھو یہاں سے، تو یہ عشرہ تمہارے بچوں کے لئے کتنا فائدہ مند ہے میرا وقت ختم ہو گیا اور میں اپنے مقررہ وقت سے دس منٹ اوپر ہو گیا صرف تمہاری محبت میں کہ پیغام پہنچ جائے اور آج آٹھویں تقریر ہے اور کل ظاہر ہے کہ مصائب ہی کی تقریر ہو گی نو محرم کو موقعہ نہیں ملے گا اور جبکہ ابھی مجھے دو تقریریں کرنی ہیں آخر میں وزیر صاحب ہمارے جو کہ ٹرسٹی ہیں یہاں کے مسلسل کئی دن سے فرمائش کر رہے تھے اُم البنینؑ کا ذکر ضرور کیجئے گا اور اب میں تقریر ختم کر رہا ہوں، ذکر میں نے ایک دن کیا تھا کہ علیؑ نے یہ اعلان کیا تھا کہ عقیلؑ کسی بہادر قبیلے کی ایسی خاتون تلاش کرو جس سے میں عقد کروں تو اس سے بہادر بیٹا پیدا ہو یہ میں سب پڑھ چکا ہوں تو عقیلؑ اُٹھے اور قبیلہ بنی کلاب میں گئے کہتے یہ ہیں کہ اس کا سردار حزام تھا حزام کو جب پتہ چلا کہ ابوطالبؑ کا بیٹا ہمارے خیام میں آیا ہے ہمارے ڈیرے پر آیا ہے تو آ کر قدموں پر گر پڑا کہا سلطانِ عرب کا بیٹا شاہ عرب کا بیٹا، ابو طالبؑ کا بیٹا ہمارے پاس تشریف رکھئے دستر خوان لگا دیا دعوت کا انتظام کیا اصحاب کو بلالیا تین دن مہمان کیا آخر

Presented by Ziaraat.Com

میں پھر قدموں پر گر پڑا کہا کس طرح آپ نے زحمت کی کہا ہم اپنے امام علیؑ کے حکم پر آئے ہیں ہم نے سنا ہے صرف تیری ایک بیٹی ہے اور وہ صورت و سیرت میں لاجواب ہے ہم علیؑ کے لئے تیری بیٹی کا پیغام لائے ہیں یہ سننا تھا کہ وہ اپنے آپ میں پھولا نہ سمایا اور اُٹھ کر فوراً پردہ اُلٹ کر اپنی زوجہ کے پاس گیا اور آواز دی کہا کچھ تم نے سنا تم نے نبیؐ کے داماد کا نام سنا ہے؟ کہا علیؑ، زوجہ نے کہا علیؑ، کہا نبیؐ کا جو داماد ہے وہ اب ہمارا داماد بنے گا۔ خوش ہو جا تیری بیٹی کا پیغام آیا ہے علیؑ نے پیغام بھجوایا ہے واپس آیا کہا ہمیں یہ رشتہ منظور ہے عقیل نے کہا، نہیں، ہمارے ہاں دستور ہے بیٹی سے بھی پوچھتے ہیں پیغمبر اسلامؐ نے اپنی بیٹی سے پوچھا تھا اس لئے اسلام کا یہ دستور ہے کہ پہلے بیٹی سے پوچھا جائے وہ گیا اور اس نے تمام قبیلے کی لڑکیوں کو بلایا اور کہا تم سب میری بیٹی کے پاس جا کر کھڑی ہو جاؤ اور اس سے ہم ایک سوال کریں گے جواب وہ تمہیں دے گی آداب دیکھئے کتنا آداب اور تہذیب والا قبیلہ۔ ساری لڑکیوں نے اس کی بیٹی کو گھیر لیا اور اس کے بعد اس نے جا کے کہا بیٹی تیرا رشتہ آیا ہے علیؑ کا رشتہ جو ابوطالبؑ کا بیٹا ہے جو محمدؐ کا داماد ہے جو حسنؑ اور حسینؑ کا باپ ہے اس نے سر جھکا دیا باپ کو کوئی جواب نہیں دیا، قریب کھڑی ہوئی لڑکیوں سے کہا میرے بابا سے یہ کہہ دو کہ کل رات میں نے ایک خواب دیکھا میں اس خواب پر حیران تھی بس یہ بتا دو رات ہی میں نے یہ خواب دیکھا کہ جناب فاطمہ زہراؑ میرے خواب میں آئی ہیں اور انہوں نے مجھے دلہن بنایا اور دلہن بنا کر یہ کہا مبارک ہو تو میرے عباسؑ کی ماں بننے والی ہے، تو میرے بیٹے عباسؑ کی ماں بننے والی ہے اس نے آ کے خواب سنا دیا بنی ہاشم بیاہ کر لے گئے اتفاق سے حزام کی اس بیٹی

کا نام بھی فاطمہؑ ہے اور یہ مشہور ہیں تاریخ میں فاطمہ کلابیہ، فاطمہ بنتِ حزام کلابیہ قبیلۂ بنی کلاب کی ہیں جب بیاہ کر آئی ہیں محمل سے اُتریں جیسے ہی چوکھٹ پر قدم رکھا پہلے جھک کر سجدہ کیا کہا یہ زہراؑ کی چوکھٹ ہے یہاں ملائکہ آئے ہیں یہاں نبی آ کر سلام کرتے تھے جب گھر میں آئیں تو اُس حجرے کی طرف اشارہ کیا جہاں حسنؑ اور حسینؑ ہیں، جہاں زینبؑ اور اُم کلثومؑ ہیں وہاں لے چلو جب وہاں لے جایا گیا تو وہاں شہزادیوں اور شہزادوں کے سامنے ہاتھوں کو باندھ لیا اور کہا ماں بن کر نہیں آئی ہوں۔ شہزادیو! شہزادو! ماں بن کر نہیں آئی ہوں میں اس گھر میں کنیز بن کر آئی ہوں ایک سال کے بعد ایک بیٹا پیدا ہوا علیؑ مسجد میں تھے کنیز نے آ کر کہا مبارک ہو، اللہ نے اُم البنینؑ کو ایک چاند سا بیٹا دیا ہے اللہ نے یہ آپ کو پتہ ہے اُم البنینؑ کا نام کیوں پڑا؟ چار بیٹے عرب میں جس بی بی کے پیدا ہو جاتے پھر عرب والے اُس کا نام نہیں لیتے تھے اس کو کہتے تھے اُم البنینؑ سمجھے آپ بنین کے معنی ہیں بیٹوں کی ماں، پھر یہ پکاری نہیں جاتی تھیں فاطمہ کلابیہؑ یعنی پورے مدینے میں کوئی بی بی ایسی نہیں تھی جس کے چار بیٹے ہوں تو پھر تمام بی بیاں پکارتی تھیں ارے وہ جو بیٹوں کی ماں ہے یعنی زمانہ بیٹوں کو بھی پہچانتا تھا اور ماں کو بھی پہچانتا تھا چار جوان بیٹے تھے اٹھائیس رجب کو مدینے سے جب حسینؑ چلے ہیں برابر کے ایک بتیس برس کا دو دو برس کی چھوٹائی بڑائی چاروں برابر کے جوان تھے اُم البنینؑ نے جب چاروں کو رخصت کیا تھا تو چاروں کو بلا کر کہا تھا دودھ نہیں بخشوں گی اگر حسینؑ کے ایک تیر بھی لگ گیا ابھی علَم آئے گا غازی کا علَم آئے گا آج آٹھ محرم ہے آپ نے اپنے اپنے گھروں میں حاضریاں کی ہیں کچھ معلوم ہے یہ حاضری کیوں ہوتی

Presented by Ziaraat.Com

ہے؟ اس لئے کہ میں نے ابھی بتایا کہ کھانے پینے کا انتظام کس کے سپرد تھا، چھ مہینے کا راستہ تھا اور جب کوئی بچہ بھوکا ہوتا اور ناقے سے آواز آتی چچا عبّاسؑ ہم بھوکے ہیں تو عباس روٹیاں لے کر پانی لے کر بچوں کو راستے میں کھلاتے جاتے مطلب یہ کہ شہزادو! کھانا حاضر ہے اس لئے آٹھ محرم کے کھانے کو کہتے ہیں حاضری۔ اور جب تک عباسؑ کے اور حسینؑ کے قاتلوں پر لعنت نہ ہو حاضری واجب نہیں ہوتی یاد رکھنا نوالہ اُٹھانے سے پہلے کہنا کہ حسینؑ کے قاتلوں پر لعنت۔ آٹھ محرم ہے آج عباسؑ کا ذکر ہے تقریر یہیں ختم ہو جائے گی، زیادہ کچھ نہیں پڑھنا کنیز نے کہا اللہ نے چاند سا بیٹا عطا کیا علیؑ اُٹھ کر آئے اُم البنینؑ کی گود سے بچے کو لیا اور بچے کو لیتے ہی جیسے ہی علیؑ نے بچے کو گود میں لیا دائیں دیکھا، بائیں دیکھا اور ایک بار آواز دی میرا حسینؑ کہاں ہے اب یاد رکھنا جب عبّاسؑ پیدا ہوئے تو حسینؑ پچیس برس کے جوان تھے، عباسؑ اور حسینؑ میں پچیس برس کی عمر کا فرق ہے گویا جیسے باپ بیٹے کا فرق ہوتا ہے حسینؑ پہلی آواز پر آئے جیسے ہی حسینؑ آئے علیؑ نے کہا حسینؑ میرے بیٹے کو دیکھا حسینؑ نے ہاتھ پھیلا دیئے اللہ ان ہاتھوں کو سلامت رکھے جن ہاتھوں پر عبّاسؑ جا رہے ہیں اور کیا دعا دوں ایک بار حسینؑ نے عبّاسؑ کو ہاتھوں پر لیا، کہتے یہ ہیں اُم البنینؑ کی گود میں تھے جب بھی آنکھیں بند تھیں علیؑ کی گود میں آئے جب بھی آنکھیں بند تھیں جیسے ہی حسینؑ کی گود میں آئے ایک بار چونک کر عبّاسؑ نے آنکھیں کھولیں اور حسینؑ کو دیکھنے لگے بھائی سے بھائی کی نظر ملی علیؑ نے کہا بھائی کو دیکھتے رہو گے، کوئی نام بھی رکھا کہا چہرے سے تو شیر لگتا ہے یہ عبّاسؑ لگتا ہے آج سے ان کا نام ہم نے عبّاسؑ رکھ دیا بس یہ عبّاسؑ پکارے جائیں گے۔

Presented by Ziaraat.Com

اُس دن سے حسینؑ سینے پر سلاتے پاس لٹاتے اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاتے اپنے ہاتھ سے زلفیں دھلاتے اپنے ہاتھ سے کپڑے بدلتے اس طرح عباسؑ کو پال کے جوان کر دیا۔ چھوٹے سے تھے عباسؑ کبھی کبھی علیؑ حسینؑ کے پہلو سے عباسِؑ کو اُٹھالاتے، دیکھئے عباسؑ کو نیند آتی تھی تو حسینؑ کی خوشبو پا کر، جب تک حسینؑ کا سینہ نہ ملتا عباسؑ کو نیند نہ آتی تو کبھی کبھی رات کو جب حسینؑ سو جاتے تو پہلو سے عباسؑ کو اُٹھالاتے اور لا کے اُم البنینؑ کی گود میں لٹا دیتے ایک رات کا واقعہ یہ ہے کہ ایک بار گھبرا کے اُم البنینؑ اُٹھ گئیں اور ایک بار رونا شروع کر دیا علیؑ نے کہا کیا بات ہے بی بی رونے کا کیا سبب، کہا آقا ابھی میں سوئی تھی تو میں نے ایک خواب دیکھا کہا کیا خواب دیکھا کہا خواب یہ دیکھا کہ میرا چھوٹا سا پانچ چھ برس کا عباسؑ میں نے دیکھا ایک بہت بڑا صحرا ہے اس صحرا میں مَیں نے دیکھا کہ عباسؑ کے سر کے اوپر ایک درخت کا سایہ ہے اور عباسؑ کے ایک شانے کی طرف ایک چشمہ بہہ رہا ہے پانی بہہ رہا ہے درخت کا سایہ بھی ہے پانی بھی ہے چشمہ بھی ہے لیکن میرا چھوٹا سا یہ بچہ صحرا میں دوڑتا جاتا ہے اور پکارتا جاتا ہے اماں میں پیاسا ہوں۔ کہا میں نے یہ خواب دیکھا ہے علیؑ نے کہا کسی کو بتانا نہیں ارے یہ درخت نہیں ہے یہ حسینؑ کا علَم ہے یہ چشمہ نہیں ہے یہ مشکِ سکینہؑ ہے میرا عباسؑ پیاسا فرات کے کنارے، اُم البنینؑ یہ ہے خواب کی تعبیر کسی کو بتانا نہیں ارے ماں کو سب خبر تھی تو کیا حسینؑ کو خبر نہیں تھی آخری جملہ تقریر کا آنکھ کھول کر سب سے پہلے عباسؑ نے حسینؑ کو دیکھا جب فرات کے کنارے پہنچے تو حسینؑ نے قریب آ کے کہا عباسؑ کیا حال ہے کہا آقا، آقا دل یہ چاہتا ہے کہ مرنے سے پہلے آپ کو دیکھ لوں کہا عباس دیکھو کہا کیسے دیکھوں

Presented by Ziaraat.Com

ایک آنکھ میں تیر لگا ہے دوسری آنکھ میں اس آنکھ کا لہو جمع ہے ایک بار بیٹھ گئے آنکھ کا تیر کھینچا قبا سے لہو صاف کیا کہا عباسؑ حسینؑ کو دیکھو کچھ سن رہے ہو یہ سامنے علَم لگا ہے پورے سال بھر ہر شبِ جمعہ ہر علَم پر جا جا کے کہتے ہو عباس یہ مراد پوری ہو جائے عباسؑ یہ مراد پوری ہو جائے ارے آج تو عباسؑ کی شہادت کا دن ہے مرادیں مانگ لیں اب پرسا نہیں دو گے اُم البنینؑ کو پرسا نہیں دو گے جو شان ہے پُرسا دینے کی اس طرح دو عباسؑ کے ہاتھ کٹے ہیں نا تمہارے ہاتھ ہیں تو ہاتھ اُٹھاؤ اپنے ہاتھ اُٹھاؤ سینے پر رکھو ارے عباسؑ دیکھ رہے ہیں اور اُم البنینؑ آئی ہیں ہاتھ اُٹھاؤ سینے پر مارو اور کہو یا سیّدی یا عباسؑ ابنِ زہراؑ یا عباس علم لاؤ ماتم کرو، یا سیّدی یا عباسؑ ماتم کرو ماتم۔

نویں مجلس

عظمتِ شبِ عاشور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے درود وسلام محمدؐ وآلِ محمدؐ کے لئے

۱۴۲۱ھ کے عشرہ محرم کی آلِ عبؑا میں آپ حضرات نویں تقریر سماعت فرما رہے ہیں، میں کل عاشور کی آخری مجلس کل شام کو میں ہی پڑھوں گا جیسا کہ ابھی آپ نے اعلان سنا کہ ہمارے ایک ذاکر، عالم اور بہت سی کتابوں کے مصنف اور تنظیم المکاتب کے ہندوستان کے سرپرست دبئی میں شبِ عاشور کی مجلس پڑھ کر منبر سے اُترے ہی تھے کہ ان کا ہارٹ فیل ہو گیا بہت اچھی موت پائی انہوں نے اور ان کا ذکر امام حسینؑ کے ذکر کے ساتھ متصل ہو گیا، اب چونکہ ہمارے آدابِ عزاداری میں علماء نے یہ لکھا ہے کہ شبِ عاشور اور عاشور ہم کسی کا فاتحہ نہیں پڑھتے اور آپ حضرات کل شامِ غریباں کے بعد ہدیہ میت کی نماز ان کے لئے پڑھے گا اور اس وقت ان کے لئے فاتحہ خوانی بھی کیجئے گا شامِ غریباں کے بعد، یہاں کی مجالس کے جو عنوان مقرر ہوا تھا مولا سیّد الشہداء حسینؑ ابن علیؑ کی سوانح حیات ہم نے اس عنوان کو ظاہر ہے کہ ہم یہ لفظ نہیں کہہ سکتے کہ کامل کیا ہم نے تو اس کے کچھ حصے پیش کئے ہیں اور کس کی مجال ہے کہ وہ دس دن میں اس عظیم امام

Presented by Ziaraat.Com

کی عظیم سوانح حیات، جس کی زندگی کے رُخ اتنے ہیں کہ اتنے رُخ تو کائنات میں نہیں ہیں جس کے فضائل اس کائنات میں سما نہیں سکتے ستاون برس کی زندگی میں جو کام حسینؑ نے کیا اس کام کو دیکھ کر بڑے بڑے انبیاء تھرا گئے اور کوئی ایسا نبی نہیں ہے کہ جس نے حسینؑ کو خراج نہ پیش کیا ہو اسی لئے ہم جب زیارت وارثہ پڑھتے ہیں تو یہ حسینؑ ہی کا ذکر ہے، جس کی وجہ سے آدمؑ کا ذکر رہ گیا، نوحؑ کا ذکر رہ گیا ورنہ کون کسی کا یوم مناتا ہے، سب کے نام رہ گئے حسینؑ کی وجہ سے، ایک ایسا ممدوح ہے یہ ہمارا کہ جب یہ ذکر چھڑ جاتا ہے تو کائنات کا ہر عظیم ذکر اس میں سما جاتا ہے یہ اتنا بڑا ذکر ہے ظاہر ہے کہ شب عاشور ہے اور تفصیلی بیان ممکن نہیں لیکن اپنی حد تک اپنی بساط تک میں کوشش کروں گا کہ میں آپ کو یہ بتاؤں ایک بڑا اہم مسئلہ میں اس وقت اپنی تقریر میں آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں اور وہ مسئلہ یہ ہے کہ کیا پورا واقعہ کربلا حسینؑ کو معلوم تھا اور اگر معلوم تھا تو جو اقدامات کرتے ہوئے چلے جا رہے تھے اس میں تو خود معاذ اللہ ہلاکت کی طرف بڑھ رہے تھے تو شہادت کو حسینؑ نے خود قبول کیا، ایک موضوع ہے اس کو آسانی کے ساتھ آپ اپنے بچوں کو یوں سمجھا سکتے ہیں کہ کسی بات کا معلوم ہونا اور ہے، مرضیِ الٰہی کا ہونا اور ہے، ہم اور آپ جو کچھ کرتے ہیں، جو کچھ ہمارے ساتھ ہوتا ہے وہ اللہ کی مرضی تو ہے لیکن ہمیں اس کا علم نہیں بس بات اتنی سی ہے جو کچھ ہونا تھا وہ سب کچھ جس وقت ہو رہا تھا وہ سب ہوتا چلا گیا حسینؑ کو ہر بات کا علم تھا، یہ بات اور زیادہ عظیم ہو جاتی ہے کہ اگر ہم کو اگر کسی خطرناک بات کا علم ہو جائے تو ہم اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں، حسینؑ اُدھر بڑھتے چلے جا رہے تھے یعنی علم ہونے کے بعد ان راہوں پر گامزن ہو جانا یہ آسان نہیں ہے یہ سوا ولی اور امام کے کوئی

Presented by Ziaraat.Com

نہیں کر سکتا، تو حسینؑ کو اگر علم تھا تو یہ بات اُس وقت کسی کو نہیں معلوم تھی اب کتابوں سے پتہ چلا کہ حسینؑ سب پہلے سے جانتے تھے جس نے خود وعدہ کیا تھا، دنیا میں کسی کی موت کا وعدہ اللہ سے نہیں ہوتا اس لئے کہ ہم کو معلوم ہی نہیں کہ ہماری موت کب آئے گی کہاں آئے گی اور کس وقت آئے گی لیکن اگر کسی بچے کو بچپن میں یہ بتا دیا جائے کہ تمہاری موت یوں آنا ہے تو وہ بچپن میں ہی موت کی خبر سُن کر مر جائے گا پوری زندگی گزارنا اور پھر کیا ہونے والا ہے جو ہونے والا ہے اس پہ غور کیجئے گا کہ اللہ نے حسینؑ سے جو کہا تھا کہ تمہیں یہ کرنا ہے یہ کرنا ہے یہ کرنا ہے بجائے اس کے کہ حسینؑ اس پہ عمل کرتے جاتے حسینؑ نے جو کچھ اللہ نے کہا تھا اس سے کئی لاکھ گنا زیادہ اس کو سجا دیا۔ یہ جملہ ہلکا نہیں تھا۔ اللہ نے صرف یہ کہا تھا کہ بھائی کی قربانی دینا ہے بیٹے کی قربانی دینا ہے حسینؑ نے پوری دنیا کو سجایا واقعہ کربلا کو سجایا تاریخ بنائی تاریخ بنا کر حقوق انسانی کی حفاظت کے لئے ایک منشور تیار کیا اب یہ حسینؑ کا علم تھا کہ اس واقعہ میں خدا کیا چاہتا ہے، حسینؑ پر کوئی وحی نہیں بار بار ہو رہی تھی نبیؐ پہ وحی ہوتی تھی اب یہ کیجئے اب یہ کیجئے یہاں وحی نہیں ہو رہی تھی اس کے باوجود حسینؑ نے وہی کیا جو خدا چاہتا تھا یہ کتنی عجیب بات ہے کہ جو عمل حسینؑ کرتے جاتے تھے خدا اُسے پسند کرتا جاتا تھا کہ ہاں حسینؑ جو تم نے کیا ہم یہی چاہتے تھے تو اتنا کسی بندے اور خدا سے ایسا قریبی معاہدہ ہو تو اگر آپ اس بات کو سمجھنا چاہتے ہیں تو قرآن کی اس آیت سے سمجھ لیجئے رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً اے میرے بندے تجھ سے تیرا رب راضی تو اب رب سے راضی معاملہ برابر کا رہا دیکھئے یہ آیت سے میں نے بتایا ہے رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً (سورہ فجر آیت نمبر ۲۸) تو میری مرضی پر چلا تو مجھ سے راضی ہو گیا جو میں نے کہا تو نے

Presented by Ziaraat.Com

اسے قبول کیا جو جو تُو کرتا چلا میں تیرے عمل سے راضی ہوتا چلا، میں راضی ہوں تجھ سے اور میں تیرا انتظار کر رہا ہوں کام تو نے ختم کیا۔ کسی کے لئے خدا نے یہ نہیں کہا کہ تم نے اپنا کام کامل کر دیا آجاؤ اور ہم تمہارا انتظار کر رہے ہیں پورے آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک کسی نبی سے اللہ نے یہ نہیں کہا کہ ہم تمہارے منتظر ہیں آؤ۔ یہ حسینؑ ہیں جن سے اللہ نے یہ کہا ہم انتظار کر رہے ہیں اس انتظار میں کوئی راز ہے کاش کہ کوئی اس معرفت پر پہنچا ہوتا تو اس جملے کو سمجھتا کہ کتنا بے قرار تھا وہ حسینؑ کی قربت کے لئے کہ بس اب آجاؤ اس جملے کی تڑپ کو کوئی سمجھ نہیں سکتا تو بس اب آجاؤ آؤ جنت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں آؤ ملائکہ صف بہ صف انتظار میں ہیں کیوں انتظار میں ہیں؟ آؤ تا کہ ہم دیکھیں عرشِ اعظم کے باشندے تمہیں سلامی کس طرح دیتے ہیں، سلام خود اُس کا تھا تو کربلا کو سمجھنے میں تھوڑی سی عقل تھوڑی سی محبت تھوڑی سی مودّت تھوڑی سی معرفت کی ضرورت ہے بغیر اس کے واقعہ کربلا سمجھ میں نہیں آتا، پریشانی یہ ہوجاتی ہے کہ یہاں پر یہ کر سکتے تھے ایسے بچ سکتے تھے ایسے بچا سکتے تھے یہ بھی ہوسکتا تھا یہ ہمارا ذہن کام کرتا ہے لیکن ہم ایک رُخ نہیں دیکھتے اور وہ رُخ یہ ہے کہ اگر ہمیں یہ بتا دیا جائے کہ ہمارے دشمن کتنے اور ہمارے ساتھ کیا کیا کریں گے اگر ہم کو بتا دیا جائے تو ہم اُس کے اقدامات کورٹ (court) کے ذریعے کریں گے پولیس کے ذریعے کریں گے، قانون کے ذریعے کریں گے، یہ کرنے والا ہے ہمارا دشمن، اچھا ہمارے گھر حملہ کرنے والا ہے تو ہم باڈی گارڈ (body guard) کھڑے کر لیں گے اور کیا ہو رہا ہے آپ کے ملک میں؟ اپنی حفاظت کے لئے ہر ایک باڈی گارڈ بندوقیں، کلاشنکوف سے ہم محفوظ ہوجائیں، دشمن ہمارے ساتھ یہ کرنے

Presented by Ziaraat.Com

والا ہے ایسا کرنے والا ہے تو ہم اقدام کرنے لگتے ہیں دنیاوی، جبکہ ہمیں کچھ پتہ نہیں کہ کیا ہونے والا ہے صرف ہم حفاظت کر رہے ہیں لیکن اگر انبیاء اور اولیاء کو یہ بتا دیا جائے تمہارے کتنے دشمن ہوں گے اور وہ کیا کریں گے تو وہ چپ رہتے ہیں کہ اُن کو جو کام کرنا ہے ہم اس میں مداخلت نہیں کریں گے تم اپنا کام کرتے رہو ہمیں جو کرنا ہے وہ ہم کریں گے اپنے لئے۔ بس یہ فرق ہے دنیا میں اور ولی میں اور امام میں تو مسئلہ یہ ہے کہ کیا ضرورت تھی کہ ہر نبی اور ہر امام کا دشمن پیدا کرے اللہ۔ سمجھ رہے ہیں آپ ضرورت کیا تھی کہ دشمنوں کو پیدا کیا جائے اگر میری شروع کی تقریریں آپ کو یاد ہیں تو میں اس کی وضاحت کر چکا ہوں بہت تفصیل کے ساتھ جب پورا عشرہ آپ دوبارہ سنیں گے اور ساری تقریروں کو آپس میں ملائیں گے تو آج کی بات بھی آپ کی سمجھ میں آجائے گی کہ ضرورت کیا تھی کہ دشمن پیدا کئے جائیں، اس طرح بھی پیدا کیا جا سکتا تھا کہ ایک بھی دشمن نہ ہو سب دوست ہوں پوری دنیا ان کی محبت پر اکٹھا ہو جائے کیا یہ کام وہ نہیں کر سکتا تھا کیا اس کے اختیار میں نہیں تھا اور کیا وہ یہ اختیار علیؑ اور حسینؑ کو نہیں دے سکتا تھا کہ تم اگر چاہو تو سب کو محبت سے مائل کر لو اور سب کے دماغوں کو تسخیر کر لو اور ایک بھی دشمن تمہارا نہ رہے سب دوست بن جائیں تو اس کو یوں سمجھئے کہ کیا ضرورت ہے کہ ابراہیمؑ ہوں تو نمرودؑ بھی ہو کیا ابراہیمؑ کی نبوت بغیر نمرودؑ کے نہیں چل سکتی، کیا ضرورت ہے موسیٰؑ ہوں تو فرعون بھی ہو کیا موسیٰؑ کی نبوت بغیر فرعون کے نہیں چل سکتی تھی، اب جواب دے رہا ہوں کہ پروردگار کیا کہتا ہے، اور اس بات کو کیسے سمجھاتا ہے وہ یہ بتاتا ہے کہ ہم نے یہ چاہا کہ ہمارے خالص بندے پہچانے جائیں جب تک کہ رات نہ ہو دن پہچانا نہیں جاتا جب تک اندھیرا نہ ہو

Presented by Ziaraat.Com

سورج کی قدر نہیں ہوتی مزاحمتوں کو ہم نے کھڑا کیا کہ اتنے دشمنوں میں دیکھو موسیٰؑ کیا ہے، دشمنوں میں دیکھو ابراہیمؑ کیا ہے، لاکھوں دشمنوں میں دیکھو حسینؑ کیا ہے؟ ہم نے ان کا امتحان یوں لیا صرف تمہیں بتانے کے لیئے ان کو امتحان کی ضرورت نہیں تھی، امتحان وہاں لیا جاتا ہے جہاں استاد کو اعتماد نہ ہو کہ اس نے کورس پورا یاد کیا ہے یا نہیں کیا، یہاں امتحان اس لیئے نہیں ہو رہا تھا کہ ان کا امتحان لینا تھا کیونکہ ان کے امتحان کے ذریعے دنیا والوں کو یہ سمجھانا تھا کہ یہ اپنے یقین میں کتنے پختہ ہیں، خدا پر اتنا یقین رکھتے ہیں کہ اتنے دشمنوں میں بھی یہ اپنے آپ کو بدلتے نہیں تاکہ تمہیں یقین ہو جائے کہ خدا ہے۔ اگر یہ یقین نہ دلاتے دیکھیئے ان کو معلوم ہے کتنے دشمن ہیں لیکن دشمنوں میں گھر کر جو اقدام یہ کر رہے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے یہ کسی کے لیئے کر رہے ہیں اور جس کے لیئے کر رہے ہیں اُسے رب کہتے ہیں ورنہ جس کو نہیں دیکھا وہ سمجھ میں کیسے آتا اگر حسینؑ نہ ہوتے تو خدا سمجھ میں نہ آتا اور یہ باتیں یہ کہنا اور یہ سوچنا، کتنا بڑا کام کیا تھا خدا نے کیا دیا؟ ارے جب کام بڑا ہے اور کام لینے والا کتنا بڑا ہے تو ہمارے چھوٹے سے دماغ میں کیسے یہ آسکتا ہے کہ حسینؑ کو کیا ملا یہ ہم کب سمجھ سکتے ہیں کہ کیا ملا اور مثال میں اگر امام سے پوچھ لیا گیا کہ حسینؑ نے اگر اپنی پوری کائنات لٹا دی تو پایا کیا؟ تو مثال میں کہا کہ یوں سمجھ لو کہ ایک بادشاہ شکار کے لیئے جنگل میں گیا لشکر سے چھوٹ گیا اکیلا ہو گیا صحرا میں نکلتا چلا گیا بھوکا اور پیاسا تھا دَم نکل رہا تھا، اگر پانی نہ ملے تو مر جائے، کھانا اگر نہ ملے تو مر جائے سامنے ایک جھونپڑی نظر آئی اندر گیا دیکھا ایک بڑھیا بیٹھی تھی کہا پانی ہے کہا صحرا میں پانی کہاں ہے کہا کھانا ہے کہا یہاں کھانا کیا ہے یہاں تو جنگل کے پھل ہیں اگر تجھے کھانا پانی چاہیئے تو میری

Presented by Ziaraat.Com

ایک بکری ہے میں اس پر گزارہ کرتی ہوں اس کا دودھ دوہہ کر میں پی لیتی ہوں تو میں گزارہ کرتی ہوں اب تم بھوکے ہو تو میں تمہارے لئے چونکہ تم مہمان ہو پہلے میں اس کا دودھ دوہہ کر تمہارے لئے پانی کا انتظام کرتی ہوں اور پھر یہی بکری تم حلال کرو میں بھون کر تمہیں کھلائے دیتی ہوں۔ بادشاہ سیراب ہوا پانی بھی ملا کھانا بھی ملا جب آیا اپنے دربار میں لشکر کو ڈانٹا کہاں چلے گئے تھے میری تو جان پہ بنی تھی وزیراعظم کو بلایا وزراء کو بلایا سب کو بلا کر جمع کیا کہا میرے ساتھ یہ واقعہ ہوا ہے اب تم میں سے کون ہے جو مجھے یہ بتائے کہ اس بوڑھی عورت کو کیا عنایت کردوں میں اس کو کیا دے دوں؟ کسی نے کہا اتنے درہم دے دیجئے اتنے دینار دے دیجئے مکان دے دیجئے یہاں لا کے رکھ لیجئے اس کی آسائش کے لئے، وزیر سے پوچھا اس نے بھی یہی کہا کہ آپ تو اس کو آدھی سلطنت دے دیجئے اس نے اتنا بڑا کام کیا ہے۔ کہا تم سب بے وقوف ہو تم سمجھے ہی نہیں کہ اس نے کام کیا کِیا ہے اس کی کل کائنات ایک بکری تھی اس نے کل کائنات میرے لئے قربان کردی اب میرے پاس کل چیزیں جتنی ہیں حکومت میں وہ سب اس کو دے دوں تو بھی کم ہے۔ حسینؑ کے پاس جو کچھ تھا سب فدا کر دیا تو اللہ نے کہا میرے پاس جو کچھ ہے سب حسینؑ کا۔ کیا دیا، پوچھتے ہیں کہ اللہ نے کیا دیا؟ ارے کیا نہیں دیا کہ میں بتاؤں کیا دیا جب یہ کہہ دیا پروردگار نے کہ میں تم سے راضی ہوں تم مجھ سے راضی میں تم سے راضی تو اللہ کے راضی ہونے کا کیا مطلب ہے؟، رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہے یہ دعا ہے کہ اللہ راضی ہوجائے یہ نقل میں کہا جاتا ہے راضی ہوجائے چونکہ حسینؑ سے اللہ راضی ہو گیا تو اب سب پکار رہے ہیں ہم سے بھی راضی ہو جاؤ، ہو گیا جس سے راضی ہونا تھا، راضی ہو گیا دعائیں کرتے

Presented by Ziaraat.Com

رہو اور اگر حسینؑ کے بغیر دعائیں کر رہے ہو تو وہ دعائیں قبول بھی نہیں ہیں اس لئے کہ اللہ یہ کہتا ہے کہ آج کے بعد میری رضا نہ دیکھنا کہ میں کس سے راضی ہوں آج سے قیامت تک حسینؑ جس سے راضی اُس سے میں راضی اب یہ دیکھا جائے جس سے حسینؑ راضی اللہ اُس سے راضی تو حسینؑ رضی اللہ تعالیٰ نہیں، حسینؑ کی بارگاہ میں آنے والے رضی اللہ تعالیٰ ہیں یہ سب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جتنے بیٹھے ہوئے ہیں یہی تو دعا ہے ان کی یا حسینؑ ہم سے راضی ہو جائے تو سب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حسین علیہ السلام جس پر خدا نے سلام کیا ہے اس پر سلام اس پر ہم سب کا سلام اس کا اقدام یاد رکھئے دشمن جو جو کرتے چلے وہ اپنے آپ کو فاتح سمجھ رہے تھے کہ یہ اقدام ہم نے کیا۔ کیوں ہوا واقعہ کربلا؟ صرف اس لئے ہوا کہ بعدِ رسولؐ عوام کو مسلمانوں کو اہلِ بیتؑ سے دور کیا گیا یہ تھا اقدام اس اقدام نے اُمت کو نقصان پہنچایا، اہلِ بیتؑ عوام کو نزدیک لاتے رہے نزدیک ہوتے رہے لیکن ذہنوں کو دیکھتے تھے سمجھ جاتے تھے یہ آئے گا معرفت کی منزل پر یا نہیں پیشانی دیکھ کر سمجھ جاتے تھے دشمن رہے گا یا دوست بنے گا، اتنے خطبے حُرؑ کو نہیں دیئے جتنے خطبے عمرِ سعد کو دیئے کچھ سمجھا رہا ہوں میں دیکھئے حُرؑ اس کا دعویدار نہیں تھا کہ میں حسینؑ کا رشتے دار ہوں عمرِ سعد کا یہ دعویٰ تھا کہ میں قریش میں سے ہوں قریش سمجھتے ہیں نا آپ! چونکہ حضورؐ قریش میں سے ہیں تو حضرت آمنہؑ جو حضورؐ کی والدہ ہیں اُن کی طرف کے قبیلے کا کچھ دور کا واسطہ تھا عمرِ سعد کا اس کے بعد سعد ابن ابی وقاص کا تو ذرا بڑے آدمی سے اگر ذرا سی رشتے داری، آپ کے بھائی کی بیوی کے فلانے کے بھائی کے ہم رشتے دار ہیں۔ اگر ہم بڑے عہدے دار ہیں ہاں ہاں صاحب بالکل آپ ہمارے رشتے دار ہیں، خوب رشتے داری آپ

Presented by Ziaraat.Com

نے بتادی سمجھ میں کچھ نہیں آیا لیکن رشتے دار ہیں تو بڑے لوگوں سے رشتے داری لگالی جاتی ہے تو عرب کا ہر آدمی چاہتا تھا کہیں محمدؐ سے رشتہ نکل آئے رشتے داری اور ہے رشتے داری کا حق ادا کرنا اور ہے آپ اگر اس جملے کی عظمت کو سمجھ سکیں تو یہ جو جناب زینبؑ نے تلہ زینبیہؑ پہ آ کر کہا، عمرِ سعد شرم نہیں آتی اپنے آپ کو قریش میں کہتا ہے اور بہن کے سامنے بھائی ذبح ہو رہا ہے یہ عمرِ سعد کے لئے مرنے کی جگہ تھی سمجھے اس جملے کا مطلب کیوں کہا زینبؑ نے؟ رشتے داری لگا تا ہے اس لئے خطبے دیئے عمرِ سعد کو، کیا ارادہ ہے تیرا؟ چاہتے تھے کہ بدی چھوڑ کر راہِ راست پر آ جائے ذرا سوچئے تو جسے علمِ امامت سے یہ معلوم ہو کہ یہ قاتلوں میں شمار ہوگا پھر بھی اس کی اصلاح کر رہے ہوں اسے کہتے ہیں امام، پہلے تو یہ سوال کیجئے کہ معلوم تھا کہ راہِ راست پر نہیں آئے گا تو کیوں راہِ راست پر لانا چاہ رہے تھے، تو عمرِ سعد کو نہیں راہِ راست پر لانا چار ہے تھے معلوم تھا کہ قاتل بنے گا یہ دنیا کے عمر سعدوں کو بتا رہے تھے کہ تم قاتل نہ بننا، کوئی محنت حُرؑ پہ نہیں کی امام حسینؑ نے حُرؑ پر کوئی محنت نہیں کی اس لئے کہ معلوم تھا کہ معرفت کے معنی سمجھتا ہے ایک جملے میں پلٹ جائے گا اور امام کو یہ علم بھی آتا ہے کہ کس طرح دشمن کو ایک جملے سے اپنی طرف لا کر قدموں میں جھکایا جاتا ہے اگر چاہتے تو ویسا ہی جملہ عمرِ سعد سے بھی کہہ دیتے ذرا سا سمجھئے دیکھئے جب حُرؑ سے پوچھا یہ سب اقدام ہے امامت کا کہا نماز اپنی پڑھے گا یا میرے ساتھ؟ تاریخ لکھ رہے ہیں پتہ چلا نمازیں الگ ہو چکی تھیں لشکرِ یزید کی نماز اور تھی حسینؑ کی نماز اور تھی اپنی پڑھے گا یا میرے ساتھ پڑھے گا کہا نماز کا لطف تو آپ کے ساتھ ہے پتہ چلا افضل ترین نماز وہ تھی جو حسینؑ پڑھ رہے تھے، جو نماز یزید پڑھ رہا تھا وہ افضل نہیں تھی۔

Presented by Ziaraat.Com

حسین بھائی مجھ سے بار بار کہتے ہیں نماز کی لوگ باتیں کرتے ہیں ہر ایک یہ کہتا ہے میری نماز، میں نے نماز پڑھی، ابھی میں نے نماز ختم کی، ابھی مجھے نماز پڑھنا ہے کوئی نہیں کہتا اللہ کی نماز پڑھنے جارہا ہوں۔ اپنی نماز ادا کی، کوئی نہیں کہتا اللہ کی نماز ادا کی سب کی اپنی اپنی نمازیں ہیں اور اپنی اپنی نمازوں کو حسینؑ سے ملاؤ گے ہماری اپنی نماز ہمارا اپنا سجدہ اللہ کا سجدہ کہاں ہے؟ اللہ کی نماز کہاں ہے۔ حسینؑ اپنی نماز یعنی اللہ کی نماز حسینؑ کو حق ہے کہیں اپنی نماز ہمارے ساتھ پڑھے گا اس نے کہا نماز آپ کے ساتھ پڑھیں گے نماز اُس نے حسینؑ کے ساتھ پڑھی چل بھی دیئے تیاری بھی ہوگئی یہ ذہن میں رکھئے گا حُرؓ کی مجال نہیں تھی کہ گھوڑے کو پکڑ سکے تاریخ میں بڑھا دیا گیا کہ لجامِ فرس کو پکڑ لیا گھوڑے کو روک لیا۔ نہیں مَیں آپ کو بتاتا ہوں کیا ہوا جہاں پہلو میں عباسؑ کھڑے ہوں اور پورا عرب کانپتا ہو عباسؑ کے نام سے جہاں علی اکبرؑ سامنے ہوں جہاں عباسؑ کے چار بھائی کھڑے ہوں، حسینؑ اکیلے تھوڑی تھے ڈھائی سو آدمی تھے حسینؑ کے ساتھ تو اٹھارہ بہادر جوان تھے اور سب پہلو بہ پہلو رہتے تھے کسی کی ہمت نہیں تھی کہ حسینؑ کے قریب جا سکیں خود حسینؑ کا رعب اتنا تھا، بس اتنا ہوا جب حسینؑ چلنے لگے آگے بڑھنے لگے تو حرؑ نے اپنے گھوڑے کو بڑھایا اور بڑھا کر امام حسینؑ کے گھوڑے کے سامنے ترچھا روک دیا، صرف حسینؑ نے یہ کہا کیا چاہتا ہے یہ نہیں کہا کہ کیا تو میرا راستہ روکنا چاہتا ہے تُو مجھے نہیں جانے دے گا صرف اتنا کہا، کیا چاہتا ہے؟ تیری ماں تیرے ماتم میں بیٹھے بس کافی تھا دیکھئے امام کا اقدام کس طرح بلاتے ہیں یہ جملہ عمرِ سعد سے نہیں کہا یہ حُرؑ سے کہا کیوں کہا؟ یہ آپ کو پتہ ہے امام حسنؑ امام حسینؑ دونوں حج کے لئے جا رہے تھے دونوں بھائیوں نے

Presented by Ziaraat.Com

پچیس حج پا پیادہ کئے ساتھ میں شہزادوں نے اور ہمیشہ ہوتا یہ کہ جو صحیح راستہ جاتا تھا شاہراہِ مکہ کی طرف جب اُدھر سے جاتے تو لوگ پیدل ہو جاتے ناقوں سے اُتر جاتے وہاں کے لوگ ہاتھ جوڑ کر کہتے مولا آپ کی وجہ سے سب پیدل جا رہے ہیں اور سب پیدل جائیں گے تو راستہ بدل لیتے، کہتے ہماری وجہ سے سب اس گرمی میں پیدل کیوں چلیں؟ تو صحرا کی طرف سے جاتے راستہ لمبا ہو جاتا اور کسی ایک حج میں یہ ہوا کہ جب راستہ بدلا تو کوفے کی طرف سے جہاں آج حُرؑ کا مقبرہ ہے جب اس طرف سے نکلے تو وہاں ایک مکان پر قیام کیا وہاں ایک بوڑھا اور بوڑھی رہتے تھے انہیں جب یہ پتہ چلا کہ یہ نبیؐ کے نواسے ہیں تو اُس وقت چلتے وقت یہ کہا دونوں نے کہ ہماری زمینیں ہیں جاگیریں ہیں لیکن اولاد نہیں ہے دعا کیجئے کہ اللہ ہمیں ایک بیٹا عطا کرے کہا تمہیں اسی سال بیٹا ملے گا لیکن اس کا نام حُرؑ رکھنا۔ نام ہی حسینؑ نے رکھا ہے۔ حُرؑ ہوا، اب آپ ذرا سا اس پہ غور کریں کیا چاہتا ہے تیری ماں تیرے ماتم میں بیٹھے مطلب یہ ہے کہ کیا تجھے یاد ہے تیری ماں نے تجھے کس سے مانگا ہے اُس کے ارمانوں کا خون کرنا چاہتا ہے کیا مطلب ہے عباسؑ کو نہیں دیکھ رہا علی اکبرؑ کو نہیں دیکھ رہا کیا یہ تیری مجال کہ تو میرا راستہ روک رہا ہے حُرؑ ہٹ گیا گھوڑے کو ہٹا لیا اور جواب میں یہ کہا کہ آپ نے بھرے مجمعے میں میری ماں کا نام لیا اگر کوئی اور نام لیتا تو میں جواب میں کچھ کہتا لیکن کیا کہوں آپ کی ماں سیّدۃُ النساءِ العالمینؑ ہیں یہی کہلوانا چاہتے تھے حسینؑ، جو زہراؑ کی عظمت کا اقرار کرلے پھر یہ اقرار اس کو باطل کی طرف جانے نہیں دیتا حُرؑ کی قسمت کا فیصلہ اسی وقت ہو گیا یعنی ایک محبت کی کرن بن کر زہراؑ کی محبت اس کے دل میں آئی یہ جملہ میں بہت قیمتی حر کے لئے کہا کرتا ہوں کہ محبتِ

Presented by Ziaraat.Com

زہرا کی ایک کرن اس کے دل میں داخل ہوئی عاشور کو وہ کرن آفتاب بن چکی تھی اب کسی اقدام کی ضرورت نہیں ہے۔ آ جا آ جا! زہیر قینؑ ساتھ ہیں تو جب رسالہ آیا تو زہیر قینؑ نے کہا ابھی کم ہیں اگر کہیں تو اسی وقت اس کا خاتمہ کر دیں کہا زہیرؑ تم ابھی ابھی آئے ہو تم نہیں جانتے کہ کیا ہونے والا ہے، دیکھا یعنی ابھی جو آیا ہے وہ نو دن کے بعد معرفت حاصل کرے گا کوئی چار دن پہلے آیا کوئی پانچ دن پہلے آیا کوئی چھ دن پہلے آیا لیکن شبِ عاشور سب معرفت کی منزل پر برابر ہو گئے اور عاشور کے دن کوئی کم زیادہ نہیں تھا معرفت میں اور معرفت کی منزل یہ تھی کہ جیسا پہلے عرض کیا کہ عاشور کی صبح حسینؑ نے سب کو دکھا دیا کہ چلنا کہاں ہے منزل کیا ہے یہ نہیں بتایا کہ منزل سلطنت ہے منزل حکومت ہے منزل مالِ غنیمت ہے منزل جیت ہے یا منزل شام ہے یا یزید کا قصر ہے آؤ ہم تمہیں منزل دکھاتے ہیں یہاں سے جانا کہاں ہے؟ یہ حسینؑ کے اقدامات ایسے تھے کہ جو حدیثِ رسولؐ پہلے بن چکے تھے، آئمہ کی حدیثیں بنیں آئمہ نے بعد میں بتایا جب آئمہ سے پوچھا گیا کہ محشر کے دن ہر آدمی اپنی قبر سے اُٹھ کر خود محشر کے میدان میں پہنچے گا تو لوگوں نے یہ بھی پوچھا اور کربلا والے؟ کہا کربلا والوں کو اُٹھایا نہیں جائے گا بلکہ پورے زمین کے طبقے کو کربلا کے اُٹھا کر ملائکہ محشر کے میدان میں رکھ دیں گے منزل دیکھی آپ نے وہ منزل حسینؑ نے دکھائی ہے کہ تمہیں تو خدا ذرا سی بھی زحمت دینا نہیں چاہتا، ہر ایک قبر سے اُٹھ کر جائے محشر کے میدان میں اور کربلا کا طبقہ خود اُٹھا کر محشر میں بارگاہِ الٰہی میں پیش کر دیا جائے گا۔ سو نے دو انہیں اُٹھاؤ نہیں انہیں زحمت نہ دینا یہ ہیں کربلا والے ابھی دنیا کربلا والوں کو سمجھی کہاں ہے تو یہ حسینؑ کے اقدامات تھے اور عاشور کے خطبے نے پھر

Presented by Ziaraat.Com

حسینؑ کے اصحاب کو اتنا پختہ کر دیا چراغ بجھا اور پھر چراغ جلا چراغ جلا تو چراغ کی لو نے فضائلِ اصحابِ حسینؑ بیان کر دیئے اب کہا حسینؑ نے ایسے اصحاب تو نہ میرے نانا کو ملے تھے نہ میرے بابا کو ملے تھے نہ میرے بھائی کو ملے تھے یہ حسینؑ نے کہا اور بعد کے آئمہ نے کیا کہا کہ اے اصحابِ حسینؑ تم پر ہمارے ماں باپ فدا دیکھیے فدا میں معصوم بھی آ رہا ہے، ہر امام کا باپ معصوم ہے اور ہر معصوم کا یہ کہنا کہ اے اصحابِ حسینؑ تم پر ہمارے ماں باپ فدا، تو کائنات میں حسینؑ اور حسینؑ کے اصحاب سے افضل کون ہو سکتا ہے کیا منزلت ہے کیا قدر ہے،

اللہ نے دل اِن کے وفا سے بنائے تھے　　اور جسمِ پاک خاکِ شفا سے بنائے تھے

سینے خمیرِ صدق و صفا سے بنائے تھے　　دستِ کرم جُود و سخا سے بنائے تھے

اور لکھ گیا تھا ازل سے یہ سرنوشت میں

پہنچیں گے یہ حسینؑ سے پہلے بہشت میں

کائنات میں کہیں بھی ایسا نہیں ہوا کہ سردار سے پہلے لشکر والے پہنچ گئے یہ ہے بلندی کہ وہاں پہنچ کر حسینؑ کے استقبال کی تیاریاں کیں اور پھر عاشور کی شب قیامت کی شب عجیب بات یہ ہے کہ جہاں لاکھوں میں گھر گئے ہوں وہاں یہ جملہ لکھا مؤرخ نے کہ پوری رات اصحابِ حسینؑ آپس میں مزاح کر رہے تھے ایک دوسرے سے ہنس کر باتیں کر رہے تھے، مزاح کی باتیں کر رہے تھے، حبیبؑ، زہیرؑ، عابسؑ، شبیبؑ ان کی عمریں بڑھاپے کو چھو رہی تھیں اور اس کے باوجود کتنے خوش تھے، اپنی کمروں کو کس رہے تھے ہتھیاروں پر باڑھ رکھ رہے تھے، نیزے تلواریں تیز کر رہے تھے، پتھر پر بیٹھے ہوئے ہنستے بھی جاتے تھے کہتے بھی جاتے تھے بھئی کل ہم یوں لڑیں گے، کل ہم یوں سر کٹائیں گے یہ موقع

Presented by Ziaraat.Com

اب کہاں ملے گا کہ حسینؑ کے ساتھ ہم لڑیں آپ سمجھ رہے ہیں نا پنجتنؑ پاک میں ایک آخری ہے تو ان کے لئے کتنا فخر تھا کہ ہم حسینؑ کے ساتھ میدان میں لڑیں گے ان کے لئے عید تھی اور ایسے میں فضہ ذرا میرے بھائی کو بلا زینبؑ کا ارشاد تھا اور جب حسینؑ خیمے میں آئے تو بے اختیار کہا بھیا میں نے نانا کے اصحاب کو دیکھا میں نے بابا کے اصحاب کو دیکھا میں نے بھیا حسنؑ کے اصحاب کو دیکھا آپ نے انہیں آزما لیا یہ وفادار بھی رہیں گے سمجھے آپ، زینبؑ کربلا کے اس ورق پر یہ لکھوانا چاہتی ہیں کہ اعلان ہو جائے کہ میرے بھائی حسینؑ کے اصحاب کس منزل پر ہیں، یہ آواز پہنچ گئی اور ایک بار حبیبؑ نے یہی کہا زہیرؑ، مسلمؑ ابنِ عوسجہ کیا بیٹھے ہوئے تلواریں تیز کر رہے ہو اس کا کوئی فائدہ، جب شہزادی کو تمہاری وفا پر یقین نہیں ہے تو اس کا کیا فائدہ، اُٹھ گئے سب، یہاں سے زینبؑ کی عظیم المرتبت شخصیت کا بھی پتہ چلتا ہے کہ کربلا میں شہزادی کو کیا شان کیا بزرگی ہے کہ سب کے سب اصحاب اپنے نیزے اور تلواریں لے کر شہزادی زینبؑ کے خیمے کے چاروں طرف جمع ہو گئے اور جس وقت ہتھیار لے کر دوڑے تو خیامِ حسینی کے لوگ سمجھے حملہ ہو گیا۔ تو ادھر سے عباسؑ اُدھر سے علی اکبرؑ، قاسمؑ، عونؑ و محمدؑ سب دوڑے سارے اصحاب رُکے شہزادوں سے کہا آپ نہ آئیں اس وقت آپ کا کام نہیں ہے آپ ہٹ جائیں اس وقت صرف اصحاب کا امتحان ہے آپ لوگ ہٹ جائیں عابسؑ، ہلالؑ، مسلمؑ ابنِ عوسجہ، حبیبؑ، زہیرؑ، تم سب آؤ اور آ کر سب نے اپنے نیزوں کو زمین پر ٹکا کر اس کی نوکیں سینوں پر رکھ لیں اور نیزوں پر جھک گئے اور تلواروں کو اپنی گردنوں پر، بس فضہ سے کہا شہزادی سے اتنا کہہ دو اگر حکم دیں تو ہم اپنے گلوں کو ابھی کاٹ لیں اور یہ نیزے سینوں کے پار ہو جائیں

Presented by Ziaraat.Com

صرف ایک بار کہہ تو دیں شہزادی، کیا اگلا جملہ آپ سنیں گے یہ میرا جملہ ہے روایت ختم ہوگئی۔ یہ جملہ میرا ہے اے اصحاب! ہاتھ باندھ کر یہ مجلس والے کہتے ہیں کہ آج تم نے یہ کیا قیامت کی عاشور کی شام زینبؑ تم سب کو بہت یاد کرے گی جب خیمے جلیں گے۔ کیا ہے شبِ عاشور، شبِ عاشور مثلِ شب قدر ہے۔ یہ رات آپ کے پاس بڑی قیمتی ہے۔ یہ رات سال میں ایک بار آتی ہے رات آ گئی ہے اور اس رات میں آپ بیٹھے ہیں اس رات کی آپ کو عظمت بتا دوں، اس رات کے لئے یہ حکم ہے سونا نہیں اور مصافحہ نہیں کرنا، آج سے لے کر عاشور کے شام تک ہاتھ نہیں ملاتے، ایک دوسرے کو سلام نہیں کرتے حکم یہ ہے چہرہ دیکھو اور کہہ دو ہائے حسینؑ، سلام نہیں ہوتا ہاتھ نہیں ملایا جاتا مصافحے نہیں ہوتے نہ عاشور کو نہ شبِ عاشور کو دو چار باتیں سن لیجئے آدابِ شبِ عاشور اور عاشورہ بتا دوں اس رات اپنے لئے دعائیں نہیں مانگی جاتیں پھر علَم پکڑ کے تابوت پکڑ کے اس رات یہ نہیں کہتے رزق دے دیجئے، زندگی دے دیجئے یہ سب تمہیں مل رہا ہے۔ امام سے پوچھا گیا کیوں نہیں کہتے عجیب بات کہی، کہنے کو حدیث ہے مگر میں کہتا ہوں مصائب ہیں، امام صادقؑ سے پوچھا گیا، کہا آپ نے تم خود سوچو کسی اپنے دوست کے پاس تم روز جاتے ہو جب تمہیں ضرورت پڑے تم اپنے دوست سے کچھ مانگ لو کبھی پیسے لے لو کبھی اناج لے لو اور وہ تمہاری مدد کر دے اور اگر اس دوست کے گھر میں میّت پڑی ہو تو کیا اس دن بھی جا کر کہو گے مجھے کچھ رقم دے دو مجھے کوئی چیز دے دو، ارے پورے سال مانگو مگر جب گھر میں جنازے پڑے ہوں تو کیسے کہو گے مولا یہ دے دو اس رات پھر پرسہ ادا ہوتا ہے جاؤ روتے ہوئے جاؤ جب اس گھر میں جاؤ تو روتے ہوئے جاؤ تمہارا رونا

Presented by Ziaraat.Com

تمہارے لئے دعا بن جائے گا، پھر ہاتھ پھیلا کر مانگنا نہیں اس لئے کہ یہ رات وہ رات ہوتی ہے کہ جب بی بی زہرؑا اپنے ہر عزادار کے پاس اگر دو علم بھی کسی نے گھر میں سجائے ہیں تو اس رات میں کسی عزادار کا گھر ایسا نہیں جس میں زہرؑا اپنے آپ کو پہنچا نہ دے اور وہ کہتی ہیں میرے حسینؑ کے عزادارو تم سب سلامت رہو بڑا مرتبہ ہے حسینؑ کی عزا رکھنے کا بڑا مرتبہ ہے یہ ہے شبِ عاشور، قیامت کی رات اور شاید کسی مجلس میں مَیں نے یہ پڑھ دیا تھا شبِ عاشور جہاں حسینؑ کا مقتل ہے جہاں حسینؑ شہید ہوئے اس کو بند کر دیا گیا ہے اب کوئی اندر نہیں جا سکتا نہ کوئی قبرِ حسینؑ پر جا سکتا ہے جیسے ہی شبِ عاشور آتی ہے مقتل سے لے کر قبر تک زمین سے تازہ لہو ابلنے لگتا ہے دیکھئے شہید کی نشانی یہ ہے کہ زمین شہید کا لہو پیتی نہیں ہے یہ جناب یحییٰؑ جناب زکریاؑ سے لے کر حسینؑ تک تاریخ میں قرآن میں یہی لکھا ہے کہ زمین نے معصوم کا لہو نہیں پیا، خون اُبلتا ہے شاید آپ نہ سمجھ رہے ہوں اس لئے کہ آپ نے دیکھا نہیں اس کو نشانی بتا دوں کہ اگر قبر کی مٹی کی تسبیح بن جائے تو جب عاشور کے دن عصر کا وقت آتا ہے تو وہ تسبیح لال لہو ہو جاتی ہے کتنے لوگوں نے اس تسبیح کی زیارت کی ہے لاہور میں بھی ہے کراچی میں بھی ہے دنیا کے ہر ملک میں خاکِ شفا کی تسبیح کو دیکھ لو عاشور کے دن وہ سرخ ہو جائے گی، کیوں سرخ ہو جاتی ہے، اس لئے کہ رسولؐ نے اُمِ سلمیٰؑ کو بتا دیا تھا، اُم سلمیٰؑ کو راز بتا دیا تھا ہو گئی تقریر اُم سلمیٰؑ کہتی ہیں کہ ایک دن رسولؐ میرے حجرے میں آئے اور مجھ سے یہ آ کر کہا کہ اُم سلمیٰؑ میں بہت تھکا ہوا ہوں میں حجرے میں آرام کرنے جا رہا ہوں کسی کو آنے نہ دینا اُم سلمیٰؑ کہتی ہیں حضورؐ حجرے میں گئے اور لیٹ گئے آرام سے میں نے دیکھا کہ لیٹ گئے کچھ دیر کے بعد میرے گھر کا

Presented by Ziaraat.Com

دروازہ کھلا اور نبیؐ کا چھوٹا نواسہ حسینؑ پانچ برس کا کھیلتا ہوا میرے گھر میں داخل ہوا جیسے ہی آیا بے اختیار کہا نانی کیا نانا اس حجرے میں ہیں تو میں دوڑی میں نے کہا حسینؑ نانا سو رہے ہیں وہاں نہ جانا کہ ایک بار حجرے سے آواز آئی کہ اُمِ سلمیٰؑ سب کو منع کیا ہے لیکن اگر حسینؑ آئے تو اس کو نہ روکنا اس کو آنے دو حسینؑ کو میرے پاس آنے دو، اُمِ سلمیٰؑ کہتی ہیں حجرے میں حسینؑ داخل ہوئے جیسے ہی حسینؑ داخل ہوئے میں نے دیکھا حضورؐ ہنسنے لگے مسکرا دیئے نواسہ نانا سے لپٹ گیا ایک بار سینے پہ حسینؑ بیٹھ گئے نانا نواسے میں باتیں ہونے لگیں میں سمجھی باتیں ہو رہی ہیں کچھ دیر کے بعد پھر میں واپس آئی پھر میں نے دیکھا حسینؑ سینے پر سو گئے تھے نانا سے باتیں کرتے کرتے اور آنکھیں رسولؐ کی بھی بند تھیں میں نے سوچا دونوں سو گئے آرام سے میں پھر اپنے کام میں مصروف ہو گئی کچھ دیر نہ گزری تھی کہ کان میں کسی کے رونے کی آواز آئی آواز بہت دردناک تھی میں نہ سمجھی آواز کہاں سے آتی ہے غور کیا تو حجرۂ رسولؐ سے تھی، میں دوڑ کر پہنچی کہ میں نے منظر یہ دیکھا کہ رسولؐ کے سینے پر حسینؑ لیٹے تھے اور رسولؐ کا ایک ہاتھ جس کی مٹھی بند تھی وہ زمین پر رکھا تھا اور بار بار اس مٹھی کو اپنے چہرے پر لاتے اور روتے آنسو بہہ رہے تھے میں بے اختیار حجرے میں داخل ہو گئی میں نے کہا یہ تو بہت خوشی کا موقع ہے یا رسولؐ اللہ یہ رونے کا کیا سبب ہے کہا اُم سلمیٰؑ جیسے ہی حسینؑ میرے سینے پر سو گئے ابھی جبریلؑ آئے تھے انہوں نے آ کر کہا آپ کا یہ نواسہ کربلا میں عاشور کے دن دس محرم کو کربلا میں بھوکا اور پیاسا قتل کر دیا جائے گا اور بے اختیار کہا کہ اللہ نے یہ کربلا کی مٹی بھجوائی ہے جہاں حسینؑ کو شہید کیا جائے گا، میں وہاں کی مٹی لایا ہوں یہ کہہ کر جبریلؑ نے میرے ہاتھ پر وہ مٹی

Presented by Ziaraat.Com

کیا بڑا اگر یہ کیا آپ نے بہت اچھا شاندار عشرہ آلِ عبا کا ہوا، اللہ اور توفیق دے یہاں کے بانیانِ عزا کو جو عزادار آئے ان کا شکریہ کہ زہراؑ کے لال کا پُرسہ تم نے یہاں بیٹھ کر دیا، آخری تقریر اور آخری تقریر کے دو جملے ایک بار اُم سلمیٰؓ نے اس شیشے کو اُٹھایا اس کو لے کر چلیں دو جملے ہیں بس سُن لیں پھر بہت روؤ گے اور ایک بار صحنِ خانہ میں گئی اور ایک بار کنیزوں کو بلایا کہا بنی ہاشم کی جتنی عورتیں ہیں سب سے کہو کہ اُم سلمیٰؓ کے گھر میں آؤ، حسینؑ مارا گیا جلدی آؤ حسینؑ مارا گیا دو جملے بس دو جملے رہ گئے تمام بیبیاں آگئیں سب نے اپنے بالوں کو کھول دیا اور ایک بار اُمِ سلمیٰؓ نے کہا تمہیں معلوم ہے میرا حسینؑ کربلا میں مارا گیا یہ کہہ کر بیچ میں شیشہ رکھ دیا جس میں تازہ لہو تھا اور پھر اُمِ سلمیٰؓ نے بیبیوں سے کہا کہ سب مل کر چاروں طرف طواف میں ہائے حسیناؑ کا ماتم کرو ہائے حسیناؑ تمام بیبیوں نے مل کر ہائے حسیناؑ ہائے حسیناؑ کہہ کر ماتم شروع کیا دو جملے رہ گئے اور تقریر ختم ہوگئی، کچھ دیر نہ گزری تھی چند کنیزیں دوڑتی ہوئی آئیں اور کہا بی بی صغریٰ آ رہی ہے جیسے ہی اُمِ سلمیٰؓ نے سنا صغریٰؑ آ رہی ہے ایک بار چادر اُتاری چادر اُتار کے لہو پر ڈالی تاکہ بیٹی باپ کا خون نہ دیکھے کہا ارے صغریٰؑ ارے سکینہؑ حسینؑ کا کٹا ہوا سر اور مقتل میں سکینہؑ بیٹھی ارے میرے بابا ارے میرے بابا ماتم حسینؑ حسینؑ حسینؑ!

دروازہ کھلا اور نبیؐ کا چھوٹا نواسہ حسینؑ پانچ برس کا کھیلتا ہوا میرے گھر میں داخل ہوا جیسے ہی آیا بے اختیار کہا نانی کیا نانا اس حجرے میں ہیں تو میں دوڑی میں نے کہا حسینؑ نانا سو رہے ہیں وہاں نہ جانا کہ ایک بار حجرے سے آواز آئی کہ اُمِ سلمٰیؑ سب کو منع کیا ہے لیکن اگر حسینؑ آئے تو اس کو نہ روکنا اس کو آنے دو حسینؑ کو میرے پاس آنے دو، اُمِ سلمٰیؑ کہتی ہیں حجرے میں حسینؑ داخل ہوئے جیسے ہی حسینؑ داخل ہوئے میں نے دیکھا حضورؐ ہنسنے لگے مسکرا دیئے نواسہ نانا سے لپٹ گیا ایک بار سینے پہ حسینؑ بیٹھ گئے نانا نواسے میں باتیں ہونے لگیں میں سمجھی باتیں ہو رہی ہیں کچھ دیر کے بعد پھر میں واپس آئی پھر میں نے دیکھا حسینؑ سینے پر سو گئے تھے نانا سے باتیں کرتے کرتے اور آنکھیں رسولؐ کی بھی بند تھیں میں نے سوچا دونوں سو گئے آرام سے میں پھر اپنے کام میں مصروف ہو گئی کچھ دیر نہ گزری تھی کہ کان میں کسی کے رونے کی آواز آئی آواز بہت دردناک تھی میں نہ سمجھی آواز کہاں سے آتی ہے غور کیا تو حجرۂ رسولؐ سے تھی، میں دوڑ کر پہنچی کہ میں نے منظر یہ دیکھا کہ رسولؐ کے سینے پر حسینؑ لیٹے تھے اور رسولؐ کا ایک ہاتھ جس کی مٹھی بند تھی وہ زمین پر رکھا تھا اور بار بار اس مٹھی کو اپنے چہرے پر لاتے اور روتے آنسو بہہ رہے تھے میں بے اختیار حجرے میں داخل ہو گئی میں نے کہا یہ تو بہت خوشی کا موقع ہے یا رسولؐ اللہ یہ رونے کا کیا سبب ہے کہا اُمِ سلمٰیؑ جیسے ہی حسینؑ میرے سینے پر سو گئے ابھی ابھی جبریلؑ آئے تھے انہوں نے آ کر کہا آپ کا یہ نواسہ کربلا میں عاشور کے دن دس محرم کو کربلا میں بھوکا اور پیاسا قتل کر دیا جائے گا اور بے اختیار کہا کہ اللہ نے یہ کربلا کی مٹی بھجوائی ہے جہاں حسینؑ کو شہید کیا جائے گا، میں وہاں کی مٹی لایا ہوں یہ کہہ کر جبریلؑ نے میرے ہاتھ پر وہ مٹی

Presented by Ziaraat.Com

رکھ دی میں نے اس مٹی کو سونگھا تو جو خوشبو حسینؑ سے آتی ہے وہ خوشبو اس مٹی سے آتی ہے اے اُمِ سلمیٰؑ مجھے جبریلؑ نے یہ بتایا ہے کہ جب عاشور کا دن آئے گا یہ مٹی لہو بن جائے گی اور جوش میں آ کر خون بن جائے گی محدث دہلوی نے اہلِ سنّت والجماعت کے امام نے اس روایت کو لکھا ہے اور ہمارے علماء نے لکھا ہے اور پانچ راوی اس کے مستند ہیں یہ روایت اُم المومنین حضرت عائشہ سے بھی اُم المومنین جناب میمونہ سے بھی ہے جنابِ اُم سلمیٰؑ سے بھی ہے میں جنابِ اُمِ سلمیٰؑ سے اس وقت پڑھ رہا ہوں اس لئے کہ ان کے گھر میں یہ واقعہ ہوا ہے۔ اُمِ سلمیٰؑ کہتی ہیں رسولؐ نے وہ خاک مجھے دے دی اور کہا اُم سلمیٰؑ بہت حفاظت سے اس کو رکھنا جس دن یہ خاک لہو بن جائے سمجھ لینا میرا بچہ مارا گیا اُمِ سلمیٰؑ کہتی ہیں میں نے اُس دن سے اس مٹی کو ایک شیشے کے برتن میں رکھ لیا اور اُسے بند کر دیا اور میں نے اسے اپنے گھر میں ایک طاق میں رکھ دیا۔ یہ سنّت رسولؐ ہے یہ سنّتِ مومنین ہے فرماتی ہیں جب اٹھائیس کو حسینؑ چلنے لگے تو میں آئی میں نے کہا حسینؑ کہاں کا ارادہ ہے تو حسینؑ نے کہا نانی میں عراق جا رہا ہوں، تو بے اختیار میں حسینؑ سے لپٹ گئی میں نے کہا حسینؑ کہیں بھی جاؤ عراق نہ جاؤ اب میری تقریر کا موضوع آپ سمجھ گئے کہ حسینؑ کو کیا معلوم ہے اور اُمِ سلمیٰؑ کو کیا معلوم ہے اور عظمتِ شہادتِ حسینؑ کیا ہے کہا نانی وہ زمین میرے لئے بنی میں اس زمین کے لئے بنا ہوں کہا پتہ نہیں کیا بات ہے بیٹا جب سے تمہاری تیاری ہو رہی ہے گھر کے چاروں طرف سے رونے کی آوازیں آ رہی ہیں یہ آوازیں اُس دن آئی تھیں جب علیؑ کا سر دو پارہ ہوا تھا، یہ آوازیں اُس وقت آئیں جب حسنؑ کا جنازہ اُٹھا یہ آوازیں اُس وقت آئیں جب زہراؑ کا جنازہ اُٹھا کہا نانی یہ جنات ہیں

Presented by Ziaraat.Com

یہ ملائکہ ہیں جو میرے رخصت پر رو رہے ہیں یہ میرے گھر کے چاروں طرف مجھے رخصت کرنے آئے ہیں، روتے ہوئے نانی نے نواسے کو رخصت کر دیا تقریر ختم ہوگئی اُم سلمیٰؓ فرماتی ہیں جب سے میرا حسینؑ سدھارا میری یہ عادت ہوگئی جب صبح کی نماز پڑھ لیتی تو پردہ ہٹا کر دیکھتی جب ظہرین کی نماز پڑھتی تو پردہ ہٹا کر خاک کو دیکھتی جب مغربین کی نماز پڑھتی تو پردے کو ہٹا کر خاک کو دیکھتی یہاں تک کہ رجب پھر شعبان پھر رمضان پھر شوال پھر ذیقعد پھر ذوالحج گزرا پھر میں نے محرّم کا چاند دیکھا تو میرے گلے میں پانی اٹکنے لگا بھوک ختم ہو گئی سات تاریخ سے تو یہ عالم ہوا کہ سوا رونے کو کچھ دل نہیں چاہتا تھا اور پانی دیکھنے کو دل نہ چاہتا تھا کہتی ہیں اُم سلمیٰؓ کہ جب دس محرم کی رات آئی پھر میرے گھر میں گریہ کی صدائیں آنا شروع ہوئیں تو میں پریشان ہو جاتی، میں پوری رات جاگی، پوری رات جاگی تھی تو میں نے صبح کی نماز پڑھی، میں نے پھر خاک کو دیکھا یہاں تک کہ ظہرین کی نماز کا وقت آیا اور نماز پڑھ کر میں مصلے پر لیٹ گئی میں اتنی تھکی تھی دس دن سے تھکی تھی کہ میری آنکھ لگ گئی جیسے ہی میری آنکھ لگی میں نے دیکھا خواب میں رسولؐ میرے پاس کھڑے تھے لیکن عجیب عالم تھا زلفیں بکھری ہوئی تھیں، چہرے پر لہو ملا ہوا اور ہاتھ میں ایک شیشہ لئے ہوئے جس میں تازہ لہو جوش مار رہا تھا میں نے کہا یا رسولؐ اللہ میں نے کبھی آپ کو اس طرح نہیں دیکھا کہا اُم سلمیٰؓ میرا لال مارا گیا میرے بچے قتل ہو گئے ابھی ابھی کربلا سے آ رہا ہوں یہ میرے سر پہ کربلا کی خاک ہے اُم سلمیٰؓ کہتی ہیں میری آنکھ کھل گئی، ہوگئی تقریر اُم سلمیٰؓ کہتی ہیں میری آنکھ کھل گئی، میں دوڑ کر طاق کے پاس گئی اب جو پردہ ہٹایا شیشے میں مٹی نہیں تھی تازہ لہو تھا دو جملے رہ گئے بہت ماتم

Presented by Ziaraat.Com

کیا بڑا اگر یہ کیا آپ نے بہت اچھا شاندار عشرہ آلِ عباؑ کا ہوا، اللہ اور توفیق دے یہاں کے بانیانِ عزا کو جو عزادار آئے ان کا شکریہ کہ زہراؑ کے لال کا پرسہ تم نے یہاں بیٹھ کر دیا، آخری تقریر اور آخری تقریر کے دو جملے ایک بار اُم سلمٰیؑ نے اس شیشے کو اُٹھایا اس کو لے کر چلیں دو جملے ہیں بس سُن لیں پھر بہت روؤ گے اور ایک بار صحنِ خانہ میں گئی اور ایک بار کنیزوں کو بلایا کہا بنی ہاشم کی جتنی عورتیں ہیں سب سے کہو کہ اُمِ سلمٰیؑ کے گھر میں آؤ، حسینؑ مارا گیا جلدی آؤ حسینؑ مارا گیا دو جملے بس دو جملے رہ گئے تمام بیبیاں آگئیں سب نے اپنے بالوں کو کھول دیا اور ایک بار اُمِ سلمٰیؑ نے کہا تمھیں معلوم ہے میرا حسینؑ کربلا میں مارا گیا یہ کہہ کر بیچ میں شیشہ رکھ دیا جس میں تازہ لہو تھا اور پھر اُمِ سلمٰیؑ نے بیبیوں سے کہا کہ سب مل کر چاروں طرف طواف میں ہائے حسیناؑ کا ماتم کرو ہائے حسیناؑ تمام بیبیوں نے مل کر ہائے حسیناؑ ہائے حسیناؑ کہہ کر ماتم شروع کیا دو جملے رہ گئے اور تقریر ختم ہوگئی، کچھ دیر نہ گزری تھی چند کنیزیں دوڑتی ہوئی آئیں اور کہا بی بی صغریٰ آ رہی ہے جیسے ہی اُمِ سلمٰیؑ نے سنا صغریٰؑ آ رہی ہے ایک بار چادر اُتاری چادر اُتار کے لہو پر ڈالی تاکہ بیٹی باپ کا خون نہ دیکھے کہا ارے صغریٰؑ ارے سکینہؑ حسینؑ کا کٹا ہوا سر اور مقتل میں سکینہؑ بیٹھی ارے میرے بابا ارے میرے بابا ماتم حسینؑ حسینؑ حسینؑ!

Presented by Ziaraat.Com

دسویں مجلس

عاشور کا دن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے درود وسلام محمدؐ وآلِ محمدؐ کے لئے

۱۴۲۱ھ کے عشرہ محرم کی آلِ عبا میں آپ حضرات دسویں تقریر سماعت فرما رہے ہیں، ظاہر ہے کہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے عصر کا ہنگام یہ وہ وقت ہے کہ حسینؑ نے تلوار نیام میں رکھی ایک صدا آئی کہ:

آئی ندائے غیب کہ شبیرؑ مرحبا! اس ہاتھ کے لئے تھی یہ شمشیر مرحبا!
یہ آبرو، یہ جنگ، یہ توقیر، مرحبا! دکھلا دی ماں کے دودھ کی تاثیر، مرحبا!

غالب کیا خدا نے تجھے کائنات پر
بس، خاتمہ جہاد کا ہے تیری ذات پر

بس، اب نہ کرو غا کی ہوس، اے حسینؑ بس! دم لے ہوا میں چند نفس، اے حسینؑ بس!
گرمی سے ہانپتا ہے فرس، اے حسینؑ بس! وقتِ نمازِ عصر ہے، بس، اے حسینؑ بس!

پیاسا لڑا نہیں کوئی یوں اژدہام میں
اب اہتمام چاہئے اُمت کے کام میں

کہتے ہیں کہ جب فوج نے چاروں طرف سے گھیر لیا تو کوئی حربہ ایسا نہیں تھا

Presented by Ziaraat.Com

کہ جو استعمال نہیں ہوا ہو حد یہ ہے کہ تیغ و تبر، تیر و خنجر نیزے اور بھالے نہیں بلکہ جن کے پاس کوئی ہتھیار نہیں تھا انہوں نے جیبوں میں پتھر بھرے ہوئے تھے اور کھینچ کھینچ کر مار رہے تھے، ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ میرا وار حسینؑ پر ہو نو سو ننانوے زخم حسینؑ کے جسم پر تھے اور اتنے تیر تھے کہ جسم نظر نہیں آتا تھا جب نیام میں تلوار رکھی تو اُس وقت تک حسینؑ گھوڑے پر تشریف فرما تھے لیکن ایک تیر تین بھال کا جو حرملہ نے چلایا وہ حسینؑ کی پیشانیٔ اقدس پر آ کر لگا پیشانی پہ تیر کا لگنا تھا کہ لہو کا فوارہ چُھوٹا اور حسینؑ گھوڑے پر ڈگمگانے لگے اور ایک بار یہ عالم ہوا کہ ہرنے پر سر رکھ دیا دونوں ہاتھوں کو گھوڑے کی گردن میں ڈال دیا اور ایک بار آہستہ سے کہا، اسپِ وفادار کہیں میری ماں کی صدا آ رہی ہے نا؟ مجھے اُسی کی طرف لے چل، جگہ تو میں نے تجھ کو دکھا دی ہے وہیں پر چل کے اُتار دے، گھوڑا حسینؑ کو لے کر چلا وقت یہ تھا کہ سیاہی چھانے لگی تھی دیکھتے ہی دیکھتے کربلا کی گرد اُٹھنے لگی اور آواز ہوا میں اتنی تیز تھی کہ جیسے کوئی طوفان آنے والا ہو۔ کہتے ہیں کہ اُس سیاہی میں ایک بار آسمان کے ستارے ٹوٹنے لگے آسمان پہ روشنی کی لکیریں بننے لگیں اور کربلا کی زمین کبھی ہلتی کبھی تھم جاتی تو وہ وقت تھا کہ ایک بار زینبؑ نے چادر اوڑھی پیروں میں موزے پہنے اور اب جو خیمے کا پردہ اُلٹ کر نکلیں تو ساتھ فضہ گوشہ چادر پکڑے ہوئے ایک چادر کا گوشہ سکینہؑ پکڑے ہوئے لیکن جناب زینبؑ اتنا تیز چل رہی تھیں کہ ایسا لگتا تھا کہ بیبیاں جناب زینبؑ کے پیچھے پیچھے دوڑتی جا رہی تھیں کبھی دائیں جانب گئیں کبھی بائیں جانب گئیں لیکن بھائی نہ اِدھر سے نظر آیا نہ اُدھر سے دکھائی دیا ایک بار زینبؑ کو اک بلندی نظر آئی اور اُس بلندی پہ چڑھ کر ایک بار آواز دی عمرِ سعد ارے میرا ماں جایا قتل ہو رہا ہے اور تو

Presented by Ziaraat.Com

دیکھ رہا ہے یہ وہ وقت تھا کہ جب زینبؑ کی آواز حسینؑ کے کانوں تک گئی اُس وقت تک حسینؑ گھوڑے سے گر چکے تھے، جیسے ہی زینبؑ کی صدا سنی تو ایک بار حسینؑ دونوں کہنیوں پر بلند ہوئے اور اشارے سے کہا زینبؑ ابھی میں زندہ ہوں جاؤ خیمے کے اندر جاؤ۔ بھائی کا حکم تھا، زینبؑ خیمے گاہ کی طرف واپس چلیں لیکن ایک بار جیسے ہی خیمے میں داخل ہوئیں یہ کہتی ہوئی چلیں کہاں ہے میرا لعل سیّد سجادؑ، جیسے ہی سیدِ سجادؑ کے قریب پہنچیں ایک بار کانوں میں باجوں کے بجنے کی آواز آنے لگی شانہ ہلا کر کہا سیّد سجادؑ باجے بہت تیز بج رہے ہیں اور کربلا کی زمین کو بار بار زلزلہ ہے کہا پھوپھی اماں مجھ کو اُٹھایئے میرا عصا لایئے میرے شانے کو پکڑ کے خیمے گاہ کے پردے کے پاس چلئے ایک بار بیبیاں بیمار کو سنبھالے ہوئے در کے قریب لائیں کہا پھوپھی اماں ذرا جلدی سے پردہ ہٹایئے پردہ ہٹایا گیا تو سیّدِ سجادؑ نے انگلی کو اُٹھا کر آواز دی السلام علیک یا اباعبداللہ الحسینؑ السلام علیک یا ابن رسولؐ اللہ پھوپھی اماں یہ باجے جو بج رہے ہیں نا فاطمہؑ کا لعل مارا گیا۔ ارے سوچیے تو کیا قیامت ہوگی خیمہ گاہ میں ارے کوئی بی بی سیّد سجادؑ کی کمر سے لپٹی ہوئی ارے کہاں فرصت تھی کہ تعزیت ادا ہوتی ایک بار تیز گھوڑوں کے دوڑنے کی آواز آئی لیکن اب جو سیّدِ سجادؑ نے دیکھا تو ہاتھوں میں مشعلیں تھیں خیمے جلنے لگے بیمار بیٹا زمین پہ گر گیا اور بیبیاں کبھی ایک خیمے سے دوسرے خیمے، کبھی تیسرے خیمے ساتھ ساتھ چھوٹے چھوٹے بچے دامن سنبھالے ہوئے جدھر جدھر بیبیاں جاتیں اُدھر اُدھر بچے جاتے ایک بار زینبؑ آگے بڑھیں کہا سیّدِ سجادؑ اب تم بتاؤ کیا حکم ہے؟ کہا پھوپھی اماں بچوں کو لے کر باہر نکل آیئے جان بچانا واجب ہے زینبؑ خیمے سے باہر نکل گئیں سارے خیام جلنے لگے، تو بار بار گھبرا کے کہتیں

Presented by Ziaraat.Com

ارے میرا بیٹا تو چل بھی نہیں پا رہا سب باہر آ گئے اُٹھتے ہوئے شعلوں میں زینبؑ اندر گئیں سیدِ سجادؑ کو اُٹھا کر لے آئیں خاک پہ سیدِ سجادؑ کو رکھ دیا۔ اللہ! اب کون تھا جو مقتل کی خبر گیری کرتا؟ آپ سن چکے ادھر کا حال اب اُدھر کا حال سنئے اک ماں کی آواز آ رہی تھی مقتل سے میرا لعل حسینؑ مارا گیا کہتے ہیں کہ رسولؐ خدا کی بھی صدا تھی میرا حسینؑ مارا گیا لیکن یہ ماجرا کیسے ہوا؟ حسینؑ خاک پر پڑے تھے اور سجدے میں سر تھا کہ اک بار شمر نے اپنے خنجر کو پتھر پہ دھار نہیں رکھی بلکہ دھار کو کُند کیا پتھر پہ مار مار کے خنجر کو جگہ جگہ سے کاٹا تاکہ دھار خراب ہو جائے اور ایک بار حسینؑ کے قریب آیا کہتے ہیں یہ دنیا کا واحد شہید ہے جو گلے کی طرف سے نہیں بلکہ قفا کی طرف سے قصا سمجھتے ہیں آپ گدی کی ہڈی کی طرف سے سات ضربوں میں سات بار سات مرتبہ خنجر کو حسینؑ کی قفا کی طرف مارا۔ دو چار جملے میں چونکہ یہاں کا موضوع تھا اس لئے میں نے اس بات کو مکمل کیا میں پڑھتا نہیں ہوں پہلی مرتبہ میں ادا کر رہا ہوں اگر موضوع آل عبا کا نہیں ہوتا تو کبھی نہ پڑھتا، مجھے میرے دوست معاف کریں میں پہلی بار پڑھ رہا ہوں جیسے ہی خون کی دھار زمین پہ چلی تو ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ ایک چشمہ لہو کا چلا لیکن جب دھار چلی تو لکھتی ہوئی چلی لا اِلٰہ الا اللہ، زمین کربلا پر حسینؑ کے لہو نے لکھ دیا۔ عمر سعد قریب بڑھتا جا رہا تھا شمر کی کامیابی پر بڑھتا جا رہا تھا ادھر جب قاتل سر کاٹ کر جدا کر چکا میری طرف دیکھنا اور پھر جتنا چاہنا رونا مجھے نہیں معلوم کہ اس سے پہلے علماء کرام سے تم نے سنا ہے کہ نہیں؟ لیکن اب میں سنائے دیتا ہوں، تاکہ یہ پیغام رہ جائے اس کے بعد پھر مجھ سے نہیں سنو گے شاید برسوں نہ سنو، آج عاشور کا دن ہے سر کو جب جسم سے جدا کیا تو میری جانب دیکھنا کیسے اُٹھایا، ایک بار شمر

Presented by Ziaraat.Com

نے زلفوں کو پکڑ کے عمر سعد کا خادم بار بار دوڑ کے آتا کہ جلدی سر کو لے کر آؤ اس لئے کہ نماز کا وقت ہے لشکر نے ابھی نماز نہیں پڑھی، ابھی کمریں کسی ہوئی ہیں کسی نے کمر نہیں کھولی ابھی ہتھیار نہیں اُتارے کہ ایک بار خوشی کے عالم میں باجے چاروں طرف سے بجائے جا رہے تھے، کہ اُس سر کو اُٹھانے کے بعد شمر نے دونوں ہاتھوں میں سر کو لیا اور لشکر ہنستا ہوا شمر کے پیچھے چلا تو تین بار شمر نے خوشی میں سر کو اُٹھا کر خاک پر پھینکا پھر اُٹھایا اور خاک پر پھینکا پھر اُٹھایا اور خاک پر پھینکا جب سر کو پھینکتا تو گرد اُٹھتی تھی اور ایک آواز آتی تھی ارے میری گود کا پالا چکی پیس کر اس بچے کو میں نے اس لئے پالا تھا۔ بڑا ماتم کیا آپ نے جزاک اللہ اب سنی ہے تو پوری شہادت سُن لو! ایک بار ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ سر کو لے کر ہم عمرِ سعد کے پاس جائیں، ہم جائیں، ہم جائیں، ہم جائیں لیکن حصین ابنِ نمیر آگے بڑھا اور اُس کی سپر جو تھی اس کو پھیلایا اس نے شمر سے کہا یہ سر اس میں رکھ دے اور ہم سات آدمی ساتھ میں سپر کو پکڑ کر عمر سعد کے پاس چلیں، جب وہ سر چلا عمرِ سعد کی طرف تو عمرِ سعد اُس وقت کرسی پر بیٹھا ہوا تھا آگے بڑھ کر تین آدمیوں نے حسینؑ کا قصیدہ پڑھا، قصیدہ سنو گے، قصیدہ یہ پڑھا اے عمرِ سعد ہم نے اُس کو مارا ہے جس کا باپ بڑا افضل تھا، ہم نے اُس کو مارا جس کی ماں افضل ترین عورت تھی، اگلا جملہ سنو گے؟ چونکہ ہم نے افضل ترین کو مارا اس لئے ہماری سپر کو سونے اور چاندی سے بھر دے ہماری سپر کو دولت سے بھر دے، کیا جواب دیا عمرِ سعد نے، کہا جب یہ تعریفیں کرتے ہو تم لوگ کہ یہ افضل ترین کا بیٹا تھا تو پھر کیوں مارا؟ پھر کس چیز کا تمہیں انعام ملے؟ اور ایک بار عمرِ سعد نے حکم دیا وہ نیزہ لایا جائے جس نیزے کو ہم نے پہلے کہہ دیا تھا بلند نیزے کو یہ پہلا سر ہے عرب میں

Presented by Ziaraat.Com

پہلا سر ہے کہ ابھی کٹا تھا کہ ایک بار نیزہ لایا گیا اور نیزے کی نوک پر اس سر کو رکھ دیا گیا اور اُس نیزے کو لے کر ایک ایک لشکر میں پھیرایا گیا اور بتایا گیا حسینؑ مارے گئے، جزاک اللہ رونے کا آپ کو حق ہے حسینؑ مارے گئے، یہ تو سر تھا کہ باجے بجاتے ہوئے اور سر کو لئے ہوئے پورے میدان میں گھوم رہے تھے، کہ ہم نے حسینؑ کو قتل کر دیا تازہ لہو گلے سے بہہ رہا تھا اب سوچ کر بتایئے کہ ماں کہاں جائے، سر کے پاس جائے کہ لاشے کے پاس جائے کہ زینبؑ کے پاس جائے کہ سکینہؑ کو سنبھالے، لیکن بَن میں ایک صدا بار بار گونج رہی تھی زہراؑ کی یہ وہ وقت تھا کہ پورے آسمان پر دھول چھائی ہوئی تھی کوئی مخلوق ایسی نہیں تھی کہ جو حسینؑ کے ماتم میں مشغول نہ ہو انبیاء نوحہ کناں تھے ملائکہ عرش سے اُتر کر کربلا کی زمین پر بھر چکے تھے اور مقتل کو چاروں طرف سے طواف کرتے ہوئے ہائے حسینؑ کی صدا دے رہے تھے اُس وقت تو تمام پرندے سیاہ آندھی کو دیکھ کر ایک جگہ پر جمع ہو گئے تھے اور اِک درخت پر بیٹھے ہوئے تھے اُس میں سے کسی نے کہا سلیمان امامت کی قسم تمہیں معلوم ہے کہ آج کیا واقعہ ہوا؟ چند پرندوں نے بتایا ہم فرات کی طرف گئے تھے کہا ہم نے دیکھا فخرِ سلیمان قتل ہو گیا فرشتوں نے پُرسہ ادا کیا ہے رسولؐ کو تو، سارے پرندے کہنے لگے ارے ہم تو کوئی کام کریں زہراؑ کا لعل مارا گیا ایک بار کئی کبوتر اُڑتے ہوئے خونِ حسینؑ پر گر گئے اور آواز نکالتے تھے ہائے حسینؑ ہائے حسینؑ اور ایک بار سارے پرندے خونِ حسینؑ میں لوٹنے لگے اور اپنے پروں کو خون سے رنگ لیا، کہتے ہیں چھ پرندے وہاں سے اُڑے جو سفید تھے لیکن اب لال رنگ کے تھے اور یہ طے کر کے چلے ہیں یہ کہہ کر تم وہاں جاؤ تم وہاں جاؤ اور مختلف سمتوں میں اُڑ گئے۔ ایک تو شام کی جانب چلا اور

Presented by Ziaraat.Com

ایک باغ میں درخت پر بیٹھا اور روتا جاتا اور آواز نکالتا جاتا وہاں یہودی کی ایسی بیمار بیٹی جو کوڑھ میں مبتلا پڑی تھی جیسے ہی پرندے نے اپنے پروں کو جھٹکا دیا چند لہو کی بوندیں اُس کے جسم پر پڑیں اُس کی آنکھوں میں روشنی آئی وہ صحت یاب ہوئی، جب اُس کا باپ آیا تو اس نے پوچھا بیٹی تو ٹھیک کیسے ہوگئی؟ کہا ایک پرندہ ہے جو بار بار ''یا حسینؑ'' کہتا ہے اُس کے پروں سے لہو کی بوندیں ٹپک رہی ہیں اس میں شفا ہے بابا لو تقریر ہوگئی، ایک پرندہ نجف کی طرف گیا لیکن ایک پرندہ اُڑتے ہوئے سید ھا مدینے گیا ہوگئی تقریر سب سے پہلے اُس نے قبرِ نبیؐ کا سات بار طواف کیا اور اس کے بعد اُڑتا ہوا صغریٰؑ کے گھر پر بیٹھا اور پروں کو پھیلا کر آواز دی اہلِ بیتِؑ نبوت حسینؑ کو قتل کر دیا گیا یہ سُن کر صغریٰؑ باہر آئی کہا نانی اُمِ سلمیٰؑ اس کے پروں سے میرے بابا کے لہو کی خوشبو آتی ہے تمام عورتیں مل کر بین کرنے لگیں، ہائے حسینؑ وائے حسینؑ ہائے حسینؑ قتل ہو گئے زہراؑ کا راج دُلارا مارا گیا، ہائے حسینؑ!

Presented by Ziaraat.Com

عشرۂ مجالس شائع ہوگیا ہے

عشرۂ مجالس
دوہزار سال کی کہانی
نئی صدی کی زبانی

------{بمقام}------

امام بارگاہِ خیمہ سادات۔ لاہور

------{بمطابق}------

۱۴۲۱ھ بمطابق ۲۰۰۰ء

علامہ ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی

Presented by Ziaraat.Com

عشرۂ مجالس شائع ہو گیا ہے

عشرۂ چہلم

معصومین کا علم لسانیات

۱۱ صفر تا ۲۰ صفر ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء

امام بارگاہ جامعۂ سبطین گلشن اقبال

......انیس خطابت......

علّامہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی

Presented by Ziaraat.Com

علّامہ سیّد ضمیر اختر نقوی کی معرکۃ الآرا کتاب شائع ہوگئی ہے

حالاتِ زندگی
اصحابِ امیرالمومنین حضرت علیؑ

......تالیف......

علّامہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی

Presented by Ziaraat.Com